لِقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ

اساسِ تہذیب

(جس میں قرآن و حدیث سے اخذ کیا ہوا ایک ایسا مواد پیش
کیا گیا ہے جو عہدِ حاضر میں ایک عالمگیر تہذیب کی تعمیر کیلئے
بنیادی عنصر قرار پانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔)

مُرتّبہٗ
ڈاکٹر سیّد عبداللطیف

شائع کردہ
دی انسٹیٹیوٹ آف انڈو مڈل ایسٹ کلچرل اسٹڈیز
حیدرآباد دکن

طبع اول

نومبر ۱۹۵۷ء

مطبوعہ

مطبع ابراہیمیہ حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

زیرِ نظر تالیف میں قرآن و حدیث سے اخذ کیا ہوا ایک ایسا مواد پیش کیا گیا ہے۔ جو اُن بنیادوں کی طرف رہبری کرتا ہے جن پر بالعموم دنیا کے مسلمانوں اور بالخصوص مشرق وسطیٰ میں اکثریت رکھنے والے مسلم باشندوں کی ثقافت کی تعمیر ہوئی ہے۔

اس "مواد" کو تدریجی طور پر چند حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر حصّہ کے آغاز پر ایک افتتاحیہ ہے جو ان تنقیحات کے متعین کرنے میں مفید ثابت ہوگا جو عہدِ حاضر کی ضروریات کے مدِنظر قابلِ غور ہو سکتے ہیں۔

اس مجموعہ کی ابتداء ایسے مواد سے ہوتی ہے جو ایک ایسا مرکزی تصوّر پیش کرتا ہے جو درحقیقت اسلامی نظریۂ حیات اور اس سے پیدا ہونے والی تہذیب کا محور ہے۔ بالفاظِ دیگر یہ مواد توحیدِ باری کا وہ قرآنی تصوّر پیش کرتا ہے جو میدانِ عمل میں وحدتِ انسانی کی صورت میں جلوہ گر ہو سکے۔ کتاب کا حصّہ اول اس موضوع سے متعلق ہے اور مندرجۂ ذیل عنوانات پر مشتمل ہے۔

(۱) ایمان باللہ (۲) عملِ صالح (۳) وحدتِ انسانی (۴) مذہبی رواداری۔

کتاب کا مابقی حصّہ ایک ایسے نظامِ حیات سے متعلق ہے جو اس اجتماعیاتی مقصد یعنی وحدتِ انسانی کی تکمیل کے لئے ضروری ہے متعلقہ مواد یہاں مختلف عنوانات میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔

کسی نظامِ حیات پر غور کرتے وقت وہ پہلا اور اہم سبب جو قابلِ توجہ ہو سکتا ہے وہ نسلِ انسانی کے لئے اسبابِ معیشت کی فراہمی ہے۔ اس مسئلہ کا متعلقہ مواد "رزقاً لِلعباد" کے عنوان کے تحت پیش کیا گیا ہے۔

پروردگارِ عالم نے قدرت کو یہ خوبی اور صلاحیت بخشی ہے کہ وہ انسان اور اُس کے اِرد گرد

رہنے والی ساری جاندار مخلوق کے لئے زندہ رہنے کے کثیر وسائلِ حیات فراہم کرے۔ اِس خصوص میں اسلامی نظریۂ حیات کی پہلی عائد کردہ شرط جو عقلِ سلیم کے متقاضی ہے وہ یہ ہے کہ انسان خود اُن مختلف وسائلِ حیات تک پہنچنے کی کوشش کرے جن کو قدرت نے اس کے استعمال کے لئے فراہم کئے ہیں۔ بنا بریں کوشش یعنی "کسب" کے عنوان سے اس کے بعد واضح کیا گیا ہے اور اس عنوان کے تحت جو مواد جمع کیا گیا ہے وہ قرآن اور نبی کریم صلعم ہے۔ اُن تمام احکام و ہدایات پر مشتمل ہے جن کی رُو سے محنت کی زندگی کو انسان کا ایک مقدس فرض اور راہبانہ یا کاہلانہ زندگی و نیز محض کسی کے طفیلی بن کر جینے کو غیر پسندیدہ قرار دیا گیا۔ نیز بطورِ خاص تنبیہ کیا گیا ہے کہ زندگی کے مادّی وسائل جائز طریقوں سے یا ایسے اصولِ حق شناسی و اخلاقی مراعات کے تحت حاصل کئے جائیں جو معاشرہ کی فلاح و بہبود کا باعث ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی تاکید کی گئی ہے کہ دولت یا وسائلِ حیات کے حصول کی کوشش قطعاً ایک اندھی کوشش نہیں ہونی چاہیئے۔ اس کا واقفیت پر مبنی ہونا ضروری ہے۔ اس نقطۂ نظر سے جو علم حاصل کیا جائے گا وہ نہ صرف روحانی علم پر مشتمل ہوگا جس سے وہ سکونِ قلب حاصل ہوتا ہے جو زندگی کی مادّی ضروریات کے لئے نہایت ضروری ہے، بلکہ قدرت کی اُن اشیاء کے علم پر بھی مشتمل ہوگا جن کے درمیان وہ اپنی زندگی بسر کرتا ہے اور جنہیں وہ اپنے فائدے کے لئے استعمال کرتا ہے یعنی قدرت کی وہ جملہ اشیاء جو زمین، پانی اور ہوا میں موجود ہیں و نیز وہ ارضی قوتیں جو کرۂ ارض پر سرگرمِ عمل ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ اس علم میں اُن تجربات کا علم بھی شامل ہے جن سے انسان کی زندگی کو بدورانِ تاریخ سابقہ رہا ہے تاکہ اُن کے پیشِ نظر زندگی کے خطرات سے محفوظ رہا جاسکے۔ علم سے درحقیقت ایسا ہی علم مراد ہے جو ان تمام وسعتوں پر حاوی ہو اور ایسے ہی علم کے حصول کے متعلق قرآن و حدیث میں بار بار تاکید آئی ہے۔ اس خصوص میں نبی کریم صلعم کا صریح ارشاد ہے کہ آدمی علم و حکمت کو جہاں کہیں بھی پائے اُس کو اپنی گم شدہ دولت سمجھ کر حاصل کرے۔ قبل ازیں "کسب" کے سلسلہ میں جو تنبیہ کی گئی تھی وہ یہاں بھی قائم ہے۔ یہ ضروری ہے کہ مُحصلہ علم صرف اپنی ذات ہی کی مادّی و روحانی ترقی کے لئے نہیں بلکہ بحیثیتِ مجموعی سارے معاشرے کی مادّی و روحانی ترقی کے لئے استعمال کیا جائے اور اس کو قطعاً خود غرضانہ انداز میں صرف ذاتی اغراض کے حصول یا دوسروں کی مسرت میں خلل اندازی یا حیاتِ انسانی کی تباہی و بربادی کے لئے استعمال نہ کیا جائے۔

اس حصّہ کا آخری باب "لین دین" یعنی معاملات کے موضوع سے متعلق ہے جہاں اس کے

مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہاں بھی وہی مَنبہ برقرار ہے یعنی معاملات میں حق شناسی، انصاف پسندی اور اجتماعی فلاح کو ہر حالت میں پیشِ نظر رکھا جائے۔ کتاب کے اس حصہ میں جو مواد پیش کیا گیا ہے وہ عہدِ حاضر کے علمِ معیشت کی اصطلاح کے اعتبار سے مسائلِ پیداوار سے متعلق ہوگا۔ اور اس سے فطری طور پر "تقسیمِ دولت" کا موضوع پیدا ہوجاتا ہے اس موضوع کی حصہ سوم میں وضاحت کی گئی ہے۔ صفحات (۱۱۲ - ۱۱۴) پر جو نوٹ دیا گیا ہے وہ اس حصہ کے مسائل کا خلاصہ پیش کرتا ہے۔

آخری حصہ یعنی حصہ چہارم معاشرے کی تنظیم سے متعلق ہے یعنی ایسی تنظیم یا نظامِ حکومت جس سے انفرادی اور اجتماعی زندگی امن و چین سے بسر ہوسکے۔ اس کے مطالعہ سے یہ محسوس کیا جاسکے گا کہ آج اقوامِ متحدہ کی مجلسِ عام نے جس عرق ریزی و کاوش کے بعد انسانی فلاح و بہبود کے لئے جن تیس عالمگیر بنیادی حقوقِ انسانی کو بجز دو ایک مستثنیات کے جو اسلامی معیارِ تہذیب پر پورے نہیں اُترتے، مرتب کیا ہے وہ حقیقتاً ساڑھے تیرہ سو ۱۳۵۰ سال پہلے ہی قرآن و حدیث کے ذریعہ ایک صالح معاشرے کی لازمی بنیادیں قرار دی جاچکی ہیں۔

اس کتاب کی تیاری میں مجھے کسی نہ کسی صورت میں اپنے مختلف احباب سے جو کچھ مدد ملی اس کے لئے میں اُن تمام کا اور بالخصوص شیخ عبداللہ بن عمر بامعروف صاحب، ڈاکٹر میر ولی الدین صاحب، ڈاکٹر محمد راحت اللہ خاں صاحب، مولانا حمید الدین صاحب قمر، ڈاکٹر محمد غوث صاحب، سید قطب الدین حسینی صاحب ابو المحیا مداحمد اللہ صاحب احمد قدیری، مولانا محمد طٰہٰ صاحب، اور مرزا منظفر بیگ صاحب کا شکر گزار ہوں۔ آخری دو احباب مولانا محمد طٰہٰ صاحب اور مرزا منظفر بیگ صاحب بطورِ خاص میرے دلی شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے کتابت کی صحت اور پروف ریڈنگ کا کام انجام دیا لیکن جہاں تک مواد کے جمع کرنے اس کے ترتیب دینے اور اس کے تمہیدی اشارات (افتتاحیہ) کی تیاری کا سوال ہے تو اس کے لئے صرف مَیں ہی تنہا ذمہ دار ہوں۔ ایسے نازک اور ذمہ دارانہ کام کی انجام دہی میں مجھے اپنی کوتاہیوں کا کافی احساس رہا ہے لیکن میں نہایت ہی انکسار کے ساتھ یہ عرض کروں گا کہ اس خصوص میں جو کچھ بھی کیا گیا ہے وہ نہایت ہی خلوص کے ساتھ کیا گیا ہے تاکہ اسلام کے ورثہ سے صرف مسلمانوں ہی کے لئے نہیں بلکہ دیگر تمام کے لئے بھی ایسا مواد فراہم کردیا جائے جو عہدِ حاضر میں ایک عالمگیر تہذیب کی تعمیر کے لئے بنیادی عنصر قرار پانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

اگر اس مواد کی پیش کشی میں کہیں کوئی خامی نظر آئے تو اس کے لئے میں معذرت خواہ ہوں اور امید کرتا ہوں کہ مجھے ان خامیوں سے ضرور مطلع فرمادیا جائیگا تاکہ آئندہ اشاعت میں ان کی اصلاح کرلی جاسکے۔

آخر میں مَیں یہاں اس امر کا اظہار ضروری خیال کرتا ہوں کہ کام کی نزاکت و اہمیت اور اُس کے عالمگیر پہلو کے پیشِ نظر ملک و بیرون ملک کے انگریزی داں طبقہ کے فائدہ کے لئے میں نے اس مجموعہ کے سارے مواد کو خود انگریزی میں ترجمہ کرنے اور اس موضوع پر ایک مبسوط مقالہ سپردِ قلم کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ اس ارادے کی تکمیل میں اللہ میری مدد فرمائے۔ مَیں نے ہر عنوان کے تحت احادیث کا صرف اتنا ہی مواد پیش کیا ہے جو اس کی وضاحت کے لئے ازبس ضروری ہے۔ اس میں مزید اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ بنابریں مَیں ان احباب سے جو حدیث سے شغف رکھتے ہیں گزارش کرونگا کہ اگر وہ ان عنوانات کے تحت مزید اضافہ ضروری خیال فرماتے ہوں تو براہِ کرم وہ ایسا مواد میرے پاس روانہ فرما دیں تاکہ مَیں ان کے حوالے سے اس مواد کو شکریہ کے ساتھ اس مجموعہ کے انگریزی ترجمہ میں شریک کر لے سکوں نیز میں ممنونِ کرم ہونگا اگر وہ اسلامی ثقافت کے کسی ایسے پہلو کی طرف بھی جو اُن کی رائے میں اس مجموعہ میں شریک نہیں ہے میری رہبری فرمائیں تو میں اس کو بھی متعلقہ مواد کے ساتھ اس مجموعہ میں ضرور شریک کر لوں گا تاکہ یہ مجموعہ اپنی حد تک جامع اور مکمل ہو جائے۔ ظاہر ہے کہ اس قسم کے علمی کام میں جو محض بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے انجام دیا گیا ہے ہر جانب سے تعاون کا پیش کش یقیناً نہ صرف اس علمی کام کی اہمیت و عظمت کا ثبوت فراہم کرے گا بلکہ میرے لئے بھی اِس میدان میں جس سے مَیں نے اپنے آپ کو وابستہ کر لیا ہے مزید اہم اور وسیع تر علمی خدمات انجام دینے کے لئے تشویق اور ہمت افزائی کا باعث ہوگا۔ میں آپ تمام کی مخلصانہ دعاؤں کا متمنی ہوں فقط

یکم نومبر ۱۹۵۸ عیسوی
آغا پورہ۔ حیدرآباد دکن

عبد اللطیف

فہرستِ مضامین



حصّہ اول

إِيمَانِ بِاللہ

توحیدِ باری

ایمان باللہ اور اُس کے بنیادی مضمرات

یہ حصہ چار ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے باب کا عنوان ہے "توحید باری" دوسرے کا "عمل صالح" تیسرے کا "وحدت انسانی" اور چوتھے کا "مذہبی رواداری"۔

قرآن کا اسکیم وحدت انسانی کی ضرورت پر زور دیتا ہے اور یہی اس کا مقصد ہے بنا بریں وہ چند بنیادی عقاید پیش کرتا ہے کہ ان کو زندگی کے مسلمہ اعتقادات کی طرح تسلیم کر لیا جائے پہلا بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ ساری کائنات خواہ وہ مرئی ہو کہ غیر مرئی ایک بلند و برتر ہستی کی تخلیق ہے اور یہ کہ انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ ہر لحہ اپنے خیال و عمل میں احساس رب کو ملحوظ رکھے۔ قرآن کے اس حکم "ایمان لاؤ اور نیک عمل کرو" کا یہی مفہوم ہے اور اسی اساسی تصور پر اسلام کی ساری ثقافتی عمارت کا ڈھانچہ قائم ہے۔ ایسی صورت میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ توحید کا عقیدہ کس قسم کے عمل کا متقاضی ہے؟ قرآن اس امر کی وضاحت کرتا ہے کہ عقیدۂ توحید کے لئے ضروری ہے کہ وہ میدانِ عمل میں اپنے آپکو باہمی خیر سگالی، بھائی چارگی اور بالآخر وحدت انسانی کی صورت میں نمایاں کرے۔ بلاشبہہ کوئی ایسا عمل جو کسی صورت میں بھی اس مقصد یا وحدت انسانی کی اس تشکیل کے خلاف ہو تو وہ عملاً خود توحید کی تردید و تنکیر کے مرادف ہوگا۔ اس حصہ کے مطالعہ کے وقت اس نقطۂ نظر کا ملحوظ رکھا جانا ضروری ہے۔

توحید باری

اس حصّہ کا پہلا باب توحید باری اور صفات الٰہی سے متعلق ہے۔ چونکہ اللہ کے صفات بے شمار ہیں اسی لئے قرآن نے از انجملہ ذات باری کے صرف چند ایسے صفات پیش کئے ہیں جو انسان کے لئے قابل ادراک ہیں۔ ان سے مقصود یہی ہے کہ وہ انسان میں مماثل صفات کا تاثر پیدا کریں اور اسکے اپنے مقصد حیات کی تکمیل میں اس کے ممد و معاون ہوں۔ نبی کریم صلعم کے ارشاد "تخلقوا باخلاق اللہ یعنی تم اللہ کے اخلاق اختیار کرو" کا یہی مفہوم ہے۔ اسکے مطابق عمل کرنا درحقیقت توحید باری کے ایک ایسے عقیدہ پر ایمان لانا ہے جسکے لئے ضروری ہے کہ وہ میدان عمل میں اپنے آپکو وحدت انسانی کی صورت میں نمایاں کر سکے۔

توحیدِ باری

آیات

(۱) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ
الْقَيُّوْمُ ڬ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ
لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ
مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ
يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ
وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا
بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـــوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ
هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝

البقرہ۔ آیت (۲۵۵)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ "الحی" ہے۔ (یعنی زندہ ہے) اور اسکی زندگی کیلئے فنا اور زوال نہیں "القیوم" ہے یعنی ہر چیز اس کے حکم سے قائم ہے (وہ اپنے قیام کیلئے کسی کا محتاج نہیں) اُسکی آنکھ کے لئے نہ تو اونگھ ہے نہ دماغ کیلئے نیند۔ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب اُسی کا ہے اور اُسی کے حکم سے ہے کون ہے جو اُسکے سامنے اُسکی اجازت کے بغیر کسی کی شفاعت کیلئے زبان کھولے؟ جو کچھ انسان کے سامنے ہے وہ اُسے بھی جانتا ہے اور جو کچھ پیچھے ہے وہ بھی اُس کے علم سے باہر نہیں انسان اسکے علم سے کسی بات کا بھی احاطہ نہیں کر سکتا۔ مگر یہ کہ جتنی بات کا علم وہ انسان کو دینا چاہے اور دیدے اس کا تخت (حکومت) آسمان اور زمین کے تمام پھیلاؤ پر چھایا ہوا ہے۔ اور انکی نگرانی و حفاظت میں اسکے لئے کوئی تھکاوٹ نہیں۔ اسکی ذات بڑی ہی بلند مرتبہ ہے۔

(۲) هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ
اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ
الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ
سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ

وہ اللہ ہے اُسکے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ ہے پاک ہے، سلامتی والا ہے، امن دینے والا ہے نگہبانی کرنے والا ہے، زبردست ہے، خرابی کا دور کرنے والا ہے، بڑی عظمت والا ہے اور شرکت سے پاک ہے جو لوگوں نے

الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۚ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

الحشر آیت (۲۳-۲۴)

اُسکی معبودیت میں شریک کررکھے ہیں، وہ پیدا کرنیوالا ہے ٹھیک ٹھیک بنانے والا ہے۔ صورت بنانے والا ہے اُسکے اچھے اچھے نام ہیں۔ آسمان و زمین میں جتنی بھی مخلوقات ہیں سب اُسکی پاکی اور عظمت کی شہادت دے رہی ہیں اور بلاشبہہ وہی ہے جو حکمت کے ساتھ غلبہ و توانائی رکھنے والا ہے۔

(۳) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝

الفاتحہ آیت (۱تا۳)

ہر قسم کی ستائشیں اللہ ہی کیلئے ہیں جو تمام کائنات خلقت کا پروردگار ہے جو رحمت والا ہے اور جس کی رحمت تمام مخلوقات کو اپنی بخششوں سے مالا مال کررہی ہے جو اس دن کا مالک ہے جس دن کاموں کا بدلہ لوگوں کے حصّہ میں آئے گا۔

(۴) لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

آل عمران آیت (۱۸)

(ہاں) کوئی معبود نہیں ہے۔ مگر وہی ایک۔ طاقت و غلبہ والا (کہ اُسی کی تدبیر سے تمام کارخانۂ ہستی قائم ہے) حکمت والا (کہ اُسی نے عدل کی بنیاد پر اس کارخانہ کا ہر گوشہ استوار کردیا ہے)۔

(۵) لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝

انبیاء آیت (۲۲)

اگر آسمان اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی اور معبود بھی ہوتا، تو (ممکن نہ تھا کہ ان کا کارخانہ اس نظم و ہم آہنگی کے ساتھ چلتا) وہ بگڑ کر یقیناً برباد ہو چکا ہوتا۔ پس اللہ کیلئے (کہ جہاں بانیٔ عالم کے) تخت کا مالک ہے پاکی ہو اُن ساری باتوں سے پاکی ہو جو یہ اُسکی نسبت بیان کرتے ہیں۔

(۶) قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۖ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ

بنی اسرائیل آیت (۱۱۰)

(اے پیغمبر! اُن سے کہدو تم اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہکر پکارو۔ جس نام سے بھی پکارو۔ وہ خوبی کے نام ہیں اُسکے تمام نام حسن ہیں۔

(۷) وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا

پورب اور پچھم، ساری دنیا اللہ ہی کیلئے ہے

تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

البقرہ۔آیت (۱۱۵)

(اسکی عبادت کسی ایک رُخ اور مقام ہی پر موقوف نہیں) جہاں کہیں بھی تم اللہ کی طرف رُخ کرلو، اللہ تمہارے سامنے ہے۔ بلاشبہ اُسکی قدرت کی سمائی بڑی ہی سمائی ہے اور وہ سب کچھ جاننے والا ہے

(۸) قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ۝

طٰہٰ۔آیت (۵۰)

(موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا ہمارا پروردگار وہ ہے جس نے ہر چیز کو اسکی خلقت بخشی، پھر رہنمائی فرمائی (وہ ہے پروردگار جس نے ہر مخلوق کو اس کا وجود بخشا اور پھر اسکی زندگی اور بقا کیلئے جن جن باتوں کی ضرورت تھی سب کی انھیں راہیں دکھا دیں یعنی ایسا وجدان، ایسے حواس، ایسی معنوی قوتیں دیدیں جو اُن کی رہنمائی کرتی ہیں)۔

(۹) وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا ۝ ہود آیت (۶)

اور کوئی جاندار روئے زمین پر چلنے والا ایسا نہیں کہ اسکی روزی اللہ کے ذمّہ نہ ہو۔

(۱۰) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

الاخلاص۔آیت (۱ تا ۴)

آپ کہدیجئے کہ اللہ کی ذات یگانہ ہے اور بے نیاز ہے (اُسے کسی کی احتیاج نہیں) اُسکی اولاد نہیں، نہ وہ کسی کی اولاد ہے، اور نہ کوئی ہستی اُسکے درجہ اور برابر کی ہے۔

(۱۱) فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ

النحل۔آیت (۷۴)

پس (دُنیا کے بادشاہوں پر قیاس کر کے) اللہ کے لئے مثالیں نہ گڑھو۔

(۱۲) لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ

الشوریٰ۔آیت (۱۱)

اُس کے مثل کوئی شئے نہیں (کسی چیز سے بھی تم اُسے مشابہ نہیں ٹھیرا سکتے)

(۱۳) بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ الانعام آیت (۱۰۲)

وہ آسمانوں اور زمین کا مُوجد ہے۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ کوئی اس کا بیٹا ہو جب کہ کوئی اُسکی بیوی نہیں، اُسی نے ہر چیز کو پیدا کیا اور وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

(١٤) ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ○
الانعام۔آیت (١٠٢)

یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے۔ کوئی معبود نہیں مگر وہی تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے سو تم اس کی بندگی کرو۔ ہر چیز اُسی کے حوالے ہے

(١٥) لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۡ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ○ الانعام آیت (١٠٣)

اُسے نگاہیں نہیں پا سکتیں، لیکن وہ تمام نگاہوں کو پا رہا ہے۔ وہ بڑا ہی باریک بیں اور آگاہ ہے۔

(١٦) اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○
المجادلہ آیت (٧)

کیا آپ نے اس پر نظر نہیں فرمائی کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ کوئی سرگوشی تین آدمیوں کی ایسی نہیں ہوتی جس میں چوتھا وہ نہ ہو اور نہ پانچ کی ہوتی ہے جس میں چھٹا وہ نہ ہو اور نہ اُس سے کم اور نہ اُس سے زیادہ مگر وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے وہ لوگ کہیں بھی ہوں پھر ان کو قیامت کے روز اُن کے کیئے ہوئے کام بتلائے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ کو ہر بات کی پوری خبر ہے۔

(١٧) وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ○ ق۔آیت (١٦)

اور ہم نے انسان کو پیدا کیا اور اس کے جی میں جو خیالات آتے ہیں ہم اُن کو جانتے ہیں اور ہم انسان کے اس قدر قریب ہیں کہ اس کی رگ گردن سے بھی زیادہ۔

(١٨) وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○ البقرہ آیت (١٩٥)

اور نیکی کرو! یقیناً اللہ کی محبت انہی لوگوں کے لیئے ہے جو نیکی کرنے والے ہیں۔

(١٩) اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ○
البقرہ۔آیت (٢٢٢)

اللہ اُن لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو (بُرائی سے) پناہ مانگنے والے ہیں اور ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو پاک زندگی اختیار کرتے ہیں۔

وَاللّٰہُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ ○ (۲۰)
آل عمران آیت (۱۴۵)

اور اللہ انہی لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو مشکلوں مصیبتوں میں ثابت قدم رہتے ہیں۔

بَلٰی مَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ وَاتَّقٰی فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ○ (۲۱)
آل عمران آیت (۷۵)

ہاں جو کوئی اپنا قول و قرار سچائی کے ساتھ پورا کرتا ہے اور پرہیزگار رہتا ہے تو خدا کی پسندیدگی اُنہی لوگوں کے لئے ہے جو پرہیزگار ہوتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ ○ (۲۲)
آل عمران آیت (۱۵۸)

یقیناً اللہ انہی لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو اُس پر بھروسہ کرنے والے ہیں۔

وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ ؕ اِنَّ رَبِّیْ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ ○ (۲۳)
ہود۔ آیت (۹۰)

اور تم اپنے رب سے اپنے گناہ معاف کراؤ پھر اُسکی طرف متوجہ ہو۔ بلا شک میرا رب بڑا مہربان بڑی محبّت والا ہے۔

اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَیَّنُوْا فَاُولٰٓئِکَ اَتُوْبُ عَلَیْھِمْ ج وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ○ (۲۴)
البقرہ۔ آیت (۱۶۰)

مگر ہاں جن لوگوں نے گناہ سے توبہ کر لی اور اپنی حالت از سرِ نو سنوار لی اور (ساتھ ہی احکام حق کو چھپانے کی جگہ) بیان کرنے کا شیوہ اختیار کر لیا تو ایسے لوگوں کی توبہ ہم قبول کر لیتے ہیں اور ہم بڑے ہی درگذر کرنیوالے اور رحمت سے بخش دینے والے ہیں۔

وَھُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ لا وَیَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَیَزِیْدُھُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ ط وَالْکٰفِرُوْنَ لَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ○ (۲۵)
الشوریٰ۔ آیت (۲۵/۲۶)

اور وہ ایسا ہے کہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور وہ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ اسکو جانتا ہے اور ان لوگوں کی عبادت قبول کرتا ہے جو ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل کئے اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دیتا ہے اور جو لوگ اس سے منکر رہے ہیں اُن کے لئے سخت تکلیف ہے۔

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ ط اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ (۲۶)

آپ کہدیجئے کہ اے میرے بندو جنھوں نے اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں کہ تم خدا تعالیٰ کی رحمت سے نا اُمید مت ہو۔ بالیقین اللہ تعالیٰ

جَمِيعًا ط اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○ — تمام گناہوں کو معاف فرمادیگا۔ واقعی وہ بڑا بخشنے والا ہے بڑی رحمت کرنے والا ہے۔

الزمر۔آیت (۵۳)

(۲۷) رَبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ج — تمھارا پروردگار بڑی ہی وسیع رحمت رکھنے والا ہے۔

الانعام۔آیت (۱۴۸)

(۲۸) رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ ط — میری رحمت تمام اشیاء پر محیط ہے۔

الاعراف۔آیت (۱۵۶)

(۲۹) رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا۔ — اے ہمارے پروردگار تیری رحمت اور علم ہر چیز پر چھائے ہوئے ہیں۔

المومن۔آیت (۷)

(۳۰) اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ط وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ط۔ — مگر جس پر تمہارے رب کی رحمت ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اسی (یعنی رحمت کی خاطر) واسطے پیدا کیا ہے۔

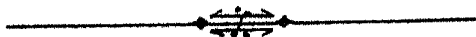
ہود۔آیت (۱۱۹)

(۳۱) وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ○ — اور آپ کا رب لوگوں پر بڑا ہی فضل رکھتا ہے۔ ولیکن اکثر آدمی شکر نہیں کرتے۔

النمل۔آیت (۷۳)

(۳۲) اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ۔ — بلاشبہ اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

المائدہ۔آیت (۴۲)



اِیمانِ باللہ

عملِ صالح

عمومی اصول

ایمان باللہ عمل صالح

سابقہ باب میں یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ ایمان باللہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ اپنے آپ کو عمل صالح کی صورت میں نمایاں کرے یا انفرادی زندگی میں صفات الٰہی کے ایسے مظاہر کی صورت میں ظاہر ہو جو وحدت انسانی کی تشکیل میں ممد و معاون ہو سکے۔ گو صفات الٰہی کو الگ الگ بیان کیا گیا ہے لیکن یہاں یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ ان صفات کی تہ میں خود ایک ایسی وحدت موجود ہے کہ ایک صفت ہر دوسری صفت میں منعکس ہوتی یا باہم ایک دوسرے میں ضم ہو جاتی ہے۔ مثلاً صفت عدل کہ یہ کسی دوسری صفت سے متاثر ہوئے بغیر تنہا ظاہر نہیں ہوتی۔ اس کو ظہور میں لانے کیلئے درحقیقت اس کی تہ میں صفت رحمت کارفرما رہتی ہے۔ یہی وہ وحدت صفات ہے کہ زندگی میں مظاہرہ صفات کے وقت اس کا قائم و برقرار رکھا جانا ضروری ہے اس نقطۂ نظر سے یہ انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنے اندر اور اپنے اطراف ایک ایسا ماحول پیدا کرے جو اس کے اپنے اندر اور اس کے اپنے بیرونی تعلقات میں امن و سکون پیدا کرنے میں ممد ہو سکے۔ یہی وہ رہنمائی کرنے والا اصول ہے جس کا ہر عمل میں جلوہ گر ہونا ضروری ہے۔ اس باب کے مندرجات قرآن و احادیث نبوی ہر دو سے ماخوذ ہیں اور یہ تصویر پیش کرتے ہیں کہ عمل صالح کیا ہے۔

ایمان باللہ و عمل صالح

عمومی اصول

آیات

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
آل عمران آیت (۳۰)

(۱) (اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہہ دو، اگر واقعی تم اللہ سے محبت رکھنے والے ہو تو چاہئے کہ میری پیروی کرو (میں تمہیں محبت الٰہی کی حقیقی راہ دکھا رہا ہوں) اگر تم نے ایسا کیا تو (صرف یہی نہیں ہوگا کہ تم اللہ سے محبت کرنیوالے ہو جاؤ گے بلکہ خود) اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا رحمت والا ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۝
النور آیت (۵۵)

(۲) تم میں جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں ان سے اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ ان کو زمین میں حکومت عطا فرمائے گا جیسا ان سے پہلے لوگوں کو حکومت دی تھی۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ ۙ
المائدہ آیت (۵۴)

(۳) اے پیروانِ دعوتِ ایمانی! اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے دین کی راہ سے پھر جائے گا تو (وہ یہ نہ سمجھے کہ دعوت حق کو اس سے کچھ نقصان پہنچے گا) عنقریب اللہ ایک گروہ ایسے لوگوں کا پیدا کر دیگا

جنھیں اللہ کی محبّت حاصل ہو گی اور وہ اللہ کو محبوب رکھنے والے ہونگے۔

(۴) مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ

المائدہ - آیت (۶)

اللہ نہیں چاہتا کہ تمھیں کسی طرح تنگی میں ڈالے بلکہ وہ چاہتا ہے کہ تمھیں پاک صاف رکھے اور تم پر اپنی نعمت (ہدایت) پوری کر دے۔

(۵) اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۙ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۙ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۚ البلد - آیت (۸ تا ۱۰)

ہم نے انسان کو دو آنکھیں، ایک زبان اور دو ہونٹ دیئے ہیں اور اس کو دونوں راستے (خیر و شر کے) بتلا دیئے (اب وہ مختار ہے)۔

(۶) اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ○ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا ○ الدھر آیت (۲-۳)

ہم نے انسان کو ملے ہوئے نطفہ سے پیدا کیا ہے اسے ہم آزماتے ہیں سو اُسے ہم نے سننے والا دیکھنے والا بنایا۔ ہم نے اسے رستہ دکھایا ہے چاہے وہ شکر گزار رہے اور چاہے ناشکرا۔

(۷) اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ○

بنی اسرائیل - آیت (۳۶)

(یاد رکھو) کان، آنکھ، دل (عقل) ان سب کے بارے میں باز پُرس ہونے والی ہے۔

(۸) مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ط وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ○

حٰمٓ السجدۃ - آیت (۴۶)

جس کسی نے نیک کام کیا، تو اپنے لئے کیا، اور جس کسی نے بُرائی کی تو خود اُس کے آگے آئے گی، اور ایسا نہیں ہے کہ تمھارا پروردگار اپنے بندوں کے لئے ظلم کرنے والا ہے۔

(۹) وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ○ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ط

النازعات آیت (۴۰-۴۱)

اور جو کوئی اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا ہے اور نفس کو خواہش سے روکتا ہے تو جنت اُس کا ٹھکانا ہوگا۔

(۱۰) وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۚ الرحمٰن - آیت (۴۶)

اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا ہو۔ اس کے لئے دو جنت ہیں۔

(۱۱) وَالْعَصْرِ ۙ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۙ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۚ العصر - آیت (۱ تا ۳)

قسم ہے زمانہ کی! انسان (عمومی حیثیت سے) خسارہ میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور عمل صالح کی روش اختیار کی اور ایک دوسرے کو حق پر جمے رہنے اور (راہ حق میں پیش آنیوالی دشواریوں پر) صبر و برداشت سے کام لینے کی تاکید کرتے رہے۔

(۱۲) تَرَى الظّٰلِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِیْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِیْرُ ۝ ذٰلِكَ الَّذِیْ یُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ الشوریٰ - آیت (۲۲-۲۳)

تو ظالموں کو دیکھتا ہے کہ اس سے ڈر رہے ہیں جو انہوں نے کمایا ہے اور وہ ان پر واقع ہونیوالا ہے اور جو ایمان لاتے اور اچھے عمل کرتے ہیں وہ بہشت کے باغوں میں ہونگے۔ ان کیلئے ان کے رب کے پاس ہے جو وہ چاہیں یہی بڑا فضل ہے۔ یہ وہ ہے جس کی خوشخبری اللہ اپنے ان بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لاتے اور اچھے عمل کرتے ہیں۔

(۱۳) اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْیَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ۚ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰی كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝ الجاثیہ - آیت (۲۱-۲۲)

جو لوگ برائیاں کرتے ہیں، کیا وہ سمجھتے ہیں ہم انھیں ان لوگوں جیسا کردیں گے جو ایمان رکھتے ہوں اور جن کے اعمال اچھے ہیں؟ دونوں برابر ہوجائیں زندگی میں بھی اور موت میں بھی (اگر ان لوگوں کی فہم و دانش کا یہی فیصلہ ہے تو) افسوس ان کے فیصلے پر! اور اللہ نے آسمان اور زمین کو (بیکار و عبث نہیں بنایا ہے بلکہ) حکمت و مصلحت کے ساتھ بنایا ہے اور اس لئے بنایا ہے کہ ہر جان کو اس کی کمائی کے مطابق بدلہ ملے (اور یہ بدلہ ٹھیک ٹھیک ملے گا) اور کسی پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

(۱۴) لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝

البقرہ - آیت (۱۷۷)

(دین یا) نیکی اس میں نہیں ہے کہ تم نے اپنا منھ (نماز کے وقت) مغرب کی طرف کر لیا یا مشرق کی طرف (دین) نیکی تو یہ ہے کہ انسان اللہ کو مانے آخرت (یعنی اپنے اپنے اعمال) کو مانے، فرشتوں (یعنی انسان کے دل کے اندر نیک رجحانات) کو مانے کتابوں اور نبیوں کو مانے۔ اللہ کی راہ میں اپنے مال ودولت میں سے اپنے رشتہ داروں کو، یتیموں کو، ضرورت مندوں کو راہ گیروں کو اور سوال کرنے والوں کو خیرات دے اور غلاموں کو آزاد کرانے میں خرچ کرے اور اللہ سے دعا مانگتا ہے اور زکوٰۃ دے (یعنی نیک کاموں میں دولت کا کچھ حصہ ضرور خرچ کرے) وعدہ کا پابند ہے جس وقت وعدہ کرے اور مصیبت، تکلیف اور سختی کے دنوں میں صبر کرے یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے سچ کر دکھایا اور وہی متقی (پرہیزگار) ہیں۔

(۱۵) قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ۗ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝

الحجرات - آیت (۱۴، ۱۵)

عرب کے دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔ (اے پیغمبر ان سے) کہہ دیجئے کہ تم ایمان نہیں لائے لیکن کہو کہ ہم مطیع ہو گئے اور ایمان کا ہنوز تمہارے دلوں میں گزر تک نہیں ہوا اور اگر تم لوگ اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلو تو اللہ تمہارے عملوں سے اجر میں کسی طرح کی کانٹ چھانٹ نہیں کرے گا۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ پورے مومن وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر شک و شبہ نہیں کیا اور اللہ کے راستے میں اپنے جان و مال سے کوشش کی (حقیقت میں) یہی سچے اطاعت گزار ہیں۔

(۱۶) اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ

کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو مگر خود اپنی خبر

تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○

البقرہ۔آیت (۴۴)

نہیں لیتے (کہ تمھارے کاموں کا کیا حال ہے؟) حالانکہ خدا کی کتاب (جو تمھارے پاس ہے) ہمیشہ تلاوت کرتے ہو؟ (افسوس تمھاری عقلوں پر!) کیا اتنی موٹی بات بھی تمھاری سمجھ میں نہیں آتی؟

(۱۷) اَرَءَيْتَ الَّذِىْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ؕ فَذٰلِكَ الَّذِىْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۙ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۙ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ؏

الماعون۔آیت۔(۱ تا ۷)

کیا آپ نے اُس شخص کو دیکھا جو روزِ جزا کی تکذیب کرتا ہے۔ پس وہ وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور غریبوں کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا۔ بس ایسے نماز پڑھنے والوں کیلئے بڑی خرابی ہے کیونکہ وہ نماز کی طرف دھیان نہیں دیتے وہ صرف دکھاوا کرتے ہیں اور تھوڑی سی خیرات بھی نہیں کرتے۔

(۱۸) اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ؗ

لقمان۔آیت (۱۷)

نماز کو درستی سے ادا کرتا رہ اور اچھی بات کا حکم کرتا رہ اور بُری بات سے منع کرتا رہ اور جو آفت تجھ پر آن پڑے اس پر صبر کر۔ یہ بڑے ضروری کام ہیں۔

(۱۹) وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۙ

الرّعد۔آیت (۲۲)

اور جن لوگوں نے اللہ کی محبت میں (تلخی و ناگواری) برداشت کرلی نماز قائم کی خدا کی دی ہوئی روزی پوشیدہ و علانیہ (اس کے بندوں کیلئے) خرچ کی اور برائی کا جواب (برائی سے نہیں) نیکی سے دیا تو (یقین کرو) یہی لوگ ہیں جن کے لئے آخرت کا بہتر ٹھکانا ہے۔

(۲۰) وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ؗ

آلِ عمران۔آیت (۱۳۴)

اور غصّہ ضبط کرنے والے اور انسانوں کے قصور بخش دینے والے اور اللہ کی محبّت انہی کیلئے ہے جو احسان کرنے والے ہیں۔

(۲۱) قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ

سیدھے منہ سے ایک اچھا بول اور عفو و

خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۗ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ○

درگزر کی کوئی بات اُس خیرات سے کہیں بہتر ہے جس کے ساتھ خدا کے بندوں کے لئے اذیت ہو اور اللہ بے نیاز و حلیم ہے۔

البقرہ۔ آیت (۲۶۳)

(۲۲) اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ○

(مسلمانو!) اللہ حکم دیتا ہے کہ (ہر معاملہ میں) انصاف کرو (سب کے ساتھ) بھلائی کرو اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرو اور تمہیں روکتا ہے بے حیائی کی باتوں سے ہر طرح کی برائیوں سے اور ظلم و زیادتی کے کاموں سے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ (سمجھو اور نصیحت پکڑو) اور جب تم آپس میں قول و قرار کرو تو (سمجھ لو کہ یہ اللہ کے نزدیک ایک عہد ہو گیا تو) چاہئے کہ ان کا عہد پورا کرو اور ایسا نہ کرو کہ قسمیں پکی کرکے انہیں توڑ دو۔ حالانکہ تم اللہ کو اپنے اوپر نگہبان ٹھیرا چکے ہو۔ یقین کرو تم جو کچھ کرتے ہو اللہ سے پوشیدہ نہیں ہے (اس کا علم ہر بات کا احاطہ کئے ہوئے ہے)

النحل۔ آیت (۹۰۔۹۱)

(۲۳) وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

اور ایسا نہ کرو کہ حق کو باطل کے ساتھ ملاکر مشتبہ بنادو اور حق کو چھپاؤ، حالانکہ تم جانتے ہو (حقیقت حال کیا ہے)۔

البقرہ۔ آیت (۴۲)

(۲۴) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۭ

المائدہ۔ آیت (۱)

اے ایمان والو! اپنے معاہد سے پورے کرو۔

(۲۵) وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـــًٔـا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ (النساء۔ آیت۔ (۳۶)

اور اللہ تعالیٰ کو پوجو اُس کا ساجھی کسی کو مت بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور رشتے والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور ہمسایۂ قریب اور ہمسایۂ اجنبی اور پاس بیٹھنے والے اور مسافر اور غلام کے ساتھ بھی (نیکی کرو)۔

(۲۶) قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝

الفرقان۔ آیت (۵۷)

ان لوگوں سے کہو کہ میں تم سے اس (تبلیغ رسالت) پر کچھ معاوضہ نہیں مانگتا۔ ہاں اگر میرا معاوضہ کچھ ہے تو بس یہ ہے کہ اپنے پروردگار تک پہنچنے کا راستہ اختیار کرو۔

(۲۷) وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝ فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝

الدھر۔ آیت (۹ تا ۱۲)

اور اس کی محبت کی وجہ سے مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم تمھیں صرف اللہ کی رضا کے لئے کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ ہم اپنے رب سے تنگی اور سختی کے دن کا خوف رکھتے ہیں سو اللہ نے انہیں اس دن کی مصیبت سے بچا لیا اور انہیں تازگی اور خوشی سے ملا دیا۔

(۲۸) وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪

المائدہ۔ آیت (۲)

اور نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔

(۲۹) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۣ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝

النساء۔ آیت (۱۳۵)

مسلمانو! ایسے ہو جاؤ کہ انصاف پر پوری مضبوطی کے ساتھ قائم رہنے والے اور اللہ کیلئے (سچی) گواہی دینے والے ہو اگرچہ تمھیں خود اپنے خلاف یا اپنے ماں باپ اور قرابت داروں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے

اگر کوئی مالدار ہے، یا محتاج ہے، تو اللہ (تم سے) زیادہ اُن پر مہربانی رکھنے والا ہے (تمھیں ایسا نہیں کرنا چاہئے کہ مالدار کی دولت کے لالچ میں یا محتاج کی محتاجی پر ترس کھا کر سچی بات کہنے سے جھجکو) پس (دیکھو) ایسا نہ ہو کہ ہوائے نفس کی پیروی تمھیں انصاف سے باز رکھے اور اگر تم (گواہی دیتے ہوئے) بات کو گھما پھرا کر کہو گے۔ (یعنی صاف صاف کہنا نہ چاہو گے) یا گواہی دینے سے

پہلو تہی کروگے تو یاد رکھو تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اسکی خبر رکھنے والا ہے۔

(۳۰) وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۗ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ
الحشر۔ آیت (۹)

اور وہ اپنے آپ پر (انہیں) ترجیح دیتے ہیں۔ گو انہیں تنگی ہی ہو اور جو شخص اپنے نفس کے بخل سے بچ جائے تو وہی کامیاب ہیں۔

احادیث

(۱) لا یقبل اللہ ایمانا بلا عمل ولا عمل بلا ایمان (ط۔ کنوز الحقایق۔ حرف لا)

اللہ ایمان کو بغیر عمل قبول نہیں کرتا اور عمل کو بغیر ایمان قبول نہیں کرتا

(۲) اتصف بصفات اللہ تعالے

اللہ تعالیٰ کی صفات سے متصف ہو جاؤ

(۳) تخلقوا باخلاق اللہ تعالے

اللہ تعالیٰ کے اخلاق سے سبق حاصل کرو۔ اور اپنے میں اخلاق کریمہ پیدا کرو۔

(۴) الایمان معرفة بالقلب واقرار باللسان وعمل بالارکان۔
(ط۔ کنوز الحقایق۔ حرف الہمزہ)

ایمان، دل سے تصدیق، زبان سے اقرار اور اعضاء سے عمل کرنا ہے۔

(۵) ان تعبد اللہ کانک تراہ وان لم تکن تراہ فانہ یراک (صحیحین)

تو اللہ کی اس طرح عبادت کر، گویا اسے اپنے سامنے دیکھ رہا ہے۔ اور اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

(۶) ان من اکمل الایمان حسن الخلق (فر۔ کنوز الحقایق۔ حرف الہمزہ)

عمدہ اخلاق کمال ایمان ہے۔

(۷) لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ (بخاری۔ کتاب الایمان)

تم میں سے کوئی ایماندار نہ ہوگا جبتک کہ اپنے بھائی کیلئے وہی نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے۔

(۸) عن ابی شریحؓ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لایؤمن واللہ لایؤمن واللہ لایؤمن قیل و من یا رسول اللہ قال الذی لا یامن جارہ بوایقہ

(بخاری - کتاب الادب)

حضرت ابوشریحؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا۔ خدا کی قسم مومن نہیں۔ خدا کی قسم مومن نہیں۔ خدا کی قسم مومن نہیں۔ (یعنی اللہ پر ایمان رکھنے والا نہیں) دریافت کیا گیا یارسول اللہ وہ کون شخص ہے؟ فرمایا جس کا پڑوسی اُس سے تکلیف پاتا ہو۔

(۹) عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یؤذ جارہٗ و من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیقل خیرا اولیصمت

(بخاری - کتاب الایمان)

ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ نبی کریمؐ نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئیے کہ اپنے ہمسایہ کو تکلیف نہ دے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسکو چاہئیے کہ اپنے مہمان کی خاطر کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اُسے چاہئیے کہ بات کہے تو اچھی کہے ورنہ خاموش رہے۔

(۱۰) یا عبادی لو ان اولکم واخرکم و انسکم وجنکم کانوا علیٰ اتقی قلب رجل واحد منکم ما زاد فی ملکی شیئًا یا عبادی لو ان اولکم واٰخرکم وانسکم وجنکم کانوا علیٰ افجر رجل واحد منکم ما نقص ذالك من ملکی شیئًا یا عبادی لو ان اولکم واٰخرکم وانسکم وجنکم قاموا فی صعید واحد فسألونی فاعطیت کل انسان مسئلہ ما نقص ذالك مما عندی الا کما ینقص المخیط اذا ادخل البحر یا عبادی انما ھی اعمالکم احصیہا لکم ثم اوفیکم ایاھا فمن وجد

اے میرے بندو! اگر تم میں سے سب انسان جو پہلے گذر چکے اور وہ سب جو بعد کو پیدا ہونگے اور تمام انس اور تمام جن، اس شخص کی طرح نیک ہو جائے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے تو یاد رکھو اس سے میری خداوندی میں کچھ بھی اضافہ نہ ہوگا۔ اے میرے بندو! اگر وہ سب جو پہلے گزر چکے اور وہ سب جو بعد کو پیدا ہونگے اور تمام انس اور تمام جن اس شخص کی طرح بدکار ہو جاتے جو تم میں سب سے زیادہ بدکار ہے تو اس سے میری خداوندی میں کچھ بھی نقصان نہ ہوگا اے میرے بندو! اگر وہ سب جو پہلے گزر چکے اور وہ سب جو بعد کو پیدا ہونگے ایک مقام پر جمع ہو کر مجھ سے سوال کرتے اور میں ہر انسان کو اس کی

خیراً فلیحمد اللہ ومن وجد غیر ذٰلک فلا یلومنّ الا نفسہ۔
(مسلم عن ابی ذرؓ)

منہ مانگی مراد بخش دیتا، تو میری رحمت اور بخشش کے خزانہ میں اس سے زیادہ کمی نہ ہوتی جتنی کمی سوئی کے ناکے جتنا پانی نکل جانے سے سمندر میں ہو سکتی ہے۔ اے میرے بندو! یاد رکھو۔ یہ تمھارے اعمال ہی ہیں جنھیں میں تمھارے لئے انضباط اور نگرانی میں رکھتا ہوں اور پھر انہی کے نتائج بغیر کسی کمی بیشی کے تمھیں واپس دیتا ہوں پس جو کوئی تم میں اچھائی پائے، چاہیئے کہ اللہ کی حمد وثنا کرے اور جس کسی کو برائی پیش آئے تو چاہیئے کہ خود اپنے وجود کے سوا اور کسی کو ملامت نہ کرے۔

(۱۰) یا ابن اٰدم۔ مرضت فلم تعدنی قال کیف اعودک وانت رب العلمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعدہٗ؟ اما علمت انک لو عدتہ لوجدتنی عندہٗ؟ یا ابن اٰدم استطعمتک فلم تطعمنی قال یا رب کیف اطعمک وانت رب العلمین؟ قال اما علمت انہ استطعمک عبدی فلان فلم تطعمہ اما علمت انک لو اطعمتہ لوجدت ذٰلک عندی؟ یا ابن اٰدم استسقیتک فلم تسقنی قال کیف اسقیتک وانت رب العلمین! قال استسقاک عبدی فلان فلم تسقہ اما انک لو سقیتہ لوجدت ذٰلک عندی؟ (مسلم عن ابی ھریرۃؓ)

(قیامت کے دن ایسا ہوگا کہ خدا ایک انسان سے کہیگا) اے ابن آدم! میں بیمار ہو گیا تھا۔ مگر تو نے میری بیمار پرسی نہ کی۔ بندہ متعجب ہو کر کہیگا بھلا ایسا کیوں کر ہو سکتا ہے اور تو تو رب العلمین ہے۔ خدا فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہو گیا تھا، اور تو نے اسکی خبر نہیں لی تھی اگر تو اس کی بیمار پرسی کے لئے جاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ اسی طرح خدا فرمائے گا۔ اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا مگر تو نے نہیں کھلایا۔ بندہ عرض کرے گا بھلا ایسے کیسے ہو سکتا ہے میں تجھے کیسے کھلاتا آپ تو خود رب العلمین ہیں خدا فرمائے گا! کیا تجھے یاد نہیں کہ فلاں میرے بھوکے بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تو نے کھلانے سے انکار کر دیا تھا۔ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو تو اسے میرے پاس پاتا۔ ایسے ہی خدا فرمائے گا

اے ابنِ آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا مگر تونے مجھے پانی نہیں پلایا۔ بندہ عرض کریگا بھلا ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ تجھے پیاس لگے تو تو خود پروردگار عالم ہے؟ خدا فرمائے گا۔ میرے فلاں پیاسے بندہ نے تجھ سے پانی مانگا لیکن تونے اسے پانی نہیں پلایا۔ اگر تو اسے پانی پلا دیتا تو تو اسے میرے پاس پاتا۔

(۱۲) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر الامور اوسطها۔ اخرجه رزین۔

کتاب الاعتصام

تیسیر الوصول الی جامع الاصول

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک کام میں اوسط درجہ بہت اچھا ہوتا ہے۔ اس کے راوی رزین ہیں۔

(۱۳) وعن عایشة رضی الله عنها قالت بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم الی عثمان بن مظعون ارغبت عن سنتی فقال لا والله یا رسول الله ولكن سنتك اطلب فقال النبی صلی الله علیه وسلم فانی انام واصلّی واصوم وافطر وانكح النساء فاتق الله یا عثمان فان لاهلك علیك حقا وان لضيفك علیك حقا وان لنفسك علیك حقا فصم وافطر وصلّ ونم۔ اخرجه ابوداود۔ زاد رزین رحمة الله

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے عثمان بن مظعون کے پاس کسی شخص کی زبانی یہ کہلا بھیجا کہ کیا تم میری سنت سے اعراض کرتے ہو۔ انھوں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم یا رسول اللہ ہرگز نہیں بلکہ میں آپ کی سنت کا طالب ہوں۔ پس آپ نے فرمایا کہ میں تو سوتا بھی ہوں، نماز بھی پڑھتا ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں، افطار بھی کرتا ہوں۔ عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ پس عثمان اللہ تعالیٰ سے ڈرو، تمھارے اہل وعیال کا تم پر حق ہے، اور تمھارے مہمان کا تم پر حق ہے، اور تمھارے نفس کا تم پر حق ہے، روزہ بھی رکھو، افطار بھی کرو،

وکان حلف ان یقوم اللیل کلہ ویصوم النہار ولایتکم النسآء فسال عن یمینہ فنزل لا یؤاخذکم اللہ باللغو فیؔ ایمانکم۔
کتاب الاعتصام
تیسر الوصول الیٰ جامع الوصول

نماز بھی پڑھا کرو، سویا بھی کرو، ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔ اور رزین نے یہ زیادہ کیا ہے کہ عثمان نے اس بات پر قسم کھائی تھی کہ وہ رات بھر نماز پڑھا کرینگے۔ اور دن بھر روزہ رکھا کرینگے اور عورتوں سے نکاح نہ کرینگے۔ پس اُنھوں نے اپنی قسم کی نسبت دریافت کیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

لا یؤاخذکم اللہ باللغو فیؔ ایمانکم۔



ایمان فی التوحید

اور

اتحادِ انسانی

اتحادِ انسانی

قبل ازیں اس امر کی صراحت کیجا چکی ہے کہ عقیدہ توحید کیلئے بشرطیکہ وہ حقیقی اور موثر ہو، یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو وحدت انسانی کی صورت میں نمایاں کرے۔ نبی کریم صلعم کے ارشاد کے مطابق ایمان تو یہ ہے کہ اولاً زبان سے اس امر کا اقرار کیا جائے اور پھر دل سے اسکی تصدیق کیجائے اور زاں بعد یہ دونوں عمل کی صورت میں ظاہر ہوں۔ یہ بھی آپؐ ہی کا ارشاد ہے کہ ایمان باللہ اس وقت تک اللہ کے پاس قابل قبول نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ موزوں عمل کی صورت میں نمایاں نہو، اور وہ عمل جو ایمان باللہ کے لئے موزوں ہے یہ ہے کہ اللہ کی مخلوق سے محبت کیجائے، آپؐ نے تاکیداً یہ بھی فرمایا ہے کہ کوئی بھی اس وقت تک اللہ پر ایمان لانے والا قرار نہیں دیا جا سکتا جب تک کہ وہ دوسروں کیلئے بھی اسی چیز کی خواہش نہ کرے جسکی کہ وہ اپنے لئے خواہش کرتا ہے۔ اسی سلسلہ میں آپؐ یہ حقیقت اعلان بھی فرماتے ہیں کہ تمام بنی نوع انسان خدا ہی کے ایک خاندان پر مشتمل ہیں اور ان میں وہی خدا کا سب سے زیادہ محبوب ہے جو اسکے خاندان کو سب سے زیادہ چاہے۔ اس باب کے تحت جو انتخابات پیش کئے گئے ہیں وہ اسی مرکزی تصور سے وابستہ ہیں قرآن کا ارشاد ہے کہ "بنی نوع انسان اولاً ایک ہی قوم ایک ہی جماعت تھے جو بعد میں منقسم ہو گئے" حقیقی زندگی تو پھر سے متحد و یکجا ہو جانے میں مضمر ہے۔ اسی طرح نبی کریم صلعم کا ارشاد ہے کہ "میں اس ذات کی جو سارے انسانوں اور کائنات کی ہر چیز کا خدا ہے قسم کھا کر پورے وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ تمام بنی نوع انسان آپس میں ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہیں" اس باہمی بھائی چارگی کو روبہ عمل لانا درحقیقت ایک صحیح اور موزوں طریقہ پر ایمان باللہ کو عملی جامہ پہنانا ہے یہ واقعہ ہے کہ اللہ کے نزدیک ان لوگوں کی عبادت کی کوئی وقعت نہیں جن کے دل باہمی اخوت، ہمدردی، غمخواری سے عاری ہوتے ہیں۔ چنانچہ سورۂ ماعون میں ایسے نمازیوں کی نماز کو غیر پسندیدہ قرار دیا گیا ہے جو یتیموں، مسکینوں اور محتاجوں کی ہمدردی و اعانت سے کنارہ کشی اور دکھاوا کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ نبی کریم صلعم رنگ، نسل اور حیثیت کے سارے امتیازات کو نظر انداز فرماتے ہوئے انسان کے لئے وحدت کا ایک ایسا تصور پیش فرماتے ہیں جو درحقیقت ایک ایسے واحد خاندان یا ایک ایسے گلّہ کا تصور ہے جس کا ہر فرد اس کے ہر دوسرے فرد کا محافظ و گلّہ بان اور سارے گلّہ کی فلاح و بہبود کا جوابدہ ہے۔

ایمان فی التوحید اور اتحادِ انسانی

آیات

(۱) یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً ج وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا ○

النساء ۔ آیت (۱)

اے افرادِ نسلِ انسانی! اپنے پروردگار (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرو۔ وہ پروردگار جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کر دیا پھر ان دونوں کی نسل سے مردوں اور عورتوں کی ایک بڑی تعداد دنیا میں پھیلا دی (اور اس طرح تنہا ایک مورثِ اعلیٰ کی نسل نے خاندانوں، قبیلوں اور بستیوں کی شکل اختیار کر لی، اور رشتوں قرابتوں کا بہت بڑا دائرہ ظہور میں آ گیا) پس دیکھو اللہ سے ڈرو جس کے نام پر باہم دگر (مہر و الفت کا) سوال کرتے ہو نیز قرابت داری کے معاملہ میں (بے پرواہ نہ ہو جاؤ) یقین رکھو کہ اللہ تم پر (تمھارے اعمال کا) نگران حال ہے۔

(۲) وَمَا کَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً فَاخْتَلَفُوْا ط

یونس ۔ آیت (۱۹)

اور (ابتدا میں) انسانوں کی ایک ہی اُمّت تھی۔ پھر الگ الگ ہو گئے۔

(۳) وَاِنَّ ھٰذِہٖٓ اُمَّتُکُمْ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً وَّاَنَا رَبُّکُمْ فَاتَّقُوْنِ ○

المومنون ۔ آیت (۵۲)

(اور دیکھو) یہ تمھاری اُمّت فی الحقیقت ایک ہی اُمّت ہے اور میں تم سب کا پروردگار ہوں۔ پس میری (میری عبودیت و نیاز کی راہ میں تم سب ایک ہو جاؤ) نافرمانی سے بچو۔

(۴) یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ

اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے

ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۝ الحجرات - آیت (۱۳)

پیدا کیا۔ پھر مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنایا تاکہ ایک دوسرے کی شناخت کرسکو۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے بڑا شریف وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو اور اللہ خوب جانتا ہے اور خبردار ہے۔

(۵) وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ص وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ج وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

آل عمران - آیت (۱۰۲، ۱۰۳)

(اور دیکھو) سب مل جل کر اللہ کی رسی مضبوط پکڑلو اور جدا نہ ہو جاؤ۔ اللہ نے تمھیں جو نعمت عطا فرمائی ہے اُسکی یاد سے غافل نہ ہو جب تم باہم دشمن تھے تو اُس نے تمہارے دلوں میں اُلفت ڈال دی۔ پھر اُسکے فضل و کرم سے ایسا ہوا کہ بھائی بھائی بن گئے۔ تمھارا حال تو یہ تھا کہ آگ سے بھری ہوئی خندق ہے اور اسکے کنارے کھڑے ہو (ذرا پاؤں پھسلا اور شعلوں میں جا گرے) لیکن اللہ نے تمھیں اس حالت سے نکال لیا (اور زندگی و کامرانی کے میدانوں میں پہنچا دیا) اللہ اس طرح اپنی کارفرمائیوں کی نشانیاں واضح کردیتا ہے تاکہ تم (منزل مقصود کی) راہ پالو! اور دیکھو! ضروری ہے کہ تم میں ایک جماعت ایسی ہو جو بھلائی کی باتوں کی طرف دعوت دینے والی ہو۔ وہ نیکی کا حکم دے برائی سے روکے اور بلاشبہ ایسے ہی لوگ ہیں جو کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔

(۶) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ

الحجرات - آیت (۱۰)

وہ لوگ جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں بھائی بھائی ہیں۔

(۷) اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًاۢ بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ وَمَنْ اَحْیَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ

المائدہ - آیت (۳۲)

جس کسی نے، سوا اس حالت کے کہ قصاص لینا ہو یا ملک میں فساد پھیلانے والوں کو سزا دینی ہو کسی جان کو قتل کرڈالا، تو گویا اُس نے تمام انسانوں کا خون کیا، اور جس کسی نے کسی کی زندگی بچالی تو گویا اُس نے تمام انسانوں کو زندگی دیدی۔

وَاِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۔ المومنون ۔ آیت (۵۲) (۸)

اور تم سب ایک ہی جماعت ہو۔

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖۤ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰۤى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ الشوریٰ ۔ آیت (۱۳) (۹)

(اس لئے) تمھارے لئے دین کا وہی راستہ مقرر کیا ہے جس کا نوح کو حکم دیا گیا تھا اور جو حکم دیا ہے ہم نے تم کو اور جس کا حکم ہم نے ابراہیم و موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا تھا (وہ یہ کہ) تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ آل عمران ۔ آیت (۱۰۴) (۱۰)

اور اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ (جن کا یہ حال ہے) کہ ان کے پاس خدا کی بینات آئیں مگر اس کے بعد بھی ٹکڑے ٹکڑے ہی رہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ○ الانعام ۔ آیت (۱۶۰) (۱۱)

جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور ٹولیوں ٹولیوں میں بٹ گئے تم سے اُن کا کوئی تعلق نہیں ان کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے پھر وہ اُن کا کیا ہوا اُن کو بتلا دیگا۔

اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ○ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۙ القصص ۔ آیت (۴ و ۵) (۱۲)

بلاشبہ فرعون نے (خدا کی) زمین میں اودھم مچا رکھا ہے اور اسکے (مصر کے) باشندوں میں پھوٹ ڈالکر اس نے پارٹیاں بنا دی ہیں۔ اس میں سے ایک گروہ (بنی اسرائیل) کو کمزور کرتا رہتا ہے اُن کے لڑکوں کو ذبح کرتا ہے اور اُنکی لڑکیوں کو (باندیاں بنانے کیلئے) زندہ رکھتا ہے۔ بیشک وہ مفسدوں میں سے ہے اور ہم نے ارادہ کر لیا ہے کہ جو زمین میں کمزور ہیں ان پر احسان کریں اور ان کو (قوموں کا) پیشوا بنائیں (اپنی زمین کا) ان کو وارث بنائیں۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا (۱۳)

اور اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانو۔ اور

تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ

الانفال - آیت - (۴۶)

آپس میں جھگڑا نہ کرو (ایسا کروگے تو) تمھاری طاقت سست پڑجائے گی اور ہوا اکھڑ جائے گی۔

(۱۴) وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ج فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ○

الشوریٰ - آیت (۴۰)

اور برائی کا بدلہ برائی ہے۔ ویسی ہی۔ پھر جو شخص معاف کردے اور اصلاح کرے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے۔ واقعی اللہ تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

(۱۵) وَلَا تَسْتَوِى الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ط اِدْفَعْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِىْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِىٌّ حَمِيْمٌ ○

حٰمٓ السجدہ - آیت (۳۴)

اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی۔ آپ نیک برتاؤ سے ٹال دیا کیجئے پھر یکایک آپ میں اور جس شخص میں عداوت تھی وہ ایسا ہو جائے گا جیسا کہ کوئی دلی دوست ہوتا ہے۔

(۱۶) وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ج وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ○

حٰمٓ السجدہ - آیت (۳۵)

اور یہ بات انہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے مستقل مزاج ہیں۔ اور یہ بات اسی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑا صاحب نصیب ہے۔

(۱۷) وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى صلے وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ صلے

المائدہ - آیت (۲)

اور بھلائی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور ظلم پر ہرگز کسی کے ساتھ تعاون نہ کرو۔

(۱۸) وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِى الْاَرْضِ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ○

القصص - آیت (۷۷)

اور لوگوں کے ساتھ بھلائی کر جس طرح اللہ تعالیٰ نے تجھ پر احسان کیا ہے (بھلائی کے دروازے کھول دیئے ہیں) اور زمین میں فساد کا خواہشمند نہ بن۔ اللہ تعالیٰ مفسدوں کو ناپسند کرتا ہے۔

(۱۹) لَتُبْلَوُنَّ فِىْ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ قف وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ط وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ○

(ایسا ہونا ضروری ہے کہ) تم جان و مال کی آزمائشوں میں ڈالے جاؤ اور یہ بھی ضرور ہوتا ہے کہ اہل کتاب اور مشرکین عرب سے تمہیں دکھ پہنچانے والی باتیں بہت کچھ سننی پڑیں گی لیکن اگر تم نے صبر کیا اور تقویٰ کا شیوہ اختیار کرلیا تو بلاشبہ (بڑے کاموں کی

آل عمران - آیت (۱۸۵) راہ میں) یہ بڑے ہی عزم و ہمت کی بات ہوگی۔

(۲۰) یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اِنْ جَآءَکُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْآ اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًا بِجَھَالَۃٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ ○ الحجرات - آیت (۶)

اے ایمان والو! اگر کوئی شریر آدمی تمھارے پاس کوئی خبر لائے تو خوب تحقیق کر لیا کرو۔ کبھی کسی قوم کو نادانی سے کوئی ضرر نہ پہنچاؤ۔ پھر اپنے کئے پر پچھتانا پڑے گا۔

(۲۱) وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْکُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا م وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ط اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ○

المائدہ - آیت (۲)

اور دیکھو ایسا نہ ہو کہ ایک گروہ کی دشمنی تمھیں اس بات پر ابھار دے کہ زیادتی کرنے لگو کیونکہ انھوں نے مسجد حرام سے تمھیں روک دیا تھا (تمھارا دستور العمل تو یہ ہونا چاہئے کہ) نیکی اور پرہیزگاری کی ہر بات میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔ گناہ اور ظلم کی بات میں مدد نہ کرو اور دیکھو اللہ کی (نافرمانی کے نتائج) سے ڈرو یقیناً وہ (پاداش عمل میں) سخت سزا دینے والا ہے۔

(۲۲) لَا خَیْرَ فِیْ کَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوٰھُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَۃٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَیْنَ النَّاسِ ط وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ فَسَوْفَ نُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا ○

النساء - آیت (۱۱۴)

عام لوگوں کی سرگوشیوں میں خیر نہیں ہوتی۔ ہاں مگر جو لوگ ایسے ہیں کہ خیرات یا کسی نیک کام یا لوگوں میں باہم اصلاح کر دینے کی ترغیب دیتے ہیں اور جو شخص یہ کام کریگا حق تعالیٰ کی رضا جوئی کے واسطے سو ہم اس کو عنقریب اجر عظیم عطا فرمائیں گے۔

(۲۳) وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِہٖ ط وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَھُوَ خَیْرٌ لِّلصّٰبِرِیْنَ ○

النحل آیت (۱۲۶)

اور اگر (مخالفوں کی سختی کے جواب میں) سختی کرو، تو چاہئے کہ ویسی ہی اور اتنی ہی کرو جیسی تمھارے ساتھ کی گئی ہے۔ اگر تم نے صبر کیا (یعنی جھیل گئے اور سختی کا جواب سختی سے نہیں دیا) تو بلاشبہ صبر کرنے والوں کے لئے صبر ہی بہتر ہے۔

(۲۴) وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ

اور جو لوگ تم سے لڑائی لڑ رہے ہیں

يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝

البقرہ - آیت (۱۹۰)

چاہئیے کہ اللہ کی راہ میں تم بھی اُن سے لڑو البتہ کسی طرح کی زیادتی نہیں کرنی چاہئیے۔ اللہ اُن لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو زیادتی کرنے والے ہیں۔

(۲۵) فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ج لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ج عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ط وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ۝ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ج وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ۝

النساء - آیت (۸۴، ۸۵)۔

پس (اے پیغمبر!) تم اس بات کی بالکل پرواہ نہ کرو کہ یہ لوگ تمہارا ساتھ دیتے ہیں یا نہیں) تم اللہ کی راہ میں جنگ کرو کہ تم پر تمہاری ذات کے سوا اور کسی کی ذمہ داری نہیں، اور مومنوں کو بھی جنگ کی ترغیب دو۔ عجب نہیں کہ بہت جلد اللہ منکرین حق کا زور اور تشدد روک دے اور اللہ کا زور سب سے زیادہ قوی اور سزا دینے میں سب سے زیادہ سخت ہے جو انسان دوسرے انسان کے ساتھ نیکی کے کام میں ملتا اور مددگار ہوتا ہے تو اسکو اس کام (کے اجر و نتائج) میں حصہ ملے گا اور جو کوئی بُرائی میں دوسرے کے ساتھ ملتا اور مددگار ہوتا ہے تو اس کیلئے اس بُرائی میں حصہ ہوگا اور اللہ ہر چیز کا محافظ اور نگران ہے۔ (وہ ہر حالت میں اور ہر عمل کے مطابق بدلہ دیتا ہے)

(۲۶) وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ط اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ط

الانفال - آیت ۶۱/۶۲

اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو تو بھی ان کی طرف جھک جا اور اللہ پر بھروسہ رکھ بیشک وہ سننے والا جاننے والا ہے اور اگر ان کا ارادہ ہو کہ تجھے دھوکہ دیں تو اللہ تجھے بس ہے۔

(۲۷) وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ط ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝

اور (اے پیغمبر!) اگر مشرکوں میں سے کوئی آدمی آئے اور تم سے امان مانگے تو اسے ضرور امان دو یہاں تک کہ وہ (اچھی طرح) اللہ کا کلام سن لے۔ پھر اسے (یہ امن) اس کے ٹھکانے پہنچا دو۔ یہ

التوبہ ۔ آیت (٦)

بات اس لئے ضروری ہوئی کہ یہ لوگ (دعوت حق کی حقیقت کا) علم نہیں رکھتے۔

(۲۸) لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ○

النساء ۔ آیت (۱۴۸)

خدا کو پسند نہیں کہ تم کسی کی برائی پکارتے پھرو ۔ ہاں یہ کہ کسی پر ظلم ہوا ہو (اور وہ ظالم کے ظلم کا اعلان کرے) اور یاد رکھو) خدا سننے والا جاننے والا ہے (اس سے کسی کی بات پوشیدہ نہیں)

(۲۹) وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ○

لقمان ۔ آیت (۱۸)

اور لوگوں سے اپنا رخ مت پھیرا ور زمین پہ اترا کر مت چل ۔ بے شک اللہ تعالےٰ کسی تکبر و شیخی کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

(۳۰) قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ○

البقرہ ۔ آیت (۲٦۳)

مناسب بات کہدینی اور درگزر کرنا، اس خیرات سے کہیں بہتر ہے جس کے بعد آزار پہنچایا جائے اور اللہ تعالےٰ بے نیاز و حلیم ہے

(۳۱) وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ج فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ج فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ○

الحجرات ۔ آیت (۹)

اور اگر مسلمانوں میں دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کر دو ۔ پھر اگر ان میں کا ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے تو اس گروہ سے لڑو جو زیادتی کرتا ہے ۔ یہاں تک کہ خدا کے حکم کی طرف رجوع ہو جائے پھر اگر رجوع ہو جائے تو ان دونوں کے درمیان عدل کے ساتھ صلاح کرو اور انصاف کا خیال رکھو ۔ بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(۳۲) وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اور (مسلمانو!) جب کبھی تمہیں دعا دیکر سلام کیا جائے تو چاہئے کہ (جو کچھ سلام اور دعا میں

كَانَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ حَسِيْبًا ۝

النساء آیت (۸۶)

کہا گیا ہے) اس سے زیادہ اچھی بات جواب میں کہو یا (کم از کم) جو کہا گیا ہے اُسی کو لوٹا دو۔ بلاشبہ اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔

(۳۳) وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ۝ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰۗىِٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ۝ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ۝ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ۝

بنی اسرائیل

آیت (۳۴ تا ۳۸)

اور (دیکھو) عہد کو پورا کرو۔ عہد کے بارے میں تم سے باز پرس کیجائے گی! اور جب کوئی چیز ناپو تو پیمانہ بھرپور رکھا کرو۔ (اس میں کمی نہ کرو) اور جب تولو تو درست ترازو سے تولو (یعنی نہ تو ترازو غلط ہو نہ تولنے میں ڈنڈی دبائی جائے) یہ بہتر طریقہ اور اچھا انجام لانے والا ہے۔ اور دیکھو جس بات کا تمہیں علم نہیں، اُس کے پیچھے نہ پڑو (اپنی حد کے اندر رہو) یاد رکھو، کان آنکھ دل (عقل) ان سب کے بارے میں باز پرس ہونے والی ہے اور زمین پر اکڑ کے نہ چلو۔ یقیناً تم زمین میں شگاف نہیں ڈال سکتے اور نہ پہاڑوں کی لمبائی تک پہنچ جا سکتے ہو۔ ان ساری باتوں کا یہ حال ہے کہ انکی بُرائی تمہارے پروردگار کے نزدیک بڑی ہی ناپسندیدہ ہے۔

(۳۴) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاۗءٌ مِّنْ نِّسَاۗءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

اے ایمان والو! نہ تو مردوں کو مردوں پر ہنسنا چاہئے۔ کیا عجب ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتوں کو عورتوں پر ہنسنا چاہئے کیا عجب ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو اور نہ ایک دوسرے کو بُرے لقب سے پکارو۔ ایمان لانے کے بعد گناہ کا نام لگنا بُرا ہے اور جو باز نہ آویں گے تو وہ ظلم کرنیوالے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝

الحجرات - آیت (۱۱، ۱۲)

اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچا کرو کیونکہ بعضے گمان گناہ ہوتے ہیں اور سراغ مت لگایا کرو اور کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کیا کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھالے اسکو تو تم ناگوار سمجھتے ہو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے۔

احادیث

(۱) الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ

(بیہقی کتاب الایمان)

ساری مخلوق عیال اللہ ہے اور اللہ سب سے زیادہ محبّت اس سے کرتا ہے جو اللہ کی مخلوق کو سب سے زیادہ چاہتا ہے۔

(۲) یقول اللہ ان کنتم تریدون رحمتی فارحموا خلقی۔

(کنوز الحقایق حرف الیاء)

اللہ کہتا ہے اگر تم میری رحمت کی امید کرتے ہو تو میری مخلوق پر رحم کرو۔

(۳) التعظیم لامر اللہ والشفقۃ علےٰ عیال اللہ۔ (بیہقی کتاب الایمان)

اللہ کے احکام کی تعظیم کرو اور اللہ کی مخلوق سے محبت رکھو۔

(۴) کونوا عباد اللہ اخوانا۔ (بخاری)

تم اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بنجاؤ۔

(۵) اللّٰھم ربنا ورب کل شئی ان اشھد ان العباد کلھم اخوۃ۔

(اخرجہ احمد ابوداؤد)

اے ہمارے اور ہر چیز کے پروردگار میں گواہی دیتا ہوں کہ انسان سب آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

(۶) الاسلام احوج الی الجماعۃ (کنوز الحقایق حرف الہمزہ)

اسلام جماعتی نظام چاہتا ہے۔

(۷) (یحییٰ بن وثابؓ) عن شیخ من الصحابہ رفعہ المسلم الذی ما یخالط الناس ویصبر علی اذاھم خیر من الذی لا یخالط الناس ولا یصبر علیٰ اذاھم۔ (ترمذی)

(یحییٰ بن وثابؓ) سے مروی ہے کہ وہ مسلمان جو لوگوں سے گھل مل کر رہے اور ان کی اذیتوں پر صبر کرتا رہے اس سے بہتر ہے جو لوگوں سے گھل مل کر نہ رہے اور ان کی اذیتوں پر صبر نہ کرے۔

(۸) الجماعۃ رحمۃ والفرقۃ عذاب۔ (کنوز الحقایق۔حرف الجیم)

جماعت رحمت ہے۔ متفرق ہونا عذاب ہے۔

(۹) تواخوا فی اللہ اخوین اخوین۔ (کنوز الحقایق۔حرف التاء)

اللہ کی رضا میں دو دو بھائی ہو جاؤ۔

(۱۰) عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضہ بعضًا ثم شبك بین اصابعہ و کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جالسًا اذا جاء رجل یسال او طالب حاجۃ اقبل علینا بوجھہ فقال اشفعوا فلتؤجروا ولیقض اللہ علیٰ لسان نبیہ ما شاء۔ (بخاری کتاب الادب)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک مومن دوسرے مومن کیلئے ایسا ہے جیسا کہ دیوار کی بنیاد۔ ایک جزو دوسرے جزو کو قوت دیتا ہے۔ پھر اپنی انگلیوں کو ملاکر مثال بتائی کہ اس طرح ایک دوسرے سے مل کر قوت دیتے ہیں۔ آپ بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک شخص سائل یا حاجتمند آیا۔ حضور سرور کائنات ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمانے لگے "اس شخص کی مجھ سے سفارش کرو تم کو ثواب ہوگا اور اللہ اپنے نبی کی زبان پر جو چاہتا ہے پورا کرتا ہے۔

(۱۱) عن النعمان بن بشیرؓ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تری المومنین فی تراحمھم وتوادھم وتعاطفھم کمثل الجسد اذا اشتکی عضو تداعی لہ سائر جسدہ بالسھر والحمیٰ (بخاری۔کتاب الادب)

نعمان بن بشیرؓ راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اللہ پر ایمان رکھنے والوں کو ایک دوسرے سے رحم اور محبت اور مہربانی میں ایسا دیکھے گا۔ جیسا بدن میں ایک عضو مریض ہو جائے تو سارے اعضاء بخار اور بیداری میں اس کے شریک ہوں۔

(۱۲) تكانفا ولا تعاصيا ويسرا ولا تعسرا - (كنوز الحقائق - حرف التاء)

مل کر رہو ایک دوسرے کے خلاف نہو۔ آسانی کرو۔ تنگی مت کرو۔

(۱۳) انما اهلك من كان قبلكم الاختلاف (كنوز الحقائق - حرف الهمزه)

اگلے لوگوں کو اختلاف نے ہلاک کیا

(۱۴) ارحموا من في الارض يرحمكم من في السماء (بخاری - کتاب الادب)

تم اہل زمین پر مہربانی کرو خدا تم پر مہربان ہوگا

(۱۵) راس العقل التحبب الى الناس في غير ترك الحق (كنوز الحقائق - حرف الراء)

اصل عقل یہ ہے کہ لوگوں سے محبت کرے اس طرح کہ حق ترک نہ کیا جائے۔

(۱۶) عن عائشةؓ قالت قال رسول الله ان الرفق ما كان في شيء الا زانه ولا نزع من شيء الا شانه اخرجه مسلم (تيسير الوصول - كتاب الرفق)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ نرمی جس میں ہوتی ہے اسکو خوشنما اور حسین بنا دیتی ہے اور جس کے دل سے نرمی نکال لیجاتی ہے اسکو بدنما اور معیوب کر دیتی ہے مسلم اس کے راوی ہیں۔

(۱۷) لا خير في صحبة من لا يرى لك مثل ما ترى له - (كنوز الحقائق حرف لا)

اس شخص کی صحبت میں خیر نہیں جو تیرے لئے وہ نہ چاہے جو تو اُس کے لئے چاہتا ہے۔

(۱۸) اللهم اسألك موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك والعصمة من كل ذنب والغنيمة من كل بر - (حصن حصين)

اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے وہ (اوصاف) جن سے تیری رحمت واجب اور تیری مغفرت لازم ہو جاتی ہے اور مانگتا ہوں تجھ سے ہر گناہ سے بچاؤ اور ہر بھلائی کا فائدہ

(۱۹) اللهم اني اسألك الثبات في الامر واسألك عزيمة الرشد واسألك شكر نعمتك وحسن عبادتك واسألك لسانا صادقا وقلبا سليما وخلقا مستقيما واعوذ بك من شر ما تعلم واسألك من خير ما تعلم واستغفرك مما تعلم انك انت علام الغيوب - (حصن حصين)

اے اللہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ہر امر میں ثابت قدمی مانگتا ہوں میں تجھ سے سیدھے دین اور نیکوکاری کا ارادہ اور مانگتا ہوں میں تجھ سے تیری نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی اور اچھے طور پر تیری عبادت بجا لانے کی توفیق، مانگتا ہوں سچ بولنے والی زبان، پاک دل اور سیدھی طبیعت، اور پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ہر اس شر سے جس کو تو جانتا ہے اور مانگتا ہوں میں تجھ سے ہر وہ بھلائی جو تیرے علم میں ہے اور مغفرت چاہتا ہوں ہر اس گناہ سے جسکو تو جانتا ہے

بیشک تو تمام پوشیدہ چیزوں کا جاننے والا ہے۔

(۲۰) اللّٰھم اصلح لی دینی الذی ھو عصمة امری واصلح لی دنیای التی فیھا معاشی واصلح لی اٰخرتی التی فیھا معادی واحینی ما کانت الحیٰوة خیرًا لی وتوفنی اذا کانت الوفاة خیرًا لی واجعل الحیوة زیادة لی فی کل خیر واجعل الموت راحة لی من کل شر۔ (حصن حصین)

اے اللہ سدھار دے تو میرے لئے میرے دین کو کہ وہ میرے ہر امر کا بچاؤ ہے اور سدھار دے میرے لئے میری دنیا کو کہ اسمیں میری زندگی ہے اور سدھار دے میرے لئے میری آخرت کو کہ اس طرف مجھے لوٹ کر جانا ہے اور مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جبتک کہ زندگی میرے لئے اچھی ہے اور مجھے موت دے جبکہ موت میرے لئے اچھی ہو اور زندگی کو میرے لئے ہر نیکی میں زیادتی کا باعث بنا اور موت کو میرے لئے ہر برائی کے مقابلے میں موجب آرام کر۔

(۲۱) اللّٰھم انی اعوذبک ان اضل او اضل او اذل او اذل او اظلم او اظلم او اجھل او یجھل علیَّ۔ (حصن حصین)

اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں دوسرونکو گمراہ کرنے سے اور خود گمراہ ہونے سے دوسرونکو ذلیل کرنے سے اور خود ذلیل کئے جانے سے دوسروں پر ظلم کرنے سے اور خود پر ظلم کئے جانے سے اور دوسرونکو جہالت میں مبتلا کرنے سے اور خود جہالت میں مبتلا کئے جانے سے۔

(۲۲) اللّٰھم اعوذبک ان اظلم او اظلم او اعتدی او یعتدی علیَّ او اکتسب خطیئة او ذنبا لا تغفرہٗ۔ (حصن حصین)

اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں دوسرونکو مضرت پہنچانے سے اور اس مضرت سے جو دوسرے مجھے پہنچائیں اور خود حد و معینہ سے تجاوز کرنے سے اور دوسروں کے حد و معینہ تجاوز کرنے سے یا ایسی خطا کاری سے جس کو تو معاف نہ کرنا چاہے

(۲۳) اللّٰھم اھدنی فیمن ھدیت وعافنی فی من عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی شر ما قضیت فانک تقضی ولا یقضی علیک انہ لا یذل من والیت تبارکت ربنا وتعالیت۔ (حصن حصین)

اے اللہ ہدایت دے مجھے تاکہ ہو جاؤں میں منجملہ انکے جنکو تونے ہدایت دی ہے اور محفوظ رکھ مجھے منجملہ انکے جنکو تونے محفوظ رکھا ہے اور دوست بنا مجھے منجملہ انکے جنکو تونے دوست بنایا ہے اور برکت دے مجھے اسمیں جو تونے عطا فرمایا ہے اور بچا مجھے شر سے اس کے جسکا تونے حکم دیا ہے بیشک تو ہی حکم کا صادر کرنیوالا ہے اور تجھ پر کوئی حکم صادر نہیں کیا جا سکتا بیشک وہ جس کو تو دوست رکھے کبھی ذلیل نہیں ہوتا۔ اے ہمارے پروردگار تو نہایت ہی بڑا ہے اور بزرگ و برتر ہے۔

اتحادِ انسانی

اور

مذہبی رواداری

مذہبی رواداری

سابقہ باب میں جس وحدتِ انسانی کی وضاحت کی گئی ہے اُسی وحدتِ انسانی کے قیام کو تقویت پہنچانے کی غرض سے نبی کریم صلعم نے ہر ایک کو اس امر کی دعوت دی کہ وہ اُس خدائے برتر کے جو کسی خاص قوم و ملت ہی کا نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان اور ہر ذی روح کا خدا ہے صفات اختیار کریں اور اپنی زندگی میں ان کا مظاہرہ کریں۔ اس سلسلہ میں جن خصوصیات کی نشو و نما و تربیت ضروری ہے ان میں مذہبی رواداری کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

قرآن اس امر کی صراحت کرتا ہے کہ توحید باری کا پیام بنی نوع انسان کے ہر طبقے تک پہنچایا گیا ہے۔ بنا بریں وہ ہر ایک سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہر مذہبی کتاب اور ہر پیغمبر کو تسلیم کر لیا جائے اور تنبیہ کرتا ہے کہ ان میں قطعاً کوئی فرق و امتیاز نہ برتا جائے۔ اس لحاظ سے عقیدۂ توحید درحقیقت اقوامِ عالم کے درمیان ایک اتحادی کڑی ہے۔ اس باب کے تحت قرآن و حدیث کے جن منتخبات کو پیش کیا گیا ہے وہ اسی مفہوم کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور ہر ایک کو دعوتِ فکر دیتے ہیں۔ اس موضوع پر فکرِ صحیح بلاشبہ امنِ عالم کی ضامن ہو سکتی ہے۔

اتحادِ انسانی اور مذہبی رواداری

آیات

(۱) قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۡ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝

آل عمران ۔ آیت (۸۳)

آپ کہہ دیجئے کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہمارے پاس بھیجا گیا اور جو کچھ ابراہیم اسماعیل، اسحاق و یعقوب اور اُن کی اولاد کی طرف بھیجا گیا۔ اور اس پر جو کچھ موسیٰ اور عیسیٰ اور دوسرے پیغمبروں کو ان کے پروردگار کی طرف سے دیا گیا ہم ان میں سے کسی ایک میں فرق نہیں کرتے اور ہم اس کے مطیع و فرمانبردار ہیں۔

(۲) اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ النساء آیت (۱۵۰ تا ۱۵۲)

جو لوگ کفر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اس کے رسولوں کے ساتھ اور یوں چاہتے ہیں کہ اللہ کے اور اسکے رسولوں کے درمیان میں فرق رکھیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعضوں پر تو ایمان لاتے ہیں اور بعضوں کے منکر ہیں اور چاہتے ہیں کہ بین بین ایک راہ تجویز کریں ایسے لوگ یقیناً کافر ہیں اور کافروں کیلئے ہم نے اہانت آمیز سزا تیار رکھی ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور اُن میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے اُن لوگوں کو اللہ تعالیٰ ضرور اُن کے ثواب دینگے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑے مغفرت والے ہیں۔ بڑے رحمت والے ہیں۔

(۳) وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۖ
النحل - آیت (۳۶)

اور بلاشبہ ہم نے دنیا کی ہر قوم میں ایک پیغمبر مبعوث کیا جس کی تعلیم یہ تھی کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے اجتناب کرو۔

(۴) وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ ۖ
یونس - آیت (۴۷)

اور ہر قوم کے لئے ایک رسُول ہے۔

(۵) وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ ۝ انبیاء آیت (۲۵)

اور اے پیغمبر ہم نے تم سے پہلے کوئی رسُول دنیا میں نہیں بھیجا مگر اس وحی کے ساتھ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ پس میری عبادت کرو۔

(۶) وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُم مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ
المومن - آیت (۷۸)

ہم نے بلاشبہ کئی رسول تم سے پہلے بھیجے ان میں سے بعض تو وہ ہیں جن کا ہم نے تم سے ذکر کیا اور بعض تو وہ ہیں جن کا ہم نے تم سے ذکر نہیں کیا۔

(۷) وَكَمْ أَرْسَلْنَا مِن نَّبِيٍّ فِي الْأَوَّلِينَ ۝ الزخرف آیت (۶)

اور کتنے نبی ہم نے پہلوں میں مبعوث کئے ہیں۔

(۸) إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ۝
فاطر - آیت (۲۴)

ہم نے تم کو حق و صداقت کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور کوئی قوم ایسی نہیں جس میں (اللہ کی نافرمانی سے) ڈرانے والا نہ گذرا ہو۔

(۹) وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ ۖ فَمَنْ آمَنَ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝
الانعام - آیت (۴۸)

اور پیغمبروں کو ہم صرف اس غرض سے بھیجا کرتے ہیں کہ (نیکوں کو) خوشخبری سنا دیں اور (بدوں کو عذاب سے) ڈرائیں تو جو ایمان لایا اور اس نے اپنی حالت کی اصلاح کر لی تو ایسے لوگوں پر (قیامت کے دن) نہ کسی طرح کا خوف طاری ہوگا اور نہ وہ آزردہ خاطر ہونگے

(۱۰) قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا

(اے پیغمبر! ان سے) کہہ دیجئے کہ اے اہلِ کتاب! آؤ ایک بات پر (متفق ہو جائیں) جو تمہارے ہمارے

نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط

آل عمران۔ آیت (۶۴)

درمیان یکساں ہے یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کا کسی کو شریک ٹھیرائیں اور نہ اللہ کو چھوڑ کر ایک دوسرے کو اپنا رب قرار دیں۔

(۱۱) وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ط

البقرہ۔ آیت (۱۴۸)

اور دیکھو ہر گروہ کے لئے کوئی نہ کوئی سمت ہے (جسکی طرف عبادت کرتے ہوئے) وہ اپنا منہہ کر لیتا ہے (پس اس معاملہ کو اس قدر طول نہ دو) نیکی کی راہ میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کرو (اصلی کام یہی ہے)

(۱۲) لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ط اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ○

الحج۔ آیت (۶۷)

(اے پیغمبر) ہم نے ہر گروہ کے لئے عبادت کا ایک خاص طور طریق ٹھیرا دیا جس پر وہ چلتا ہے۔ پس لوگوں کو چاہئیے کہ تم سے اس معاملہ میں جھگڑا نہ کریں۔ تم لوگوں کو اپنے پروردگار کی طرف دعوت دو۔ یقیناً تم ہدایت کے سیدھے راستہ پر گامزن ہو۔

(۱۳) اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ع اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ج جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

الاحقاف۔ آیت (۱۳، ۱۴)

بے شک وہ لوگ جنھوں نے کہا اللہ ہمارا رب ہے اور پھر اس پر قائم رہے تو نہ ان کو کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے۔ یہی لوگ جنت والے ہیں یہاں وہ ہمیشہ رہیں گے ان اعمال کے صلے میں جو وہ کیا کرتے تھے۔

(۱۴) وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ط تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ط قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

اور یہود اور نصاریٰ نے کہا جنت میں کوئی انسان داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ یہودی اور نصاریٰ نہو۔ (یعنی جبتک یہودیت اور نصرانیت کی گروہ بندیوں میں داخل نہو) یہ ان لوگوں کی (جاہلانہ) اُمنگیں ہیں اے پیغمبر! ان سے کہہ دو اگر تم (اس زعم باطل میں) سچے ہو تو بتلاؤ تمہاری دلیل کیا ہے؟ ہاں (بلا شبہہ نجات کی راہ

البقرہ - آیت (۱۱۱، ۱۱۲)

کھلی ہوئی ہے مگر وہ کسی خاص گروہ بندی کی راہ نہیں ہو سکتی۔ وہ تو ایمان اور عمل کی راہ ہے، جس کسی نے بھی خدا کے آگے سر جھکا دیا اور وہ نیک عمل بھی ہوا تو (خواہ وہ یہودی اور نصرانی ہو، خواہ کوئی ہو) وہ اپنے پروردگار سے اپنا اجر پائے گا اس کے لئے نہ تو کسی طرح کا کھٹکا ہے نہ کسی طرح کی غمگینی۔

(۱۵) اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰی وَالصّٰبِئِیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ج وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ○

بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے (اُس پر اے محمدؐ جو ہم نے تجھ پر نازل کیا) اور وہ جو یہود اور نصاریٰ اور صابیین ہیں ان میں جو شخص اللہ پر اور روزِ قیامت پر ایمان لائے اور نیک کام کرے پس اُن کے لئے پروردگار کے پاس سے صلے ملیں گے اور اُن کیلئے کوئی خوف اور اندیشہ نہیں اور نہ وہ غمگین ہونگے۔

البقرہ - آیت (۶۲)

(۱۶) مَنْ كَفَرَ فَعَلَیْهِ كُفْرُهٗ ج وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ یَمْهَدُوْنَ ○

جو شخص کفر کر رہا ہے تو اس پر اس کا کفر پڑیگا اور جو نیک عمل کر رہا ہے تو یہ لوگ اپنے لئے سامان کر رہے ہیں۔

الروم - آیت (۴۴)

(۱۷) لَیْسُوْا سَوَآءً ط مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ یَّتْلُوْنَ اٰیٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّیْلِ وَهُمْ یَسْجُدُوْنَ ○ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ ط وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ○ وَمَا یَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ یُّكْفَرُوْهُ ط وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالْمُتَّقِیْنَ ○

یہ بات نہیں ہے کہ سب ایک ہی طرح کے ہوں ان ہی اہل کتاب میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ حق دین پر قائم ہیں۔ وہ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر اللہ کے کلام کی تلاوت کرتے ہیں اور اُنکے سر اسکے سامنے جھکے ہوئے ہوتے ہیں اور وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں نیکی کا حکم دیتے ہیں۔ برائی سے روکتے ہیں۔ نیکی کی راہوں میں تیز گام ہیں اور بلاشبہ یہی لوگ ہیں جو نیک انسانوں میں سے ہیں اور (یاد رکھو یہ لوگ) جو کچھ بھی نیکی کرتے ہیں تو ہرگز ایسا نہ ہوگا کہ اسکی قدر نہ کی جائے اور

آل عمران - آیت (۱۱۲ تا ۱۱۴)

اللہ جانتا ہے کہ (کس گروہ میں) کون پرہیزگار ہے۔

(۱۸) وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○

جو لوگ اپنے پروردگار سے صبح و شام مناجات کیا کرتے ہیں اور اُسی کی ذات کے طالب ہیں انھیں تم اپنے پاس سے دور نہ کرو نہ تو تم پر ان کا کچھ محاسبہ ہے اور نہ تمھارا کچھ محاسبہ ان پر ہے پس اگر تم ان کو اپنے پاس سے دور کردو گے تو تم ظالموں سے ہو جاؤگے۔

الانعام - آیت (۵۲)

(۱۹) وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ

اگر کوئی مشرک تجھ سے پناہ چاہے تو اس کو پناہ دے تا آنکہ سُن لے وہ اللہ کے کلام کو، پھر پہنچا دو اُس کو اس کے امن کی جگہ۔

التوبہ - آیت - (۶)

(۲۰) لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ○

خدائے تعالیٰ ان لوگوں سے جو دین کے بارے میں تم سے نہیں لڑتے ہیں اور تمھارے گھروں سے تمھیں نہیں نکالا۔ ان کے ساتھ بھلائی کرنے اور انصاف برتنے سے منع نہیں کرتا اور خدا انصاف کرنے والوں کو چاہتا ہے۔

الممتحنہ - آیت (۸)

(۲۱) اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۟ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○ فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ

بلاشبہہ دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اسلام ہی ہے (یعنی فرمانبرداری و اطاعت کا نام ہے) اور اہل کتاب نے جو اختلاف کیا تو ایسی حالت کے بعد کہ ان کو دلیل پہنچ چکی تھی محض ایک دوسرے سے بڑھنے کی وجہ سے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام سے انکار کرے گا بلاشبہہ اللہ تعالیٰ بہت جلد اس کا حساب لینے والا ہے پھر بھی اگر یہ لوگ آپ سے حجتیں نکالیں تو آپ فرما دیجئے کہ میں اپنا رخ خاص اللہ کی طرف کر چکا ہوں اور

فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۧ

آل عمران ۔ آیت (۱۸، ۱۹)

جو میرے پیرو تھے وہ بھی اور کہدیجئے اہل کتاب اور اُمیوں (مشرکین عرب) کہ کیا تم اسلام لاتے ہو پس اگر وہ لوگ اسلام لے آئیں تو وہ بھی راہ پر آجائینگے اور اگر وہ لوگ روگردانی کریں تو آپ کے ذمہ صرف پہنچا دینا ہے اور اللہ خود بندوں کو دیکھ لیں گے

(۲۲) اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۧ

الزمر ۔ آیت (۴۱)

ہم نے آپ پر یہ کتاب لوگوں کے لئے اُتاری ہے جو حق کو لئے ہوئے ہے ۔ سو جو شخص راہ راست پر آویگا تو اپنے نفع کے واسطے اور جو شخص بے راہ رہے گا تو اس کا بے راہ ہونا اسی پر پڑے گا اور آپ اُن پر مسلّط نہیں کئے گئے ۔

(۲۳) وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۚ

الکھف ۔ آیت (۲۹)

(اے محمدؐ) کہدو کہ یہ سچائی تمہارے پروردگار کی جانب سے ہے ۔ اب جو چاہے مانے اور جو چاہے نہ مانے ۔

(۲۴) لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ ۚ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ

البقرہ ۔ آیت (۲۵۶)

دین کے بارے میں کسی طرح کا جبر نہیں ۔ ہدایت کی راہ گمراہی سے الگ اور نمایاں ہو گئی ہے (اور اب دونوں راہیں لوگوں کے سامنے ہیں جسے چاہے اختیار کرے) ۔

(۲۵) اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَمَا تَوْفِيْقِىْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝

ہود ۔ آیت (۸۸)

میں تو اصلاح چاہتا ہوں ۔ جہاں تک میرے امکان میں ہے اور میری توفیق اللہ کی جانب سے ہے ۔ میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں ۔

(۲۶) فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا

پس (اے محمدؐ) اُن کو اسی طرف بلاتے رہو ۔ جس طرح تم کو حکم ہوا ہے اور اسی پر قائم رہو اور ان کے طریقوں کی اتباع نہ کرو اور کہدو کہ اللہ نے جو بھی کتاب نازل فرمائی میں اُس پر ایمان رکھتا ہوں اور مجھے

وَرَبُّكُمْ ۖ لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۖ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ۖ اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ۝

الشوریٰ۔ آیت۔ (۱۵)

حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں۔ اور اللہ ہی ہمارا اور تمہارا رب ہے۔ ہمارے لئے ہمارے اعمال اور تمہارے لئے تمہارے اعمال (کا صلہ ملیگا) ہمارے اور تمھارے درمیان کوئی تکرار نہیں ہے۔ اللہ ہم سب کو جمع کریگا اور ہم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(۲۷) وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ ۚ

الاعراف۔ آیت۔ (۱۸۰)

اور اللہ کے لئے اچھے اچھے نام ہیں۔ پس اس کو انھیں ناموں سے پکارو (جن لوگوں کا شیوہ یہ ہے کہ) اسکے ناموں میں کج اندیشیاں کرتے ہیں۔ انھیں ان کے حال پر چھوڑ دو۔

(۲۸) وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ع

العنکبوت آیت (۶۹)

اور جو لوگ ہم تک پہنچنے کے لئے کوشش کریں گے تو ہم بھی ضرور اُن پر اپنی راہیں کھول دینگے اور بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(۲۹) وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ۔

الانعام آیت (۱۰۹)

اور ان لوگوں کو گالی نہ دو جو غیر اللہ کو پکارتے ہیں۔

احادیث

(۱) عن ابی ھریرۃ (رض) عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم نعی النجاشی فی یوم الذی مات فیہ خرج الی المصلیٰ فصف بھم وکبر اربعاء

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی موت کی خبر سُنی۔ جس دن کہ وہ مرا۔ پھر آپ عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے اور لوگوں کو صف بستہ کرکے

(بخاری کتاب الجنائز) چار تکبیریں کہیں (یعنی نماز جنازہ ادا کی)

(۲) عن محمد بن جعفر بن الزبیر قال لما قدم وفد (نجران) علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخلوا علیہ مسجدہ بعد العصر فحانت صلاتہم فقاموا یصلون فی مسجدہ فاراد الناس منعہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوہم فاستقبلوا المشرق۔

(زاد المعاد فی ھدی خیر العباد)

محمد بن جعفر بن زبیر سے روایت ہے کہ نصاریٰ کا وفد نجران سے (مدینہ) بوقت عصر حاضر آیا تو آپ نے اوسکی جہانداری کی مسجد نبوی میں جگہ دی۔ بلکہ ان کو اپنے طریقہ پر مسجد میں نماز پڑھنے کی بھی اجازت دیدی اور جب عام مسلمانوں نے اُن کو عبادت سے روکنا چاہا تو آپ نے منع فرمایا۔ پھر تو وہ لوگ مشرق کی طرف منہ کر کے عبادت کرنے لگے۔

(۳) عن جابر بن عبد اللہؓ قال مرّ بنا جنازۃ فقام لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقمنا بہ فقلنا یا رسول اللہ انہا جنازۃ یہودی قال اذا رأیتم الجنازۃ فقوموا۔

(بخاری کتاب الجنائز)

حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں ہمارے سامنے سے ایک جنازہ گذرا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ہم لوگ بھی کھڑے ہو گئے۔ پھر ہم لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ تو ایک یہودی کا جنازہ تھا آپ نے فرمایا جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو (خواہ وہ مسلمان کا ہو یا کافر کا)

حصّہ دوم

رِزْقًا لِّلْعِبَادِ

رزق خود قدرت فراہم کرتی ہے

رِزْقاً لِّلعِبَادِ

اگر انسان کو زندگی میں اپنے وظائف کی تکمیل کرنی ہے اور اُن مقاصد کو حاصل کرنا ہے جن کی تشریح گذشتہ حصۂ کتاب میں کی گئی تو یہ ضروری ہے کہ اس کے لئے رزق یا روزی کے اسباب مہیا کئے جائیں۔ اس خصوص میں قرآن کریم کا بیان ہے کہ ہر شخص بلکہ ہر مخلوق کے رزق کا فراہم کرنا خدا کے ذمہ ہے۔ قرآن بتلاتا ہے کہ زمین پر، سمندر میں، ہوا میں خدانے انسان کیلئے اور ہر زندہ ہستی کے لئے رزق کے وافر اسباب مہیا کر رکھے ہیں۔ اور اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ زمین اور آسمان کی ہر شئے انسان کے فائدہ اور تمتع کیلئے بنائی گئی ہے۔ اس حصے کا پہلا باب اس موضوع سے بحث کرتا ہے۔

لیکن قرآن یہ بھی بتلاتا ہے کہ یہ انسان کا کام ہے کہ وہ اس رزق کے حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ باب دوم میں انسان کی سعی و کوشش یا بالفاظ قرآنؐ "کسب" سے بحث کیگئی ہے۔ کسی قسم کی سعی یا کسب سے انسان کو روکا نہیں گیا بشرطیکہ یہ سعی یا جہد خود اس کے ذاتی فلاح یا دوسروں کے فلاح و بہبود کے معارض نہ ہو۔

لیکن یہ صاف طور پر بتلایا گیا ہے کہ اندھی کوشش فضول ہے۔ اگر سعی و کوشش سے کوئی نتیجہ حاصل کرنا ہے تو اس کو با مقصد ہونا چاہئے بالفاظ دیگر قرآن حصول علم پر زور دیتا ہے تاکہ انسان زمین کے ان خزانوں سے تمتع کر سکے جو اس کے لئے خدانے زمین میں رکھے ہیں۔

ہماری کتاب کے اس حصّہ میں جو مواد فراہم کیا گیا ہے وہ بحیثیت مجموعی اس موضوع سے بحث کرتا ہے جس کو معاشیات کی اصطلاح میں "پیدا وار دولت" سے تعبیر کیا جاتا ہے دوسرے حصّے میں قرآن کریم اور احادیث نبوی سے وہ مواد فراہم کیا جائے گا جو "تقسیم دولت" سے متعلق ہوگا۔ واللہ الموفق

رزق خود قدرت فراہم کرتی ہے

آیات

(۱) اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ

الروم ۔ آیت (۴۰)

اللہ ہی وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا۔ پھر تم کو رزق دیا۔

(۲) وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝

ہود ۔ آیت (۶)

اور زمین میں چلنے والا کوئی جانور نہیں ہے جسکی روزی کا انتظام اللہ پر نہ ہو اور وہ جانتا ہے کہ اس کا ٹھکانا کہاں ہے اور وہ جگہ کہاں ہے جہاں وہ (بالآخر اس کا وجود) سونپ دیا جائے گا۔ یہ سب کچھ کھلی کتاب میں مندرج ہے۔

(۳) اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ ۝

الذّٰریٰت ۔ آیت (۵۸)

بے شک اللہ ہی تو رزق دینے والا اور مضبوط قوت والا ہے۔

(۴) وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِیَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِیْرًا ۝

بنی اسرائیل ۔ آیت (۳۱)

اور تم اپنی اولاد کو افلاس کے ڈر سے قتل مت کرو ہم ہی ان کو رزق دیتے ہیں اور تم کو بھی۔ اُن کو مار ڈالنا بڑی خطا ہے۔

(۵) نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَهُمْ مَّعِیْشَتَهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا۔

الزخرف ۔ آیت (۳۲)

اُن کی دنیاوی زندگی میں ہم نے اُن کی روزی تقسیم کی۔

(۶) وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۝ ع

اور جو چیز تم نے اوس سے مانگی اوس نے ہر چیز تم کو عطا فرمائی۔ اگر تم اللہ کی نعمتیں گننا چاہو تو (وہ اتنی ہیں کہ) کبھی تم ان کا شمار نہ کر سکو گے۔

ابراہیم - آیت (۳۴) حقیقت یہ ہے کہ انسان بڑا نا انصاف اور ناشکرا ہے۔

رزق جو زمین میں فراہم کیا گیا

(۷) هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا۔ — اُس نے تم کو زمین سے پیدا کیا اور اُس نے تم کو اُسی میں (زمین میں) آباد کیا۔

ہود - آیت (۶۱)

(۸) وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ○ — اور تمھارے لئے ایک وقت تک زمین میں ٹھکانا ہے اور پونجی (معاش)۔

البقرہ - آیت (۳۶)

(۹) وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ط — اور بے شک ہم ہی نے تم کو زمین پر رہنے کی جگہ دی اور اُسی میں تمھارے لئے سامان معیشت پیدا کئے۔

الاعراف - آیت (۱۰)

(۱۰) وَقَدَّرَ فِيْهَا اَقْوَاتَهَا۔ — اور اس (زمین) میں اسکی غذائیں مقرر کردیں۔

حٰم السجدہ آیت (۱۰)

(۱۱) هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ق۔ — اور وہی تو ہے جس نے تمھارے لئے پیدا کیا وہ سب کچھ جو زمین میں ہے۔

البقرہ - آیت (۲۹)

(۱۲) وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ○ — اور ہم نے تمھارے لئے اور اُن کے لئے جن کو تم روزی نہیں دیتے اس میں (زمین میں) معیشت کے سامان پیدا کر دیئے ہیں۔

الحجر - آیت (۲۰)

آسمان اور زمین کی ہر شئے کو انسان کیلئے مسخّر کیا

(۱۳) اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ — کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے (تمام

مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ؕ

چیزوں کو) جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہیں تمھارے لئے مسخر کر دیا ہے (تمھارے کام میں لگا دیا ہے) اور اُس نے تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کر دی ہیں۔

لقمان ۔آیت (۲۰)

(۱۴) اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۪ وَّتَصْرِيفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝

بلاشبہ آسمان اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات دن کے ایک کے بعد ایک آتے رہنے میں اور جہاز میں جو انسان کی کار براریوں کے لئے سمندر میں چلتا ہے اور برسات میں جسے اللہ آسمان سے برساتا ہے اور اُس سے زمین مرنے کے بعد پھر جی اُٹھتی ہے (اور اس بات میں کہ) ہر قسم کے جانور زمین (کے پھیلاؤ) میں پھیلے ہوئے ہیں اور ہواؤں کے (مختلف رخ) پھیرنے میں اور بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان بندھے ہوئے ہیں۔ ان لوگوں کیلئے جو عقل رکھنے والے ہیں (اللہ کی ہستی و یگانگی اور اسکے قوانین رحمت کی بڑی) نشانیاں ہیں۔

البقرہ ۔آیت (۱۶۴)

(۱۵) وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۝

اور ہم نے بنی آدم کو عزت دی اور انکو خشکی اور دریا میں سوار کیا اور انکو پاکیزہ اور ستھری چیزوں سے روزی عطا کی اور ہم نے انکو بہت سی مخلوقات پر بڑی فضیلت دی۔

بنی اسرائیل ۔آیت (۷۰)

(۱۶) اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۙ

کیا اُن لوگوں نے اپنے اوپر کی طرف آسمان کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو کیسا بنایا اور اس کو آراستہ کیا اور اس میں کوئی رخنہ تک نہیں اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس میں پہاڑوں کو جما دیا اور اس میں ہر قسم کی خوشنما چیزیں اُگائیں جو ذریعہ ہے

تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۝ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ

بینائی اور دانائی کا ہر رجوع ہونے والے بندے کے لئے اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی برسایا پھر اس سے بہت سے باغ اگائے اور کھیتی کا غلہ اور لمبے لمبے کھجور کے درخت جنکے گچھے خوب گندھے ہوئے ہوتے ہیں۔ بندوں کے رزق دینے کیلئے۔

ق ۔ آیت ۔ (۶ تا ۱۱)

ذرائع جو زمین میں فراہم کئے گئے ہیں

نباتات

(۱۷) وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيْجٍ ۝ الحج ۔ آیت (۵)

اور تو زمین کو دیکھتا ہے کہ خشک ہے۔ پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ تازہ ہوتی ہے ابھرتی ہے اور پھولتی ہے اور ہر قسم کی خوشنما نباتات (چیزیں) اگاتی ہے۔

(۱۸) وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ

حٰم السجدہ ۔ آیت (۳۹)

اور منجملہ اس کی نشانیوں کے ایک یہ ہے کہ تو زمین کو دیکھتا ہے کہ دبی ہوئی ہے۔ پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ ابھرتی (تازہ ہوتی) ہے اور پھولتی ہے۔

(۱۹) اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ۝

الواقعہ ۔ آیت (۶۳، ۶۴)

کیا تم نے کبھی یہ بھی سوچا ہے کہ تم جو کچھ بوتے ہو۔ اسکو تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں۔

(۲۰) وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ۝ كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ

اور آسمان سے پانی برسایا، پھر ہم نے اس سے مختلف اقسام کے نباتات پیدا کئے کہ تم خود بھی کھاؤ اور اپنے چوپایوں کو بھی چراؤ۔

طٰهٰ ۔ آیت (۵۳، ۵۴)

اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰهَا ۝ وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا ۝ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝ (۲۱)

النّٰزعٰت ۔ آیت (۳۱ ۔ ۳۲ ۔ ۳۳)

اور اس نے (اللہ نے) اس میں سے (زمین سے) اس کا پانی اور چارہ نکالا اور پہاڑوں کو قائم کر دیا۔ تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے فائدہ پہنچانے کے لیئے۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ (۲۲)

الانعام ۔ آیت (۱۴۲)

اور اللہ تو وہی ہے جس نے باغات پیدا کئے جو ٹٹیوں پر چڑھائے جاتے ہیں۔ اور ٹٹیوں پر نہیں چڑھائے جاتے اور کھجور کے درخت اور کھیتی جن کے پھل مختلف ہوتے ہیں اور زیتون اور انار جو باہم ایک دوسرے کے مشابہ بھی ہوتے ہیں اور غیر مشابہ بھی۔ انکے پھل کھاؤ جب یہ پھل لائیں۔

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۝ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۝ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۝ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۝ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۝ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۝ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۝ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۝ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝ (۲۳)

عبس ۔ آیت (۲۴ تا ۳۲)

تو انسان کو چاہیئے کہ اپنے کھانے کی طرف نظر کرے۔ بے شک ہم ہی نے اوپر سے گرتا ہوا پانی برسایا پھر ہم ہی نے زمین کو چیرا پھاڑا۔ پھر ہم ہی نے اس میں اناج اگایا اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجور اور گھنے باغ اور میوے اور چارہ پیدا کیا۔ تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے فائدہ کے لئے۔

معدنیات

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ (۲۴)

آل عمران ۔ آیت (۱۳)

لوگوں کو انکی مرغوب اور بہت پسندیدہ چیزیں یعنی عورتیں اور بیٹے اور سونے اور چاندی کے بڑے بڑے ڈھیر اور نشان لگے ہوئے گھوڑے اور مویشی اور کھیتی بہت خوشنما معلوم ہوتی ہیں۔

وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ؕ (۲۵)

السبا ۔ آیت (۱۲)

ہم نے ان کیلئے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ رواں کر دیا۔

(۲۶) وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ۔
الحدید۔ آیت (۲۵)

اور ہم نے لوہا پیدا کیا جس میں شدید ہیبت (خطرہ) بھی ہے اور لوگوں کے لئے بہت فائدے بھی ہیں۔

(۲۷) اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ۔ السّبا۔ آیت (۱۱)

کہ تو (لوہے کی) پوری زرہیں بنا اور اندازے سے اُس کی کڑیاں جوڑ۔

حیوانات۔

(۲۸) خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ط تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ط اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ط وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝
النحل۔ آیت (۳ تا ۸)

اُس نے آسمان اور زمین کا یہ تمام کارخانہ تدبیر و مصلحت سے پیدا کیا ہے (بیکار نہیں بنایا) اُسکی ذات اس بات سے (پاک) بلند ہے جو یہ لوگ شرک کر رہے ہیں۔ اس نے انسان کو نطفہ (کے ایک قطرہ) سے پیدا کیا۔ پھر دیکھو وہ کھلم کھلا جھگڑا کرنے والا ہو گیا اور دیکھو اس نے چارپائے پیدا کئے اُن میں (یعنی اُنکی کھال اور اُون میں) تمہارے لئے گرم کرنے والی پوشش ہے نیز طرح طرح کے فائدے اور انہی میں ایسے جانور بھی ہیں جن کا تم گوشت کھاتے ہو اور دیکھو (انہیں کس طرح پیدا کیا کہ) اُن میں تمہاری نگاہوں کیلئے خوشنمائی پیدا ہو گئی ہے۔ جب تم شام کے وقت انھیں (میدانوں سے چرا کر) واپس لاتے ہو اور جب صبح کو (میدانوں میں) چھوڑ دیتے ہو (تو اس وقت اُن کا منظر کیسا خوشنما ہوتا ہے) اور (پھر دیکھو) یہی جانور ہیں جو بوجھ اُٹھا کر ایسے (دور دراز) شہروں تک لیجاتے ہیں کہ تم وہاں تک نہیں پہنچ سکتے تھے۔ مگر بڑی ہی جانکاہی کے ساتھ۔ بلاشبہ تمہارا پروردگار بڑا ہی شفقت رکھنے والا بڑا ہی رحمت رکھنے والا ہے

اور دیکھو گھوڑے، خچر، گدھے۔ پیدا کر دیئے ہیں کہ تم اُن سے سواری کا کام لو اور ویسے اُن میں خوشنمائی اور رونق بھی ہے وہ اور بہت سی چیزیں بھی پیدا کرتا ہے جن کی تمھیں خبر نہیں۔

(۲۹) اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَیْدِیْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ○ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا یَاْكُلُوْنَ ○ وَلَهُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ ○

یٰسٓ۔ آیت۔ (۷۱ تا ۷۳)

کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنی ہوئی چیزوں میں سے اُن کے لئے چوپائے پیدا کئے اور یہ اُن کے مالک ہیں اور ہم نے اُن (چوپایوں) کو ان کا تابع بنا دیا اور ان میں سے بعض تو انکی سواریاں ہیں اور بعض کو وہ کھاتے ہیں اور ان میں ان کیلئے اور بہت سے فائدے اور پینے کی چیزیں ہیں تو کیا یہ لوگ پھر بھی شکر نہیں کرتے۔

(۳۰) وَاِنَّ لَكُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِیْكُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ كَثِیْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ○ وَعَلَیْهَا وَعَلَی الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ○

المؤمنون۔ آیت (۲۱، ۲۲)

اور تمھارے لئے چوپایوں میں بھی غور کرنے کا موقع ہے ہم تم کو اُن کے پیٹوں میں کی چیزیں (دودھ) پلاتے ہیں اور تمھارے لئے ان میں اور بہت سے فائدے ہیں اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے بھی ہو اور ان پر اور کشتیوں پر تم سوار بھی ہوتے ہو۔

(۳۱) اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ○ وَلَكُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَیْهَا حَاجَةً فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَیْهَا وَعَلَی الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ○

المومن۔ آیت (۷۹، ۸۰)

اللہ ہی تو ہے جس نے تمہارے لئے چوپائے بنائے تاکہ تم ان میں سے بعض پر سوار ہو اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے بھی ہو اور تمھارے لئے اُن میں اور بہت سے فائدے ہیں اور تاکہ تم اُن پر سوار ہو کر اپنے مطلب (اپنی حاجت) تک پہنچو۔ جو تمھارے دلوں میں ہے اور تم اُن پر اور کشتیوں پر سوار ہوتے ہو۔

رزق کے ذرائع جو سمندروں میں فراہم کئے گئے ہیں

(۳۲) اَللّٰهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيهِ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ج الجاثیہ۔ آیت (۱۲)	اللہ ہی تو ہے جس نے تمہارے لئے دریا کو مسخر کر دیا تاکہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اس کے فضل سے (روزی) تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو۔
(۳۳) وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ۔ البقرہ۔ آیت (۱۶۴)	اور کشتیوں جو سمندر میں چلتی ہے لوگوں کے لئے فائدہ رساں ہے۔
(۳۴) يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ج الرحمان آیت (۲۱)	ان دونوں (دریاؤں) سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں۔
(۳۵) وَمِنْ آيَاتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ط الشوریٰ آیت (۳۲)	اور اسکی نشانیوں میں جہاز (بھی) ہیں جو سمندر میں پہاڑوں کی مثل بلند ہیں۔
(۳۶) وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ○ النحل۔ آیت (۱۴)	تمہارے لئے سمندر کو مسخر کر دیا تاکہ اس سے تازہ بتازہ گوشت کھاؤ اور اس سے موتیوں وغیرہ کا گہنا نکالتے ہو جسے تم پہنتے ہو اور تو دیکھتا ہے کہ کشتیاں اس میں (دریا میں) پانی کو چیرتے ہوئے چلی جاتی ہیں تاکہ تم اس کے فضل (روزی) کو تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو۔
(۳۷) رَبُّكُمُ الَّذِي يُزْجِي لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ ط إِنَّهُ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ○ بنی اسرائیل آیت (۶۶)	تمہارا رب وہ ہے جو تمہارے لئے دریا میں کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم اس کے فضل (روزی) کو تلاش کرو۔ بیشک وہ تم پر بہت مہربان ہے۔

کسب

کسب کی ترغیب

کسب

یہ بتلایا جا چکا ہے کہ قرآن کریم کی رو سے یہ خالق کی ذمہ داری ہے کہ ہر مخلوق کا رزق فراہم کرے اور یہ رزق وافر مقدار میں زمین پر، پانی میں، ہواؤں میں فراہم کر دیا گیا ہے اور یہ انسان کا کام ہے کہ وہ اپنی صلاحیتوں سے کام لیکر ان اسباب رزق کو حاصل کرنے کی سعی کرے اور حصول کے بعد ان کو مناسب طریقہ پر استعمال کرے۔ قرآن حکیم اور خود رسول کریم صلعم کی زندگی صاف طور پر یہ بتلاتی ہے کہ اس سلسلہ میں کوئی سعی، کوئی جہد بھی انسان کی شان کے خلاف نہیں قرار دیجا سکتی بشرطیکہ وہ اسکی شخصی فلاح اور اسکے ہم جنسوں اور دوسری مخلوقات کی فلاح و بہبود کے معارض نہو اور بالآخر رضائے حق کے مطابق ہو، لہذا انسان کو کسی کام سے روکا نہیں گیا ہے سوائے اس کام کے جو معاشرہ کی فلاح کے خلاف ہو۔ رضائے حق کے مطابق نہو عمل میں اور نتیجہ کے طور پر یہی حلال و حرام کی تمیز کی بنیاد ہے۔ قرآن ایسے پیغمبروں کی مثالیں بھی پیش کرتا ہے جنہوں نے اپنی روزی کمانے کیلئے چرواہے کا پیشہ تک اختیار کیا۔ پیغمبر اسلام نے بھی چرواہے کا کام کیا اور ایک یہودی کی مزدوری کی ہے، وہ اپنے جوتوں کو خود درست کرلیا کرتے اور اپنے کپڑے خود سی لیتے تھے۔ جو چیز فطرت انسانی کی عظمت و شان کی منافی ہے وہ یہ کہ باوجود کمانے کے قابل ہونے کے انسان کسی کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلائے! عز المومن استغنائیہ عن الناس! ہر قسم کے سوال کو حقارت کی نظر سے دیکھا گیا ہے السوال ذل ولو کان من الابوین! قرآن و احادیث کے جو اقتباسات یہاں دیئے گئے ہیں وہ اسی موضوع پر ایک سیر حاصل بحث ہے اور اس کا مطالعہ کافی غور و خوض سے دنیا کے ہر گوشہ میں ہر اس شخص کو کرنا چاہیئے جو کاہلی اور کسل کے مرض میں مبتلا ہے اور اسکے نتیجہ کے طور پر فقر و قلاشی کا شکار ہے! ہر خوددار شخص کو فقر و قلاشی مبغوض ہونی چاہیئے، وہ نفس کو ذلیل کرتی ہے اور بعض دفعہ کفر کا مقدمہ ہوتی ہے (کاد الفقر ان یکون کفراً) ہر مقدس شئے، بلکہ خود خدائے تعالیٰ کے خلاف بغاوت پر آمادہ کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسب پر اس قدر زور دیا ہے اور کاسب کو حبیب اللہ قرار دیا ہے اور ایک دفعہ اُس مزدور کے داغ دار ہاتھ چومے ہیں جو اپنی روزی کے لئے کان میں کام کیا کرتا تھا اور فرمایا کہ یہ ہاتھ جنّت میں جانے کے قابل ہیں! اس سلسلہ میں معقول بات صرف اتنی نظر آتی ہے کہ ہر شخص کو اس پیشہ کا علم پہلے ہی سے حاصل کرلینا چاہیئے جسکو وہ اختیار کرنا چاہتا ہے اور جس میں وہ کامیاب ہونا چاہتا ہے خواہ وہ عالمانہ پیشہ ہو یا محض کوئی حرفہ یا دستکاری۔

کسب کی ترغیب

آیات

(۱) وَابْتِغَآؤُکُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ ۔ — اور تم اُسکی عطاکردہ روزی کی تلاش کرو۔

الروم ۔ آیت (۲۴)

(۲) وَجَعَلْنَا النَّہَارَ مَعَاشًا — اور ہم نے دن کو معاش کا وقت بنایا۔

النبأ ۔ آیت (۱۱)

(۳) فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ ۔ — خدا کے فضل (رزق) کی تلاش کیلئے زمین میں پھیل جاؤ۔

الجمعہ ۔ آیت (۱۰)

(۴) وَاٰخَرُوْنَ یَضْرِبُوْنَ فِی الْاَرْضِ یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ — اور بعض وہ لوگ ہیں جو پھرتے ہیں ملک میں اللہ کے فضل (روزی) کی تلاش میں۔

المزمل ۔ آیت (۲۰)

(۵) اِنَّ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَا یَمْلِکُوْنَ لَکُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰہِ الرِّزْقَ ۔ — جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو وہ تمھاری روزی کے مالک نہیں ہیں۔ سو تم تلاش کرو اللہ کے پاس سے رزق۔

العنکبوت آیت (۱۷)

(۶) وَجَعَلْنَا الَّیْلَ وَالنَّہَارَ اٰیَتَیْنِ فَمَحَوْنَآ اٰیَۃَ الَّیْلِ وَجَعَلْنَآ اٰیَۃَ النَّہَارِ مُبْصِرَۃً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ ؕ وَکُلَّ شَیْءٍ فَصَّلْنٰہُ تَفْصِیْلًا ○ — اور دیکھو ہم نے رات اور دن کو ایسا بنایا کہ (ہماری قدرت وحکمت کی) دو نشانیاں ہوگئیں۔ سو رات کی نشانی دھیمی کردی (کہ راحت وسکون کا وقت بن جائے) اور دن کی نشانی روشن کردی کہ (اُس کے اُجالے میں) اپنے پروردگار کا فضل ڈھونڈو (یعنی معیشت کا سروسامان مہیا کرو)

بنی اسرائیل ۔ آیت (۱۲)

نیز (رات دن کے اختلاف سے) برسوں کی گنتی اور حساب بھی معلوم کرو۔ ہم نے (قرآن میں) ہر چیز کا بیان کھول کھول کر الگ الگ واضح کر دیا ہے۔

(۷) يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّن رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ط المائدہ۔ آیت (۲)

وہ اپنے پروردگار کا فضل اور اس کی خوشنودی ڈھونڈتے ہیں۔

(۸) لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا ط وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ط النساء۔ آیت (۳۲)

مردوں کے لئے ان کی کمائی کے موافق حصہ ہے اور عورتوں کیلئے اُن کی کمائی کے موافق حصہ ہے۔

(۹) وَلَا تَنسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا القصص۔ آیت (۷۷)

اور تمہارا دنیا میں جو حصہ ہے اسکو نہ بھول جاؤ

(۱۰) وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ النجم آیت (۳۹)

(انسان کو معاوضہ مقدار محنت ملتا ہے) اور یہ کہ انسان کو صرف اپنی کمائی ملے گی۔

احادیث

(۱) ان اللہ یحب ان یری العبد محترفا۔ (طبرانی بحوالہ کنوز الحقایق)

اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو کوئی پیشہ کرتے ہوئے دیکھنا پسند کرتا ہے۔

(۲) من جد وجد و لکل مجتہد نصیب الصحۃ تمنع الرزق۔ (المدینۃ والاسلام)

جو شخص کوشش کرے گا اسکو (اس کی کوشش کا) پھل ملے گا اور ہر کوشش کرنیوالے کو کچھ نہ کچھ ملتا ہی ہے۔

(۳) ان اللہ یعطی العبد علی قدر همتہ و نهمتہ۔ (المدینۃ والاسلام۔ فرید وجدی)

اللہ تعالیٰ بندہ کو (ہر چیز) اسکی ہمت وطلب کے مطابق عطا فرماتے ہیں۔

(۴) اعملوا فکل میسر لما خلق له

(بخاری مسلم بحوالہ کنوز الحقایق)

عمل کرو۔ ہر شخص کے لئے وہ کام آسان ہے جسکی وہ صلاحیت رکھتا ہو۔

(۵) اسعوا فان الله کتب علیکم السعی۔ (مسند امام احمد۔ کنوز الحقایق)

کوشش کرو کیوں کہ اللہ نے تم پر کوشش کرنی فرض کی ہے۔

(۶) عن ابی حمید الساعدی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اجملوا فی طلب الدنیا فان کلاً میسر لما خلق له

ابن ماجہ۔ باب الاقتصاد فی طلب المعیشة)

ابی حمید ساعدیؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کی طلب اپنی صلاحیت کے مطابق کرو۔ اس لئے کہ جس لئے آدمی پیدا کیا گیا ہے وہ ضرور اس کو ملے گا۔

(۷) عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم من اصاب من شیٔ فلیلزمه۔

ابن ماجہ۔ باب اذا قسم للرجل رزق من وجه فلیلزمه

انس بن مالکؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی ذریعہ رزق کا پاوے تو اسکو تھامے رہے

(۸) عن نافع قال کنت اجهز الی الشام والی مصر فجهزت الی العراق فاتیت عائشة ام المومنین فقلت لها یا ام المومنین کنت اجهز الی الشام فجهزت الی العراق فقالت لا تفعل مالک ولمتجرك فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا سبب الله لاحدکم رزقا من وجه فلا یدعه حتے یتغیر له او یتنکر له۔

ابن ماجہ۔ باب اذا قسم للرجل رزق من وجه فلیلزمه

نافعؓ سے روایت ہے کہ میں اپنے گماشتوں کو شام اور مصر کی طرف (تجارت) کے لئے روانہ کیا کرتا تھا۔ پھر میں نے عراق کی طرف روانہ کیا بعد اس کے میں ام المومنین عائشہ صدیقہ کے پاس آیا اور میں نے ان سے کہا ہمیشہ میں شام کی طرف روانہ کرتا تھا اب عراق کی طرف بھیجتا ہوں انھوں نے کہا ایسا مت کر تو اپنی معمولی تجارت کیوں نہیں کرتا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جب اللہ جل جلالہ تم میں سے کسی کے لئے رزق کا ایک سبب کر دیوے ایک شکل سے تو اس کو چھوڑے نہیں یہاں تک کہ وہ شکل بدل جائے یا بگڑ جائے۔

(٩) من عقل الرجل الصلاح معیشتہ (کنوزالحقایق)
یہ بھی انسان کی عقلمندی ہے کہ وہ اپنی معاش کی اصلاح کرتا رہے۔

(١٠) (ابن عمرؓ) رفعہ ان اللہ یحب المومن المتحرف (کبیراوسط بضعف)
ابن عمرؓ سے مروی ہے بیشک اللہ ہنرمند مومن کو دوست رکھتا ہے۔

(١١) قال رسول اللہؐ اذا صلیتم الفجر فلاتنوموا عن طلب ارزاقکم (کنزالعمال جلد ۳)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم فجر کی نماز پڑھ لو تو اپنی روزی کی تلاش سے غافل ہوکر سوتے نہ رہو۔

(١٢) اعمل لدنیاك کانك تعیش ابداً واعمل لاٰخرتك کانك تموت غداً۔ (المدینتہ والاسلام)
دنیا کے کاموں میں ایسی کوشش کرو گویا تم ہمیشہ زندہ رہوگے۔ اور آخرت کے لئے اسطرح عمل کرو گویا کہ تم کل ہی مرجاؤ گے۔

(١٣) اصلحوا دنیاکم واعملوا لاٰخرتکم کانکم تموتون غداً۔ (المدینتہ والاسلام)
اپنی دنیا کو بہتر بناؤ اور آخرت کے لئے اس طرح کام کرو گویا تم کل ہی مرجاؤ گے۔

(١٤) کرم الدنیا الغنے وکرم الاٰخرۃ التقوی۔ (کتاب فردوسی۔ بحوالہ کنوزالحقایق)
دنیا کی شرافت دولتمندی اور آخرت کی شرافت پرہیزگاری ہے۔

(١٥) اطلبوا الرزق فے خبایا الارض (طبرانی نیز کنزالعمال ج)
روزی کو زمین کے پوشیدہ سرمائے میں تلاش کرو۔

(١٦) باب الرزق مفتوح الی باب العرش (کتاب فردوسی۔ بحوالہ کنوزالحقایق)
رزق کا دروازہ عرش تک کھلا ہوا ہے۔ (یعنی اسباب معیشت غیر محدود ہیں)

(١٧) سافروا تصحوا وترزقوا (عبد بن حمید۔ بحوالہ کنوزالحقایق)
سفر کرو تاکہ صحت مند رہو اور روزی پاؤ۔

(١٨) سافروا مع ذوی الجد وذوی المسیرۃ۔ (کتاب فردوس۔ بحوالہ کنوزالحقایق)
کوشش کرنے والوں اور صاحب استطاعت لوگوں کے ساتھ سفر کیا کرو۔

(۱۹) عن (انس رض) ان رجلا من
الانصار اتى النبى صلے الله عليه وسلم
يسأله فقال اما فى بيتك شئ؟ قال
بلى حلس نلبس بعضه ونبسط بعضه
وقعب نشرب فيه الماء قال ائتنى
بهما فاتاه بهما فاخذ هما بيده وقال من
يشترى هذين؟ قال رجل انا آخذ
هما بدرهم قال صلے الله عليه وسلم
من يزيد على درهم؟ مرتين او ثلاثا
قال رجل انا آخذ هما بدرهمين فاعطا
هما اياه فاخذ الدرهمين واعطاهما
الانصارى وقال اشتر باحدهما
طعاما فانبذه الى اهلك واشتر
بالآخر قدوما فأتنى به فاتاه به فشد
فيه صلے الله عليه وسلم عودا بيده
ثم قال اذهب فاحتطب وبع ولا
ارينك خمسة عشر يوما ففعل وجاء
وقد اصاب عشرة دراهم فاشترى
ببعضها ثوبا وببعضها طعاما فقال
له صلے الله عليه وسلم هذا خير
لك من ان تجى المسئلة نكتة فى
وجهك يوم القيمة ان المسئلة لا
تصلح الا لثلاث لذى فقر مدقع
اولذى غرم مفظع اولذى دم موجع
(ابوداؤد، ترمذی)

انس رض سے روایت ہے کہ ایک انصاری آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کچھ مانگنے لگے۔
آپ نے پوچھا کیا تمھارے گھر میں کوئی چیز نہیں ہے۔
اُنھوں نے کہا کیوں نہیں۔ ایک ٹاٹ ہے جس کا
ایک حصہ ہم اوڑھتے ہیں اور ایک سے ہم فرش کا کام
لیتے ہیں۔ اور دوسرا ایک پیالہ ہے جس میں ہم پانی پیتے
ہیں۔ آپ نے فرمایا دونوں چیزیں گھر سے لے آؤ۔
وہ لے آئے۔ آپ نے انھیں اپنے قبضہ میں لے لیا۔
اور پوچھا انھیں کوئی خریدتا ہے۔ ایک آدمی نے کہا
میں اس کو ایک درہم میں خریدتا ہوں۔ آپ نے
فرمایا ایک درہم سے زیادہ کا کوئی خریدار ہے۔ دو یا تین
مرتبہ یہ فرمایا۔ ایک آدمی نے کہا میں دو درہم میں یہ
دونوں چیزیں لیتا ہوں۔ آپ نے اس سے یہ دو درہم
لئے اور انصاری کو دیتے ہوئے فرمایا ایک درہم سے کھانے
پینے کی چیزیں خرید لو اور سامان بچوں کے لئے گھر بھیج دو
دوسرے درہم سے ایک کلہاڑی خریدو اور لاکر مجھے دکھاؤ۔
وہ گئے اور ایک کلہاڑی خرید لی اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو دکھایا۔ آپ نے اپنے دست مبارک سے اس میں
لکڑی کا دستہ لگا دیا اور فرمایا جاؤ اس سے لکڑیاں کاٹو اور
بیچو۔ اب پندرہ دن تک میں تمھیں نہ دیکھوں۔ انھوں نے
آپ کے حکم کی تعمیل کی۔ پندرہ دن کے بعد آئے تو ان کے
پاس دس درہم ہو گئے تھے۔ اس سے اُنھوں نے کپڑا خریدا
اور کھانے پینے کا سامان مول لیا۔ آپ نے فرمایا یہ مشغلہ
اس سے کہیں بہتر ہے کہ بھیک مانگنے سے قیامت کے دن
تمہارے چہرہ پر داغ پڑ جاتے۔ یاد رکھو کہ سوال صرف تین

اشخاص کے لئے جائز ہے۔ایک اس کیلئے جو ذلت یا فقر میں مبتلا ہو۔ یا جس پر خوفناک تاوان عاید ہوتا یا خونبہا کے اعتبار سے تکلیف میں ہو۔

(۲۰) تعوذوا باللہ من الفقر والقلہ
(نسائی۔حاکم۔بیقہی فی شعب الایمان)

فقیری اور تنگدستی سے اللہ کی پناہ مانگو

(۲۱) من فروض الکفایۃ الحرف والصنائع وما یتم بہ المعاش
(المنہاج۔ج ۷۔ ص۱۹۴)

صنعت و حرفت کے ذریعہ روزی کی تکمیل (انسان پر) فرض کفایہ ہے۔

(۲۲) من الذنوب ذنوب لا یکفرھا الا الھمّ فی طلب المعیشۃ
(طبرانی فی الاوسط)

بعض گناہوں کا کفارہ روزی کمانے میں متفکر رہنا ہے۔

(۲۳) من طلب الدنیا حلالًا استعفافًا عن المسألۃ وسعیًا علیٰ اھلہ وتعطفًا علیٰ جارہ بعثہ اللہ یوم القیامۃ و وجہہ کالقمر لیلۃ البدر۔
(ابو نعیم فی الحلیۃ)

جو شخص دنیا کو جائز طریقے سے حاصل کرتا ہے سوال سے بچے اور اہل و عیال کی کفالت کرے ا ہمسایہ کی مدد کرے تو قیامت کے دن جب و اُٹھے گا تو اُس کا چہرہ چودھویں رات کے چا کی طرح روشن رہے گا۔

(۲۴) من سعی علےٰ والدیہ فھو فی سبیل اللہ۔ ومن سعی علےٰ عیالہ فھو فی سبیل اللہ ومن سعی علےٰ نفسہ لیعفھا فھو فی سبیل اللہ۔ ومن سعی علےٰ التکاثر فھو فی سبیل الشیطان۔
(بیقہی طبرانی صغیر)

جو والدین کے لئے محنت کرتا ہے وہ اللہ راہ میں کام کرتا ہے۔ اور جو اہل و عیال کے محنت کرتا ہے وہ بھی اللہ کی راہ میں کام کرتا اور جو اپنے نفس کو فقر و فاقہ سے بچانے کیلئے کا کرتا ہے وہ بھی اللہ کی راہ میں کام کرتا ہے اور جو ومباہات کیلئے محنت کرتا ہے وہ شیطان کی راہ کام کرتا ہے۔

ترکِ دُنیا یا ترکِ تلاشِ روزی جائز نہیں

آیت

(۱) وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ج ۔

الحدید ۔ آیت (۲۷)

ترکِ دُنیا کو انھوں نے تراش لیا۔ ہم نے اُس کو اُن پر فرض نہ کیا تھا۔ خدا کی رضا مندی طلب کی تھی لیکن اُنھوں نے اسکی رعایت ملحوظ نہ رکھی۔

احادیث

---

(۱) لا یقعد احدکم عن طلب الرزق ویقول اللّٰھم ارزقنی فقد علمتم ان السّماء لا تمطر ذھبا ولا فضۃ۔

(المدینۃ والاسلام)

تم میں سے کسی کو (ہاتھ پر ہاتھ دھرکر) بیٹھ جانا اور رزق نہ تلاش کرنا اور یہ کہتے رہنا نہیں چاہئیے کہ اللہ مجھے رزق عطا فرما بلکہ اسکے لئے جدوجہد بھی کرنی چاہیئے کیونکہ تم جانتے ہو کہ آسمان تو سونا چاندی برساتا نہیں۔

(۲) ھذا (ای العمل) خیرلك من ان تجیٔ والمسئلۃ نکتۃ فے وجھك یوم القیامۃ ۔ (مجمع الزوائد بحوالہ ابوداؤد)

تمھارے لئے کام کرنا بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ قیامت کے دن تم اپنے چہرہ پر سوال کا داغ لئے ہوئے آؤ۔

(۳) عن عبد اللہ بن عمرؓ قال النبی ما یزال الرجل یسٔال النّاس حتی یاتی یوم القیامۃ لیس فے وجھہ مزعۃ لحم۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں سے برابر مانگتا رہتا ہے اس کے چہرے پر قیامت کے دن گوشت کی بوٹی بھی نہ ہوگی۔

(۴) کادت الحاجۃ ان تکون کفرًا۔ (طبرانی بحوالہ کنوز الحقایق)

ممکن ہے کہ حاجت کفر کی صورت اختیار کرلے۔

(۵) کاد الفقران یکون کفرًا۔ (المدینۃ والاسلام ۔ فرید وجدی)

تنگدستی کفر کی طرف لیجانے والی ہے۔

دین و دنیا ساتھ ساتھ ہے

آیات

(۱) رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔

وہ لوگ جنہیں خرید و فروخت اور تجارت خدا کی یاد سے غافل نہیں کرتی۔

النور۔ آیت (۳۷)

(۲) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ط ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ۔

مسلمانو! جب جمعہ کے دن جمعہ کی اذان دی جائے تو تم اللہ کی یاد کی طرف دوڑو اور لین دین چھوڑ دو۔ اگر تم جانتے ہو تو یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ پھر جب نماز ختم ہو جائے تو تم زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔

الجمعہ۔ آیت (۹ و ۱۰)

(۳) لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ط

(حج کے دنوں میں) اپنے رب کا فضل حاصل کرنے میں کچھ ہرج نہیں ہے۔

البقرہ۔ آیت (۱۹۸)

حدیث

(۱) ليس خيركم من ترك دنياه لآخرته ولا آخرة لدنياه بل خيركم من اخذ من هذه وهذه۔

دنیا کو آخرت کے لئے ترک کرنیوالا اچھا ہے نہ آخرت کو دنیا کے لئے ترک کرنے والا۔ بلکہ وہ شخص اچھا ہے جو آخرت کو بھی اختیار کرے اور دنیا کو بھی۔

(المدینۃ والاسلام۔ فرید وجدی)

حلال روزی

آیت

يَاۤاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ز۔ البقرہ۔آیت (۱۶۸)

(۱) اے لوگو! جو چیزیں زمین میں موجود ہیں ان میں سے حلال پاک چیزیں کھاؤ۔

احادیث

(۱) افضل الاعمال الکسب الحلال
(المدینۃ والاسلام)

بہترین عمل حلال روزی کمانا ہے۔

(۲) طلب الحلال مثل مقارعۃ الابطال فی سبیل اللہ ومن بات تعبًا من طلب الحلال بات اللہ عنہ راض۔
(المدینۃ والاسلام)

حلال کا طلب کرنا ایسا ہے جیسے خدا کی راہ میں بہادروں سے لڑنا اور جو شخص حلال روزی حاصل کرنے کی کوشش کر کے رات کو تھک کر سو جائے تو خدا اس سے راضی ہے۔

(۳) طلب الحلال فریضۃ علیٰ کل مسلم
(المدینۃ والاسلام ۔ فرید وجدی)

حلال طریقے سے کمانا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

(۴) العبادۃ سبعون بابًا افضلها طلب الحلال۔
(کتاب فردوس دیلمی ۔ کنوز الحقائق)

عبادت کے ستّر (یعنی بکثرت) طریقے ہیں ان میں سب سے اچھا طریقہ حلال (روزی) حاصل کرنا ہے۔

(۵) (رافع بن خدیج) قیل یا رسول اللہ ای الکسب اطیب؟ قال عمل الرجل بیدہ وکل بیع مبرور (احمد کبیر بزار اوسط)

رافع بن خدیج سے مروی ہے پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول کونسی کمائی سب سے زیادہ پاک ہے؟ فرمایا۔ آدمی کا اپنے ہاتھوں سے کام

کرنا اور ہر وہ تجارت جس میں تقویٰ ہو یعنی جائز ہو

(۶) تسعة اعشار الرزق فے التجارة۔ (کنز العمال)

روزی کے ۹/۱۰ حصے تجارت میں ہیں۔

(۷) لولا هذه البيوع لصرتم عالة على الناس۔ (کنز العمال)

اگر تجارت نہ ہوتی تو تم دوسروں کے لئے وبال جان ہو جاتے۔

(۸) من طلب الدنيا حلالاً فے عفافٍ كان فے درجة الشهداء۔ (المدينة والاسلام)

اور جو دنیا کو جائز طریقے پر بغیر کسی حرص کے طلب کرے تو شہداء کے درجہ میں ہوا۔

(۹) من سعى على عياله من حل فهو كالمجاهد فے سبيل الله۔ (المدينة والاسلام۔ فرید وجدی)

جو شخص اہل وعیال کے لئے حلال روزی کی تلاش کرتا ہے وہ ایسا ہے جیسے راہ خدا میں جہاد کرنے والا ہوتا ہے۔

(۱۰) طلب الحلال جهاد (المدينة والاسلام)

حلال روزی کمانا جہاد ہے۔

(۱۱) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طلب كسب الحلال فريضة بعد الفريضة (کنز العمال)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فریضۂ عبادت کے بعد حلال کمائی کا طلب کرنا بھی ایک فریضہ ہے۔

(۱۲) عن المقدام رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اكل احد طعامًا قط خيرًا من ان ياكل من عمل يده وان نبي الله داؤد عليه السلام كان ياكل من عمل يده۔ (بخاری۔ کتاب البیوع)

حضرت مقدامؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا سب سے زیادہ پاک کھانا وہ ہے جو اپنے ہاتھ سے کما کر کھائے اور اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔

(۱۳) كل لحم انبته السحت فالنار اولىٰ به۔ (مستدرک للحاکم بحوالہ کنوز الحقائق)

حرام روزی سے پرورش پایا ہوا گوشت آگ کا زیادہ مستحق ہے کہ آگ میں ڈالا جائے۔

(۱۴) ان الله يحب ان عبده تعبًا فے طلب الحلال (فردوس۔ بحوالہ کنوز الحقائق)

اللہ اپنے بندے کو طلب حلال میں تھکا ہوا دیکھنا پسند کرتا ہے۔

(١٥) عن ابی ھریرۃ رضؓ عن النبیؐ قال ما بعث اللہ نبیا الّا رعی الغنم فقال اصحابہ وانت فقال نعم کنت ارعاھا قراریط لاھل مکۃ۔

(بخاری - کتاب الاجارہ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ صحابہ نے عرض کیا۔ کیا آپ نے بھی؟ فرمایا ہاں میں بھی کچھ قیراطوں کے عوض، مکہ والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔

(١٦) نعم العون المغزل للمرأۃ علی الجلوس فی بیتھا۔

(کتاب فردوس - کنوز الحقایق)

عورت کو گھر بیٹھنے کے عوض چرخہ کاتنا اچھی کمائی کا مشغلہ ہے۔

(١٧) عمل الرجل بیدہ وکل بیع مبرور قالہ لمن سألہ عن اطیب الکسب

(بحوالہ ابن عساکر کنوز الحقایق)

ایک شخص نے حلال روزی کی بابت دریافت کیا۔ تو آپؐ نے فرمایا آدمی کا اپنے ہاتھ سے عمل کرنا اور ہر وہ تجارت جس میں پرہیزگاری ہو سب سے اچھا پیشہ ہے

(١٨) نعم المطیۃ الدنیا فارتحلوھا تبلغکم الآخرۃ۔

(المدینۃ والاسلام - فرید وجدی)

بہترین سواری دنیا ہے اس پر سوار ہو جاؤ (یعنی اس پر قابو پالو) تو وہ تم کو آخرت تک پہنچا دے گی۔

(١٩) (عائشہؓ) رفعتہ: ان اطیب ما اکلتم من کسبکم وان اولادکم من کسبکم۔ (اصحاب سنن)

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے بے شک پاک روزی (بہتر کھانا) وہ ہے جو تم اپنی کمائی میں سے کھاؤ اور بے شک تمھاری اولاد تمھاری کمائی میں سے ہے

(٢٠) عن ابی ھریرۃ رضؓ ان رسول اللہؐ قال والذی نفسی بیدہ لان یاخذ احدکم حبلہ فیحتطب علی ظھرہ خیر لہ من ان یاتی رجلا فیسئالہ اعطاہ او منعہ۔

(بخاری - کتاب الزکوۃ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قسم ہے اسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ بات کہ تم میں سے کوئی شخص لکڑی توڑے اور اس کو رسی سے باندھ کر اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے تو اس کے لئے اس بات سے بہتر ہے کہ کسی شخص کے پاس جاکر سوال کرے اور وہ اس کو دے یا نہ دے۔

(۲۱) کان داؤد زرّاداً وکان آدم حرّاثاً وکان نوحٌ نجّاراً وکان ادریس خیّاطاً وکان موسیٰ راعیاً۔
(فتح الباری ج ۴ کتاب البیوع)

داؤد علیہ السلام زرہ بناتے تھے اور آدم علیہ السلام کاشتکاری کرتے تھے اور نوح علیہ السلام بڑھائی کا کام کرتے تھے اور حضرت ادریس علیہ السلام درزی کا پیشہ کرتے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بکریاں چرانے کا کام کرتے تھے۔

(۲۲) افضل العبادة توقع الفرج
(سنن بیہقی کنوز الحقائق)

بہترین عبادت فراخی کی اُمید کرنا ہے۔

(۲۳) نعم الحرفة لرجال امتی الخیاطة
(کنوز الحقائق) نسائی

میری امت کے مردوں کے لئے درزی کا کام اچھا کسب ہے۔

(۲۴) امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم الاغنیاء باتخاذ الغنم وامر الفقراء باتخاذ الدجاج۔
(ابن ماجہ۔ باب اتخاذ الماشیۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالداروں کو حکم دیا کہ بکریاں پالیں اور غریبوں کو حکم دیا کہ مرغیاں پالیں۔

(۲۵) عند اتخاذ الاغنیاء الدجاج یاذن اللہ ھلاك القریٰ۔
(ابن ماجہ ـ کنز العمال)

جب سرمایہ داروں کا طبقہ مرغبانی کے کام کو اپنے ہاتھ میں لے گا تو خدا حکم دے گا بستیوں کو کہ وہ اُجاڑ ہو جائیں۔

(۲۶) من فقه الرجل ان یصلح معیشته لیس من حب الدنیا طلب ما یصلحك۔
(بیہقی شعب الایمان)

سمجھدار انسان وہ ہے جو اپنی معیشت درست کرے، وہ کام جس سے اس کی حاجت روائی ہو دنیا کی محبت سے نہیں ہے۔

(۲۷) رحم اللہ امراء اکتسب طیباً و انفق قصداً وقدم فضلاً لیوم فقرہ وحاجته۔
(ابن النجار)

خدا کی رحمت اُس شخص پر ہو جس نے حلال روزی کمائی اور اعتدال کے ساتھ خرچ کیا اور وقت ضرورت کے لئے کچھ بچا رکھا۔

مزدور

آیت

وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ (۱) دَرَجَاتٍ لِيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا۔ الزخرف آیت (۳۲)	اور ہم نے بعض کو بعض پر فوقیت دے رکھی ہے (اور ہم نے مدارج کا یہ اختلاف اس لئے رکھا ہے (کہ معاشرے کے تمام افراد ایک دوسرے سے کام لیتے رہیں (محنت و مزدوری ایک دوسرے سے کرائے)

احادیث

(۱) عن النبیؐ قال خیر الکسب یحسب العامل اذا نصح (رواہ احمد مجمع الزوائد)	رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بہترین کمائی مزدور کی کمائی ہے بشرطیکہ وہ خیرخواہی اور بھلائی کے ساتھ کام والے کا کام انجام دے۔
(۲) روی انس بن مالک ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم لما اقبل من غزوۃ تبوک استقبلہ سعد الانصاری فصافحہ النبی صلّے اللہ علیہ وسلّم ثم قال لہ ما ھذا الذی اکتب یدیک قال یا رسول اللہ اضرب بالمر والمسحاۃ فانفقہ علے عیالی فقبل یدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ھذہ ید لا تمسہا النار۔ (اسد الغابہ)	حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جب غزوہ تبوک میں آنحضرتؐ اور سعد الانصاری کی ملاقات ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے مصافحہ کیا اور ان سے فرمایا تمھارے ہاتھ داغدار کس طرح ہوئے۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ پھاوڑے اور رسی کے نشان ہیں جن سے محنت کرکے کماتا اور عیال پر خرچ کرتا ہوں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے ہاتھ کو بوسہ دیا اور فرمایا اس ہاتھ کو آگ نہیں چھو سکتی (نہیں جلا سکتی)
(۳) قال رسول اللہؐ اعطوا الاجیر اجرہ قبل من یجف عرقہ۔ (ابن ماجہ باب الاجارہ)	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مزدور کی اجرت اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کر دو۔

(۴) عن ابی سعید الخدریؓ ان رسول اللہؐ نھی عن استجار الاجیر حتی یبین له اجره۔
(بیہقی کتاب الاجارہ)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے کہ مزدور اور اجیر کو اسکی اُجرت طے کئے بغیر کام پر لگایا جائے۔

(۵) انی لست استعمل احدا حتی اشارطه۔
(کتاب فردوس دیلمی کنوز الحقائق)

میں کسی کو کسی کام پر بغیر معاہدہ کے مقرر نہیں کرتا۔

(۶) ان اللہ یحب العبد المومن المحترف۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

بیشہ ور مومن بندہ کو اللہ دوست رکھتا ہے۔

(۷) عن عبد اللہ بن عمر قال جاء رجل الی النبی صلے اللہ علیه وسلم فقال یا رسول اللہ کم اعفو عن الخادم فصمت عنه النبیؐ ثم قال یا رسول اللہ کم اعفو عن الخادم قال کل یوم سبعین مرة۔ (ترمذی۔ کتاب البر والصلة)

عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور دریافت کیا کہ نوکر کو میں کتنا معاف کروں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا۔ پھر اُس شخص نے دریافت کیا کہ کتنی بار میں خادم کو معاف کروں۔ فرمایا ہر روز ستر مرتبہ (یعنی کثرت سے)

(۸) ظلم الاجیر اجره من الکبائر۔
(کتاب فردوس۔ کنوز الحقائق)

مزدور کی مزدوری گھٹانا گناہ کبیرہ ہے۔

(۹) عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلّم قال اللہ عزوجل ثلثة انا خصمهم یوم القیٰمة ومن کنت خصمه خصمته (الی) ورجل استاجر اجیرا استوفی منه ولم یوفه۔
(بیہقی۔ ۶۔ کتاب الاجارہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے تین قسم کے انسان ایسے ہیں جن سے میں قیامت کے دن جھگڑوں گا اور جس سے میں جھگڑوں اسکو مغلوب و مقہور ہی کر کے چھوڑوں گا ان میں سے ایک وہ شخص ہے جو مزدور سے کام تو پوری طرح لینا ہے اور اُس کے مناسب اسکی اجرت نہیں دیتا۔

(۱۰) هم اخوانکم جعلهم اللہ تحت ایدیکم فمن جعل اللہ اخاه تحت یداه

وہ (مزدور) تمھارے بھائی ہیں۔ اُن کو خدا نے تمھارے ماتحت کیا ہے۔ پس جس کے ماتحت خدا نے

فلیطعمہ مما یاکل ولیلبسہ مما یلبس ولا یکلفہ من العمل ما یغلبہ فان کلفہ ما یغلبہ فلیعنہ علیہ۔
(بخاری پ کتاب الایمان)

اس کے بھائی کو کہا ہے اس کو چاہیئے کہ وہ جو خود کھائے وہی اسکو بھی کھلائے جو خود پہنے وہی اسکو پہنائے اور جو کام اسکی طاقت سے باہر ہو اس کی اُسے تکلیف نہ دے اور اگر تکلیف دے تو پھر اسکی مدد کرے۔

(۱۱) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال سمعت ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم من قذف مملوکہ وھو بریٔ مما قال جلد یوم القیامۃ الا ان یکون کما قال۔
(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے جس نے اپنے غلام کو تہمت لگائی اور وہ غلام تہمت سے بری ہے تو اس آقا کو قیامت کے دن دُرّے لگائے جائیں گے لیکن اگر ایسا ہی ہو جیسا کہ اس آقا نے کہا تھا۔

(۱۲) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ لیس المسکین الذی تردہ التمرۃ والتمرتان ولا اللقمۃ ولا اللقمتان ان المسکین الذی یتعفف واقرؤا ان شئتم یعنی قولہ تعالیٰ (لا یسئلون الناس الحافا)
(بخاری)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ شخص نہیں ہے جس کو چھوارے یا کھانے کی خواہش دربدر لئے پھرتی ہے بلکہ مسکین وہ ہے جو کسی سے سوال نہ کرے اور تمہیں چاہیئے کہ یہ آیت پڑھو (ولا یسئلون الناس الحافا) اور لوگوں کو لپٹ کر سوال نہیں کرتے۔

(۱۳) عن عمرؓ، قال: انی لاری الرجل فیعجبنی فاقول: الہ، حرفۃ فان قالوا: لا، سقط من عینی۔
(رواہ الدینوری)

عمرؓ سے روایت ہے کہ جب کسی شخص کو میں دیکھتا ہوں تو دریافت کرتا ہوں کہ آیا یہ صاحب حرفت یعنی کاریگر ہے؟۔ اگر جواب نفی میں ملتا ہے تو وہ (اگر کاریگر ہے تو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں ورنہ وہ) میری نظروں سے گر جاتا ہے۔

(۱۴) عن ابن عباس قال قال
ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم احق ما اخذ تم علیہ اجراً کتاب اللہ تعالٰے۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن کاموں پر تم مزدوری لیتے ہو ان میں قرآن کی مزدوری لینا زیادہ تر حق ہے۔

(تیسیر الوصول جلد ششم)

(۱۵) عن ابن عباس انہ سئل عن اجرۃ کتابۃ المصحف قال لا باس انما ھم مصورون وانھم انّما یاکلون من عمل ایدیھم۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کسی نے اُن سے قرآن مجید لکھنے کی مزدوری کا حکم پوچھا تو فرمایا اس میں کچھ حرج نہیں کہ وہ تو نقش لکھنے والے ہیں اور یقیناً وہ تو اپنے ہاتھ کے کام سے کھاتے ہیں یعنے اپنی دستکاری سے۔

(تیسیر الوصول جلد ششم)

(۱۶) اعطوا العامل من عملہ فان عامل اللہ لا یخیب۔

کام کرنے والے کو اس کے کام میں سے حصّہ دو کیونکہ خدا کا عامل نامراد نہیں کیا جا سکتا۔

(مسند احمد حنبل)

(۱۷) عن ابی ھریرۃ عن النبی صلّے اللہ علیہ وسلّم قال اذا اتی احدکم خادمہ بطعامہ فان لم یجلسہ معہ فلیناولہ اکلۃ او اکلتین او لقمۃ او لقمتین فانہ ولی حرّہ وعلاجہ۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ تمہارا خادم کھانا لائے تو اگر خادم کو اپنے ساتھ نہ بٹھائے تو چاہئے کہ اسے ایک لقمہ یا دو لقمے ایک نوالہ یا دو نوالے دیدے کیونکہ (اس نے محنت کی ہے) گرمی کی شدت برداشت کی ہے۔ اور اسکو پکایا ہے۔

(بخاری۔ کتاب الاطعمۃ)

عِلم

عِلم کی اہمیّت

علم

طلب علم ہر مرد و عورت کے لئے فرض ہے۔ طلب علم نہ صرف ہر فرد کے پیشہ کے لحاظ سے ضروری ہے بلکہ زندگی میں تمدنی و معاشی ارتقاء کے لئے بھی لازمی ہے لیکن جس قانون کا اسباب ترقی کے حصول پر اطلاق کیا گیا تھا وہی قانون حصول علم پر بھی منطبق ہوتا ہے۔ حلال و حرام کا قانون۔ یہاں جس نکتہ کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ حلال و حرام کی تمیز خود علم یا معلومات کے حصول کے متعلق اتنی نہیں جتنی کہ ضروریات زندگی و احتیاجات معاشری کے حصول کے وقت متعلق ہوتی ہے۔ اس نقطۂ نظر سے کہا جاسکتا ہے کہ کسی علم کے حصول کی ممانعت نہیں کی گئی بشرطیکہ وہ اپنے مقاصد و نتائج کے لحاظ سے مفاد معاشرہ کے خلاف نہ ہو اور رضائے حق کے مطابق ہو۔

مسلمانوں میں خصوصاً ان کے زوال و انحطاط کے زمانہ میں یہ خیال عام ہوگیا کہ علم سے مراد صرف دین اسلام ہی کا علم ہے، یعنی تفسیر، حدیث و فقہ کا علم لیکن یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ پیغمبر اسلام صلعم کا یہ مطلب نہ تھا کہ صرف یہی علم ہیں، کیونکہ آپ نے اپنے متبعین کو حکم دیا تھا کہ "علم اگر چین میں بھی ہو تو اس کو حاصل کرو"۔ اور فرمایا تھا کہ حکمت و دانائی مومن کی گم شدہ متاع ہے اس کو جہاں پائے حاصل کرے۔"

قرآن کریم و احادیث مصطفوی کے جو اقتباسات یہاں دیئے گئے ہیں اُن سے واضح ہو جائے گا کہ علم سے مراد نہ صرف اسلام کے اساسی اصول و فرائض کا علم ہے بلکہ زندگی کا بھی علم ہے، ان چیزوں کا بھی علم ہے جن کا تعلق زندگی سے ہوتا ہے، زمین و افلاک کے اُن وسائل و ذرائع کا بھی علم ہے جن کو انسان کے نفع کے لئے حاصل کرنا ہے اور ان واقعات کا بھی علم ہے جو انسان کی زندگی میں ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ طلب علم کی واحد شرط جو قرآن پیش کرتا ہے وہ یہ ہے کہ علم کے استعمال کے وقت اس کے معاشری نتائج پیش نظر رہیں اور یہ علم حق کی طرف رہنمائی کرے ؎

علمے کہ رہ بحق نہ نماید جہل است

علم کی اہمیت

آیات

(۱) قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ○ الزمر آیت (۹)

آپ کہہ دیجئے کیا علم والے اور جہل والے برابر ہو سکتے ہیں۔

(۲) وَمَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا ○ بنی اسرائیل آیت (۷۲)

اور جو کوئی اس دنیا میں اندھا رہا (اور اس نے اللہ کے دیئے ہوئے ہوش و حواس سے کام نہیں لیا) تو یقین کرو آخرت میں بھی وہ اندھا ہی رہے گا اور راستہ سے یکقلم بھٹکا ہوا۔

(۳) الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ○ العلق آیت (۴-۵)

جس نے آدمی کو قلم کے ذریعے علم سکھایا۔ انسان کو وہ باتیں سکھائیں جو اسکو معلوم نہ تھیں۔

(۴) وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ○ النساء۔ آیت (۱۱۳)

(اور اے پیغمبر) ہم نے تم کو ان سب چیزوں کی تعلیم دے دی جن کو تم جانتے نہ تھے اور خدا کا فضل آپ پر عظیم ہے۔

(۵) وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ○ طٰهٰ۔ آیت (۱۱۴)

اور آپ یہ دعا کیجئے، پروردگار میرا علم اور زیادہ کر۔

(۶) لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ

یقیناً اللہ نے مومنوں پر احسان کیا جب ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انھیں پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ گو وہ پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

مُّبِيْنٍ ۝ آل عمران - آیت (۱۶۴)

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ؏

التوبہ - آیت (۱۲۲)

تو ایسا کیوں نہ ہو کہ ان کی ہر ایک جماعت میں سے ایک گروہ نکلے تاکہ وہ دین میں سمجھ حاصل کرلے اور تاکہ یہ لوگ اپنی قوم کو ڈرائیں جب وہ انکے پاس آئیں تاکہ لوگ بچیں۔

آدم کو جمیع اشیاء کا علم دیا گیا

(۷)

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاۗءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۭ قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاۗءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَي الْمَلٰۗىِٕكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِــُٔـوْنِيْ بِاَسْمَاۗءِ هٰٓؤُلَاۗءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَاۗىِٕهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَاۗىِٕهِمْ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝

البقرہ - آیت (۳۰ تا ۳۳)

(اور اے پیغمبر اس حقیقت پر غور کر) جب ایسا ہوا تھا کہ تمھارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا "میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں" فرشتوں نے عرض کیا "کیا ایسی ہستی کو خلیفہ بنایا جا رہا ہے جو زمین میں خرابی پھیلائے گی اور خونریزی کریگی؟ حالانکہ ہم تیری حمد و ثنا کرتے ہوئے تیری پاکی و قدوسی کا اقرار کرتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا میں جانتا ہوں اوس بات کو جس کو تم نہیں جانتے (میری نظر جس حقیقت پر ہے تمھیں اسکی خبر نہیں) اور آدم نے تعلیم الٰہی سے تمام چیزوں کے نام معلوم کرلئے تو اللہ نے فرشتوں کے سامنے وہ تمام حقایق پیش کردیئے اور فرمایا اگر تم سچے ہو (اپنے شبہہ میں درستی پر ہو) تو مجھ کو بتلاؤ ان (حقایق) کے نام کیا ہیں؟ فرشتوں نے عرض کیا خدایا ساری پاکیاں اور بڑائیاں تیرے ہی لئے ہیں۔ ہم تو اتنا ہی جانتے ہیں جتنا تو نے ہمیں سکھلا دیا ہے۔ علم تیرا علم ہے اور حکمت تیری

حکمت، حکم الٰہی ہوا اے آدم تم اب فرشتوں کو ان (حقائق) کے نام بتلاؤ۔ جب آدم نے بتلا دیئے تو اللہ نے فرمایا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ آسمان و زمین کے تمام غیب مجھ پر روشن ہیں اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو وہ بھی میرے علم میں ہے اور جو کچھ تم چھپاتے تھے، وہ بھی مجھ سے مخفی نہیں۔

انسان کو اشیاء اور ان کی تسخیر کا علم دیا گیا

(۸) وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

الجاثیہ - آیت (۱۳)

اور کام میں لگا دیا تمھارے لئے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں اپنی طرف سے اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے واسطے جو دھیان کرتے ہیں۔

(۹) اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ

ابراہیم - آیت (۳۲ تا ۳۴)

اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی برسایا جسکی آبیاری سے طرح طرح کے پھل نکالے تاکہ تمہارے لئے غذا کا سامان ہوا اور جہاز تمھارے لئے مسخر کر دیئے کہ اسکے حکم سے (یعنی اسکے ٹھہرائے ہوئے قانون کے تحت) سمندر میں چلنے لگیں نیز دریا بھی تمھارے لئے مسخر کر دیئے اور اسی طرح سورج اور چاند بھی مسخر کر دیئے ہیں کہ ایک خاص دستور پر برابر چلے جا رہے ہیں اور رات اور دن کا ظہور بھی مسخر ہے۔ غرض کہ تمھیں جو کچھ مطلوب تھا سب اس نے عطا فرما دیا۔ اگر تم اللہ کی نعمتیں گننی چاہو تو وہ اتنی ہیں کہ کبھی اُن کا احاطہ

نہ کرسکو حقیقت یہ ہے کہ انسان بڑا ہی ناانصاف بڑا ہی ناشکرا ہے۔

فِطرت کا مُطالعہ

(۱۰) وَكَأَيِّنْ مِّنْ آيَةٍ فِي السَّمَٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ ○

یوسف۔آیت (۱۰۵)

اور آسمانوں میں اور زمین میں (اللہ کی قدرت وحکمت کی) بہت سی نشانیاں ہیں جن پر سے لوگ گذر جاتے ہیں اور نظر اُٹھا کر دیکھتے بھی نہیں۔

(۱۱) وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ج رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَاطِلًا ج

آل عمران۔آیت (۱۹۰)

اور (جن کا شیوہ یہ ہوتا ہے کہ) آسمان اور زمین کی خلقت میں غور وفکر کرتے ہیں خدایا یہ سب کچھ (جو تو نے پیدا کیا ہے سو بلاشبہہ) بیکار اور عبث پیدا نہیں کیا۔

(۱۲) وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ط

ص۔آیت (۲۷)

ہم نے آسمان اور زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے بیکار پیدا نہیں کیا۔

(۱۳) إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ○

آل عمران۔آیت (۱۸۹)

بلاشبہہ آسمانوں اور زمین کی خلقت میں اور رات اور دن کے ایک کے بعد ایک آتے رہنے میں ارباب دانش کے لئے (معرفت حق کی) بڑی ہی نشانیاں ہیں۔

(۱۴) هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ○ يُنْبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ

وہی ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا۔ جو تمہارے پینے کے کام آتا ہے اور جو زمین کو سیراب کرتا ہے جس سے درختوں کے جنگل پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن میں تم اپنے مویشی چراتے ہو۔ اسی پانی سے وہ تمھارے لئے

وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝

النحل ۔ آیت (۱۰ تا ۱۶)

کھیتیاں بھی پیدا کرتا ہے نیز زیتون، کھجور، انگور اور ہر طرح کے پھل ہوتے ہیں۔ یقیناً اس بات میں اُن لوگوں کے لئے ایک بڑی ہی نشانی ہے جو غور و فکر کرنے والے ہیں اور اُس نے تمھارے لئے رات اور دن اور سورج اور چاند مسخر کردیئے اور اسی طرح ستارے بھی اُس کے حکم سے تمھارے لئے مسخر ہوگئے ہیں یقیناً اس بات میں ان لوگوں کے لئے بڑی ہی نشانیاں ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں اور زمین کی سطح پر طرح طرح کے رنگوں کی پیداوار جو تمھارے لئے پیدا کردی ہے (اُس پر غور کرو) بلاشبہ اُس میں ان لوگوں کیلئے ایک نشانی ہے جو سوچنے سمجھنے والے ہیں اور وہی ہے جس نے سمندر تمھارے لئے مسخر کردیا کہ اس سے تروتازہ گوشت نکالو اور کھاؤ اور زیور کی چیزیں نکالو جنھیں تم (آرائش کے لئے) پہنتے ہو نیز تم دیکھتے ہو کہ جہاز پانی کو چیرتے ہوئے چلے جاتے ہیں تاکہ اس کا فضل تلاش کرو (یعنی جہازوں کے ذریعے تجارت کرو) اور تاکہ شکر گزار ہو اور اُس نے زمین میں پہاڑ قائم کردیئے کہ وہ تمھیں لیکر (کسی طرف کو) جھک نہ پڑے۔ اور اُس نے نہریں جاری کردیں اور راستے نکال دیئے تاکہ تم اپنی منزل مقصود تک پہنچو اور اس نے (قطع مسافت کے لئے طرح طرح کی) علامتیں پیدا کردیں اور ستاروں سے لوگ رہنمائی پاتے ہیں۔

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً (۱۵) وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ مَا

وہی ہے جس نے سورج کو چمکتا ہوا بنایا اور چاند کو روشن اور پھر چاند کی منزلوں کو مقرر کر دیا تاکہ تم برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کرلیا کرو۔ اللہ نے یہ سب

خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○ اِنَّ فِيْ اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ○

یونس ۔ آیت (۵ و ۶)

نہیں بنایا ہے مگر حکمت و مصلحت کے ساتھ ان لوگوں کے لئے جو جاننے والے ہیں، وہ (اپنی قدرت و حکمت کی) دلیلیں کھول کھول کر بیان کر دیتا ہے۔

بلاشبہ اس بات میں کہ رات کے پیچھے دن اور دن کے پیچھے رات آتی ہے اور اُن تمام چیزوں میں جو اللہ نے آسمانوں میں اور زمین میں پیدا کی ہیں ان لوگوں کے لئے (قدرت و حکمت کی) نشانیاں ہیں جو متقی ہیں۔

(۱۶) وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ۭ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○ وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَاۗءٍ وَّاحِدٍ ۣ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰي بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○

الرّعد ۔ آیت (۳ و ۴)

اور (دیکھو) وہی ہے جس نے زمین کی سطح پھیلا دی اس میں پہاڑ بنائے نہریں جاری کر دیں اور ہر طرح کے پھلوں کے جوڑے دو دو قسموں کے اُگا دیئے اُس نے رات اور دن کا ایسا قاعدہ بنا دیا کہ دن کی روشنی کو رات کی تاریکی ڈھانپ لیا کرتی ہے یقیناً اس بات میں ان لوگوں کے لئے کتنی ہی نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرنے والے ہیں اور دیکھو زمین میں (طرح طرح کے) ٹکڑے ہیں ایک دوسرے سے ملے ہوئے اور ان میں انگور کے باغ ہیں (غلہ کی) کھیتیاں ہیں۔ کھجور کے درخت ہیں۔ باہم دگر ملتے جلتے۔ اور بعض ایسے کہ ملتے جلتے ہوئے نہیں ہیں سب ایک ہی پانی سے سیراب ہوتے ہیں مگر ہم بعض پھلوں کو بعض پر مزہ میں برتری دیتے ہیں یقیناً عقل رکھنے والوں کیلئے اس میں بڑی نشانیاں ہیں۔

(۱۷) خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ع العنکبوت ۔ آیت (۴۴)

اللہ آسمانوں اور زمین کو صحیح صحیح بناوٹ کے ساتھ پیدا کیا۔ یقیناً ان میں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔ جو ایمان رکھتے ہیں۔

قُلِ انْظُرُوا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ (۱۸)

یونس۔ آیت (۱۰۱)

(اے پیغمبر) تم لوگوں سے کہو جو کچھ آسماں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ان سب پر نظر ڈالو لیکن جو لوگ یقین نہیں رکھتے ان کے لئے نہ تو نشانیاں ہی سود مند ہیں نہ تنبیہیں۔

وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۝ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ (۱۹)

الذریٰت ۔ آیت (۲۱،۲۰)

اور زمین میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کیلئے جو یقین رکھتے ہیں اور (یوں دیکھا جائے تو) تم میں خود نشانیاں ہیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے۔

بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۭ (۲۰)

العنکبوت ۔ آیت (۴۹)

بلکہ وہ کھلی ہوئی نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے دلوں میں جن کو علم دیا گیا ہے۔

قوموں اور اُن کی تاریخ کا مطالعہ

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ (۲۱)

الروم ۔ آیت (۹)

کیا یہ لوگ زمین میں چلتے پھرتے نہیں جس میں دیکھتے بھالتے کہ جو لوگ اُن سے پہلے ہو گذرے ہیں ان کا انجام کیا ہوا۔

لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۭ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ (۲۲)

یوسف ۔ آیت ۔ (۱۱۱)

یقیناً ان لوگوں کے قصّہ میں دانشمندوں کیلئے بڑی ہی عبرت ہے یہ (قرآن) کوئی جی سے گڑھی ہوئی بات نہیں بلکہ اُس کتاب کی تصدیق کرنے والا ہے جو اس سے پہلے آچکی ہے اور ساری باتوں کی تفصیل کرنے والا ہے اور ایمان والوں کے لئے (اور ان لوگوں کے لئے جو یقین رکھتے ہیں) ہدایت (رہنمائی) اور رحمت ہے۔

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ (۲۳)

کیا یہ لوگ ملکوں میں چلے پھرے نہیں (کہ عبرت حاصل کرتے) اُن کے پاس دل ہوتے کہ سمجھتے بوجھتے

يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ۝

الحج ۔ آیت (۴۶)

کان ہوتے کہ سنتے حقیقت یہ ہے کہ (جب کوئی اندھا ہو جاتا ہے تو) آنکھیں اندھی نہیں ہوجایا کرتی ہیں (جو سروں میں ہیں) بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں کے اندر پوشیدہ ہیں۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ (۲۴) مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ۗ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ۝ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ۗ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ۝

فاطر ۔ آیت (۲۷ ۔ ۲۸)

کیا تو نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اُتارا پھر ہم نے اُس کے ذریعے مختلف رنگوں کے پھل نکالے اور پہاڑوں کے بھی مختلف حصے ہیں سفید اور سرخ کہ اُنکی بھی مختلف رنگتیں ہیں اور بہت گہرے سیاہ اور اسی طرح آدمیوں اور جانوروں اور چوپایوں میں بھی بعضے ایسے ہیں کہ ان کی رنگتیں مختلف ہیں۔ خدا سے اُس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔ اللہ بڑا زبردست بخشنے والا ہے۔

احادیث

تعلّموا العلم لانه معالم الحلال (۱) والحرام ومنار سبيل اهل الجنة و هو الأنس في الوحشة والصاحب في الغربة والدليل على السرّاء و الضرّاء والسلاح على الاعداء والزين عند الاخلاء يرفع الله به اقواماً فيجعلهم في الخير قادة وائمة تقتص آثارهم ويقتدى بفعالهم

علم سیکھو، اس لئے کہ وہ حلال و حرام میں تمیز سکھاتا ہے۔ اور اہل جنت کا راستہ بتلاتا ہے وہ وحشت میں اُنس و محبّت پیدا کرتا ہے تنہائی کا ساتھی ہے عسرت و تنگدستی میں رہنما ہے۔ دشمنوں کے مقابلے میں بہترین ہتھیار ہے۔ دوستوں کا مایۂ زینت ہے اسکی وجہ سے اللہ تعالیٰ قوموں کو عروج عطا فرماتا ہے جس کی وجہ سے لوگ نیکیوں کے لیڈر و رہنما اور امام بن جاتے ہیں کہ اُن کے اعمال و افعال کی پیروی

دینتھی الیٰ رایہم۔ — کیجاتی ہے اور ان کی رایوں پر اعتماد کیا جاتا ہے۔

(جامع بیان العلم)

(۲) عن عائشۃ رضؓ انہا قالت سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ان اللہ عزوجل اوحی الیّ انہ من سلک مسلکا فی طلب العلم سہلت لہ طریق الجنۃ وفضل فی علم خیر من فضل فی عبادۃ

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔ مشکوٰۃ)

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ جو شخص علم کی تلاش میں چلتا ہے میں اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہوں، اور علم کی زیادتی، عبادت کی زیادتی سے بہتر ہے۔

(۳) ولیفشوا العلم ولیجلسوا حتی یعلّم من لا یعلم فان العلم لا یہلک حتی یکون سرا۔

(صحیح بخاری کتاب العلم)

اور عالموں کو علم پھیلانا چاہیئے اور تعلیم دینے کے لئے بیٹھنا چاہیئے تاکہ جو لوگ علم سے محروم ہیں اُنکو تعلیم دیں اس لئے کہ جہاں علم پوشیدہ ہوا بس وہ مٹ گیا۔

(۴) عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ ﷺ مرّ بمجلسین فی مسجدہ فقال کلاھما علی خیر واحدھما افضل من صاحبہ اما ھولاء فیدعون اللہ ویرغبون الیہ فان شاء اعطاھم وان شاء منعھم واَمّا ھؤلاء فیتعلمون الفقہ والعلم ویعلمون الجاھل فہم افضل وانما بعثت معلمًا ثم جلس فیہم۔ (رواہ الدارمی مشکوٰۃ)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو مجلسوں کے پاس سے گذرے جو آپ کی مسجد میں منعقد تھیں۔ آپ نے فرمایا یہ دونوں مجلسیں خیر کی ہیں لیکن ان سے ایک دوسرے سے بہتر ہے اس مجلس کے لوگ اللہ سے دُعا کرتے ہیں اور اسکی طرف رغبت کر رہے ہیں۔ اگر وہ چاہے عطا فرمائے اور اگر چاہے منع کر دے لیکن یہ دوسری مجلس کے لوگ علم حاصل کر رہے ہیں اور جہلا کو تعلیم دے رہے ہیں پس یہ لوگ افضل ہیں اسلئے کہ میں خود معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ اور آپ اس مجلس میں بیٹھ گئے۔

(۵) افضل العبادۃ طلب العلم

(کنوز الحقائق حرف الہمزہ)

بہترین عبادت علم کا طلب کرنا ہے۔

(۶) (حذیفۃ رضؓ) رفعہ۔ فضل العلم

حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ عبادت سے

خیر من فضل العبادۃ وخیر دینکم الورع۔ (اوسط - بزار)

علم فضل ہے اور دین میں بہترین نیکی تقویٰ ہے۔

(ابومسعودؓ) رفعہ: طلب العلم (۷) فریضۃ علی کل مسلم۔
(سنن ابن ماجہ باب فضل العلماء)

ابومسعودؓ سے مروی ہے کہ ہر مسلمان پر علم حاصل کرنا واجب ہے۔

تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ (۸) سبعین سنۃ۔
(کنوز الحقایق حرف التاء)

ایک گھڑی فکر کرنا ستر سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

عالم ینتفع بعلمہ خیر من (۹) الف عابد۔
(کنوز الحقایق حرف التاء)

جس عالم کے علم سے فائدہ اٹھایا جائے وہ ہزار عابد سے بہتر ہے۔

(علیؓ) انہ لاخیر فی عبادۃ لاعلم (۱۰) فیہا ولاخیر فی علم لافہم فیہ ولاخیر فی قرأۃ لاتدبر فیہا۔
(دارمی کتاب العلم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جس عبادت میں علم شامل نہ ہو اس میں کوئی خیر نہیں اور جس علم میں فہم نہ ہو اس میں بھی خیر نہیں اور جس قرأت میں تدبر (غور و فکر) نہ ہو اس میں بھی کوئی خیر نہیں۔

(انسؓ) مثل العالم فی الارض (۱۱) کمثل النجوم فی السماء یھتدی بھا فی ظلمات البر والبحر فاذا انطمست النجوم اوشك ان تضل الھداۃ۔
(احمد)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ زمین پر عالم کی مثال فلک پر ستاروں کی مانند ہے جن سے خشکی و تری کی تاریکی میں راستہ ملتا ہے۔ جب ستارے ڈوب جائیں تو ہدایت حاصل کرنے والے کا گمراہ ہو جانا ممکن ہے۔

لاتزال نفس ابن آدم شابۃ (۱۲) فی طلب العلم۔
(کنوز الحقایق حرف لا)

ہمیشہ انسان کا نفس طلب علم کے اندر جوان رہتا ہے۔

قال مجاھد لایتعلم العلم (۱۳) مستحی ولامتکبر (بخاری کتاب العلم)

مجاہد کا قول ہے جو شخص شرم یا غرور کرے گا وہ علم حاصل نہیں کر سکتا۔

(۱۴) عن انس بن مالک رضؓ قال قال رسول اللہ ؐ طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم۔

(سنن ابن ماجہ ۔ باب فضل العلما)

انس بن مالک رضؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر مسلم پر علم کا طلب کرنا فرض ہے۔

(۱۵) (جابر رضؓ) قال رجل یا رسول اللہ ؐ ای الناس اعلم؟ قال من جمع علم الناس الی علمہ کل صاحب علم غرثان۔ (ابو یعلی موصلی)

حضرت جابر رضؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سب سے بڑا عالم کون ہے؟ فرمایا۔ جو دوسروں سے بھی علم حاصل کرتا رہے۔ کیونکہ عالم علم کا بھوکا رہتا ہے۔

(۱۶) (علی رضؓ) قال حدثوا الناس بما یعرفون اتحبون ان یکذب اللہ و رسولہ۔

(بخاری)

حضرت علی رضؓ سے مروی ہے کہ عوام کو اُنکی عقل کے مطابق مسائل بتاؤ۔ کیا تمہیں پسند ہے کہ اللہ اور اسکے رسول کی تکذیب کیجائے؟

(۱۷) (ابن مسعود رضؓ) قال ما انت بمحدث قوما حدیثا لا تبلغہ عقولھم الا کان لبعضھم فتنۃ۔

(مسلم)

حضرت ابن مسعود رضؓ سے مروی ہے کہ جب تم لوگوں کے سامنے ایسی گفتگو کروگے جو اُن کی عقل کی رسائی سے باہر ہو۔ تو وہ کچھ لوگوں کیلئے فتنہ بن جائے گی۔

(۱۸) یحاسب الناس علی قدر عقولھم

(کنوز الحقایق ۔ حرف الیاء)

لوگوں سے بمقدار ان کی عقلوں کے حساب کیا جائے گا۔

(۱۹) (کثیر بن مرۃ) قال لا تحدث الباطل للحکماء فیمقتوک ولا تحدث الحکمۃ للسفھاء فیکذبوک ولا تمنع العلم اھلہ فتاثم ولا تضعہ فی غیر اھلہ فتجھل ان علیک فی علمک حقا کما ان علیک فی مالک حقا۔

(دارمی)

کثیرہ بن مرۃ سے مروی ہے کہ داناؤں کے سامنے بے سرو پا بات نہ کرو ورنہ وہ خفا ہو جائینگے کم عقل والوں سے حکمت کی باتیں نہ کرو ورنہ وہ تمہاری تکذیب کریں گے۔ علم کے اہل کو علم سے محروم نہ رکھو ورنہ تم گنہگار ہوگے نا اہل سے علمی گفتگو نہ کرو ورنہ وہ تمہیں ہی جاہل کہے گا (علم ہو یا دولت) تمہارے علم میں تمھارا ایسا ہی حق ہے جیسا کہ تمھاری دولت میں تمھارا حق ہے۔

عقل سلیم

دین المرء عقلہ ومن لا دین له لا عقل لہ۔ (۲۰) انسان کا دین اُس کی عقل ہے اور جس کا کوئی دین نہیں اسکو عقل نہیں۔

(کنوز الحقایق حرف دال)

یتفاضل الناس بالعقل فی الدنیا والآخرۃ۔ (۲۱) حسبِ عقل لوگوں کی دنیا و آخرت میں باہم فضیلت ہوگی۔

(کنوز الحقایق حرف الیاء)

عن حفصؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اراد ان یبعث معاذ الی الیمن قال کیف تقضی اذا عرض لك قضاء قال اقضی بکتاب اللہ قال فان لم تجد فی کتاب اللہ قال فبسنۃ رسول اللہ (صلعم) قال فان لم تجد فی سنۃ رسول اللہ (صلعم) ولا فی کتاب اللہ قال اجتهد رائی ولا آلو فیضرب رسول اللہ (صلعم) صدرہٗ فقال الحمد للہ الذی وفق رسول اللہ لما یرضی رسول اللہ (صلعم)

(ابوداؤد ۔ کتاب القضاء)

(۲۲) حفصؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو قاضی بنا کر یمن کی طرف روانہ کرنے کا ارادہ کیا تو معاذ سے پوچھا کہ تم کس طرح فیصلہ کروگے اگر کوئی مسئلہ درپیش ہو۔ معاذ نے جواب دیا کہ کتاب اللہ سے فیصلہ کرونگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کتاب اللہ میں نہ ملے تو معاذ نے کہا رسول اللہ صلعم کی سنت سے فیصلہ کرونگا۔ آپؐ نے فرمایا میری سنت اور کتاب اللہ میں بھی نہ ملے تو کیا کروگے۔ معاذ نے کہا کہ میں اجتہاد کرکے اپنی رائے سے کام لونگا اور حق سے اعراض نہیں کرونگا۔ اس پر رسول اللہ صلعم نے معاذ کے سینہ پر ہاتھ مار کر (تحسین دی) پھر (معاذ) نے کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ اُس نے رسول اللہ صلعم کو توفیق دی کہ رسول اللہ صلعم نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

عن حمید سمعت معاویہؓ یقول سمعت رسول اللہ صلعم (۲۳) حمید سے روایت ہے کہ معاویہؓ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے

يقول من يرد الله به خيراً يفقهه في الدين۔ (اخرجه الشيخان)

ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ جس کے حق میں بہتری کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین میں سمجھ عطا کرتا ہے۔

علم کا چھپانا معصیت ہے

(۲۴) (ابو هريرةؓ) رفعه: من سئل علماً يعلمه فكتمه الجم بلجام من نار۔ (ترمذی، ابوداؤد۔ کتاب العلم)

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ اگر عالم سے کوئی بات دریافت کیجائے جسے وہ جانتا ہو اور وہ اُسے چھپالے تو قیامت کے دن اُسے آگ کی لگام چڑھائی جائے گی۔

(۲۵) (جابرؓ) لاينبغي للعالم ان يسكت على علمه ولا ينبغي للجاهل ان يسكت على جهله قال الله تعالى فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون۔ (اوسط۔ طبرانی)

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ عالم کو زیبا نہیں کہ اظہار علم کے موقع پر خاموش رہے۔ اور نہ جاہل کو زیبا ہے کہ اپنی بے علمی کو چھپانے کے لئے چپ رہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس بات کا تمھیں علم نہ ہو اُسے جاننے والے سے دریافت کرلو۔

(۲۶) (ابن عباسؓ) رفعه: تناصحوا في العلم فان خيانة احدكم في علمه اشد من خيانته في ماله وان الله سائلكم يوم القيامة۔ (طبرانی)

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حقوق علم ادا کرنے کی ایک دوسرے کو نصیحت کرتے رہو مال کی خیانت سے علم کی خیانت زیادہ معیوب ہے حشر میں اللہ تعالیٰ اس کا بھی حساب لے گا۔

(۲۷) عن سهل بن سعدؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لان يهدى بهداك واحد خير لك من حمر النعم۔ (اخرجه ابوداؤد)

سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے سبب سے ایک آدمی کا ہدایت پانا تیرے لئے سرخ اونٹ سے بہتر ہے۔

علم کا بیجا استعمال منع ہے

(۲۸) (جندلؓ) رفعہ: مثل الذی یعلم الناس الخیر وینسی نفسہ کمثل السراج یضئی للناس ویحرق نفسہ۔ (کبیر۔ مطولا)

حضرت جندلؓ سے مروی ہے کہ جو شخص دوسروں کو نیکی کی تعلیم دے اور خود اس پر عمل نہ کرے۔ اسکی مثال چراغ کی سی ہے کہ اوروں کو روشنی دے اور خود کو جلاتا رہے۔

(۲۹) (ابوہریرۃؓ) رفعہ: شرار الناس الذین یسألون عن شرار المسائل کی یغلطوا بہا العلماء۔ (رزین)

حضرت ابوہریرۃؓ سے مروی ہے کہ بدترین وہ لوگ ہیں جو شرانگیز مسائل پوچھکر علماء کو مغالطے میں ڈالتے ہیں۔

(۳۰) (کعبؓ بن مالک) رفعہ: من طلب العلم لیجاری بہ العلماء اولیماری بہ السفہاء ویصرف بہ وجوہ الناس الیہ ادخلہ اللہ النار۔ (ترمذی)

کعب بن مالکؓ سے مروی ہے کہ جو شخص اس لئے علم پڑھتا ہے کہ علماء کا مقابلہ اور جہلا سے مناظرہ کرکے عوام کو اپنی طرف مائل کرے اسے اللہ تعالیٰ دوزخ میں ڈالے گا۔

(۳۱) عن جابر بن عبد اللہؓ ان النبیؐ قال لاتعلموا العلم تباھوا بہ العلماء ولا تماروا بہ السفہاء ولا تمیّزوا بہ المجالس فمن فعل ذٰلک فالنار النار۔ (سنن ابن ماجہ باب الانتفاع بالعلم والعمل)

جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس لئے علم نہ حاصل کرو کہ علما پر فوقیت لیجاؤ اور جہلا سے جھگڑا کرو اور نہ اس لئے کہ لوگوں میں عزت حاصل کرو۔ جو ایسا کرے گا اس کے لئے آگ ہے پس آگ سے بچو (یعنے علم کو علم کی خاطر حاصل کرو)

کسی فن کے اختیار کرنے سے پہلے اُس کا علم حاصل کرنا ضروری ہے

(۳۲) عن موسیٰ بن طلحۃ عن ابیہ قال مررت مع رسول اللہ صلعم بقوم علی روس النخل فقال ما یصنع ھؤلاء فقالوا یلقحونہ یجعلون الذکر فی الانثیٰ فیتلقح فقال رسول اللہ صلعم ما اظن یغنی ذٰلک شیئاً قال فاخبروا بذٰلک فترکوہ فاخبر رسول اللہ صلعم بذٰلک فقال ان کان ینفعھم فلیصنعوا فانی انما ظننت ظناً فلا تواخذونی بالظن و لکن اذا حدثتکم عن اللہ شیئاً فخذوا بہ فانی لن اکذب علی اللہ عزوجل

(کتاب الفضائل صحیح مسلم مطبوعہ مصر ۱۲۹۰ھ صفحہ ۲۲۳)

موسیٰ بن طلحہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم (مدینہ منورہ کے) بعض باغوں میں سے گذرے دیکھا کہ کچھ لوگ کھجوروں کے درختوں پر چڑھ کر کچھ کر رہے ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا کر رہے ہیں ایک ہمراہی نے کہا یہ مادہ کھجوروں میں نر کھجوروں کے پھول ڈالتے ہیں تاکہ پھل زیادہ آئیں۔ فرمایا میں تو نہیں سمجھتا کہ اس سے کچھ زیادہ فائدہ ہوگا۔ اس نے جاکر باغ والوں سے آپکا یہ فقرہ بیان کر دیا۔ صحابہ نے جو سراپا اطاعت تھے اس پر عمل کیا یعنی ایسا کرنا چھوڑ دیا۔ اس سال پھل کم آئے آپ کا پھر اس طرف گذر ہوا تو ان لوگوں نے صورت حال عرض کی۔ آپنے فرمایا میں نے تو یوں ہی ایک بات سمجھ سے کہدی تھی۔ اگر ان کو اس عمل سے فائدہ ہوتا ہو تو کریں۔ پھر فرمایا میں نے ایک گمان کیا تھا۔ گمان پر مجھ کو نہ پکڑو۔ ہاں جب خدا کی طرف سے کوئی بات کہوں تم اس کو لو کہ میں خدا پر ہرگز جھوٹ نہ کہوں گا۔

(۳۳) وفی روایۃ اخریٰ عن انس بن مالک قال انتم اعلم بامر دنیاکم (ایضاً)

دوسری روایت میں انس بن مالک سے مروی ہے کہ "تم اپنے دنیا کے کام کو زیادہ جانتے ہو"

(۳۴) وفی روایۃ اخریٰ عن رافع بن خدیج قال انما انا بشر مثلکم اذا امرتکم بشیءٍ من دینکم فخذوا بہ واذا امرتکم بشیءٍ من رائی فانما انا بشر مثلکم۔ (ایضاً)

ایک اور روایت میں، رافع بن خدیج سے مروی ہے کہ "میں تو ایک آدمی ہوں جب تمہارے دین کا کوئی حکم دوں تو اُس کو قبول کرو اور جب اپنی رائے سے کچھ کہوں تو میں ایک آدمی ہی ہوں تم جیسا۔"

علم وحکمت جہاں سے ملے حاصل کرو

(ابو ھریرۃؓ) رفعہ : الکلمۃ (۳۵)
الحکمۃ ضالۃ المومن فحیث
وجدھا فھو احق بھا۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ سخنِ حکیمانہ مومن ہی کی گم شدہ دولت ہے۔ جہاں بھی ملے اس کا زیادہ حقدار وہی ہے۔

خذ الحکمۃ ولا یضرك من ای (۳۶)
وعاء خرجت۔
(کنوز الحقایق ۔ حرف الخاء)

تو علم وحکمت حاصل کرلے جس برتن سے بھی نکلے تجھے نقصان نہیں ہوگا۔

انبیاء کا ورثہ اُن کا علم ہے

(ابو الدرداءؓ) من سلك طریقا (۳۷)
یطلب بہ علما سلك بہ طریقا من
طرق الجنۃ وان الملائکۃ لتضع
اجنحتھا رضاءً لطالب العلم وانّ
العالم لیستغفرلہ من فی السمٰوٰت
ومن فی الارض والحیتان فی جوف
الماء وان فضل العالم علی العابد
کفضل القمر لیلۃ البدر علی سائر
الکواکب وان العلماء ورثۃ الانبیاء
وان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا
درھما ولکن ورثوا العلم فمن اخذہ
اخذ بحظ وافر۔

(ترمذی ۔ ابو داؤد)

ابو الدرداءؓ سے مروی ہے کہ حصول علم کے لئے سفر کرنا جنت کی راہ طے کرنا ہے۔ جویانِ علم کی رضا جوئی کے لئے فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ ارض وسما کا ایک ایک فردحتیٰ کہ سمندر کی مچھلیاں بھی اس کی مغفرت کے لئے دست بدعاء رہتی ہیں۔ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے بدر کامل کو ستاروں پر ہوتی ہے۔ ترکۂ انبیاء علیہم السلام کے یہی اہلِ علم وارث ہیں۔ نبیوں نے درہم ودینار کی میراث نہیں چھوڑی۔ بلکہ میراثِ علم چھوڑی ہے۔ جس نے اُسے حاصل کرلیا اُس نے بہت کچھ لے لیا۔

لین دین

لین دین

گزشتہ ابواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ انسان کے اولین فرائض میں سے ایک فرض یہ بھی ہے کہ وہ حصولِ معاش کیلئے جہد کرے۔ کوئی پیشہ اس کیلئے ممنوع نہیں قرار دیا گیا بشرطیکہ وہ اسکے اخلاقی نشوونما میں مانع وحارج نہ ہو یا دوسروں کے فوز وفلاح میں مزاحم نہ ہو۔ مختلف پیشوں میں سے جنھیں اختیار کیا جا سکتا ہے پیشۂ تجارت کو خاص اہمیت دیگئی ہے لیکن حکم ہے کہ تجارت کے ہر معاملہ میں دیانت و امانت سے کام لیا جائے "اقیموا الوزن ولاتخسروا المیزان" یہ معاشرے کی فلاح کیلئے ضروری ہے جس طرح کائنات کے مختلف حصص میں توازن پایا جاتا ہے تاکہ اس کا قیام و بقا ممکن ہوسکے اسیطرح تمام انسانی کاروبار میں بھی توازن ضروری ہے تاکہ معاشرے میں استحکام باقی رہے۔

قرآن کریم اور احادیث نبوی صلعم سے جو اقتباسات یہاں پیش کئے گئے ہیں وہ تمام اس امر پر زور دیتے ہیں کہ کسی کو دھوکا دینا یا کسی سے ناجائز استفادہ کرنا گناہ ہے۔ یہ افعال ترکیب کی روح کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں اور معاشرے کے مفادات کیلئے بھی مضر ہیں۔ سارے کاروبار اور تمام انسانی تعلقات میں اسی بنیادی اصول کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ کوئی چیز ہو اس کو برابر ناپا یا تولا جائے۔ اقیموا الوزن! ہر شئی کے نقائص کو خریدار کے سامنے ظاہر کر دیا جانا چاہیئے قبل اس کے کہ قیمت پر اتفاق ہو۔ احتکار زیادہ قیمت وصول کرنے کیلئے، گناہ کبیرہ ہے اور سختی کے ساتھ منع ہے مسابقت اپنے بھائی (انسان) کو تباہ کرنے کیلئے یا بازار کے نرخ میں خلل ڈالنے کے لئے" ایک گناہ ہے۔ اسی طرح ہر قسم کا سٹہ یا قمار مذموم و حرام قرار دیا گیا ہے۔ حکومت کی جانب سے قیمتوں کے تعین کی اجازت نہیں حکومت کا یہ فرض ہے کہ تجارت کے کاروبار کو کامل آزادی عطا کرے اور استحصال سے محفوظ رکھے۔

اسی بناء پر ایک طرف تو دولت کا جمع کرنا اور دوسری طرف سود پر روپیہ کا قرض دینا منع کر دیا گیا ہے معاشرے کے خلاف یہ جرم ہے دوسروں کے حالات کی تنگی سے فائدہ اٹھایا جائے۔ قرآن کریم چند افراد کے ہاتھ دولت کے جمع ہو جانے کا مخالف ہے۔ نہ صرف دولتمندوں کے مفاد کی خاطر دولت کو آزادی کے ساتھ گردش کرتے رہنا چاہیئے بلکہ ان لوگوں کے مفاد کی خاطر بھی ایسا ہونا ضروری ہے جو دولتمند تو نہیں لیکن جو اگر صحیح طریقوں پر سرمایہ مل جائے تو کسی منفعت بخش کام پر لگانا چاہتے ہیں اس لئے دولتمندوں کا یہ اخلاقی فریضہ ہے کہ غریبوں کو بغیر سود کے قرض دیں۔ قرآن اسکو "قرض حسن" کے نام سے تعبیر کرتا ہے۔ قرآن کریم میں خود خدا سوال کرتا ہے کہ من ذالذی یقرض اللہ قرضا حسنا؟ کوئی ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے؟ ظاہر ہے کہ یہاں "اللہ" سے مراد اللہ کی وہ مخلوق ہے جو دولت کی مالک نہیں۔ قرآن کریم کا یہ تصور ہے اور نبی کریم صلعم کا بھی کہ معاشرہ کے ہر فرد کو دیانت کے ساتھ روزی کمانے کا موقع ملنا چاہیئے۔

اس مضمون پر ایک بعد میں آنے والے باب میں جس کا عنوان "تقسیم دولت" ہے مزید روشنی ڈالی جائے گی۔

لین دین

آیات

(۱) وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ
الانعام۔ آیت (۱۵۳)

اور انصاف کے ساتھ صحیح طور پر ناپو اور تولو۔

(۲) وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۙ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ۝ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝
الرحمٰن آیت (۷ تا ۹)

اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور میزان کو قائم کیا ہے تاکہ تم حد (اعتدال) سے تجاوز نہ کرو اور انصاف کے ساتھ وزن ٹھیک رکھو اور کم نہ تولو۔

(۳) وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۖ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۗ
المطففین۔ آیت (۱ تا ۳)

بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنیوالوں کی کہ جب لوگوں سے ناپ کرلیں تو پورا لے لیں اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا دیں۔

(۴) فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ۔
الاعراف۔ آیت (۸۵)

پس ناپ تول پورا پورا کیا کرو۔ لوگوں کو انکی چیزیں کم نہ دو۔

(۵) وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ۝
ہود ۔ آیت (۸۴)

اور ناپ تول میں کمی نہ کیا کرو۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ (خیانت کیوجہ) تم خوشحال ہو۔ میں ڈرتا ہوں کہ تم پر عذاب کا ایسا دن نہ آجائے جو سب پر چھا جائے گا۔

(۶) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۣ
النساء (۲۹)

اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقہ سے نہ کھاؤ۔ ہاں اگر آپس کی رضامندی سے تجارت ہو تو (اس میں کھا سکتے ہو)۔

(٧) يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ ٱلْأَحْبَارِ وَٱلرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَٰلَ ٱلنَّاسِ بِٱلْبَٰطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ ۗ وَٱلَّذِينَ يَكْنِزُونَ ٱلذَّهَبَ وَٱلْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝

التوبہ - آیت (٣٤)

مسلمانو! یاد رکھو (یہودیوں اور عیسائیوں کے) علماء اور مشائخ میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو لوگوں کا مال ناحق ناروا کھاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے انھیں روکتے ہیں اور جو لوگ سونا، چاندی جمع کر رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں اُسے خرچ نہیں کرتے تو ایسے لوگوں کو عذاب دردناک کی خوشخبری سنادو۔

(٨) إِنَّ ٱللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا۟ ٱلْأَمَٰنَٰتِ إِلَىٰٓ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ ٱلنَّاسِ أَن تَحْكُمُوا۟ بِٱلْعَدْلِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ سَمِيعًۢا بَصِيرًا ۝

النساء - آیت (٥٨)

(مسلمانو) خدا تمھیں حکم دیتا ہے کہ جو جسکی امانت ہو، وہ اس کے حوالے کر دیا کرو۔ اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو چاہیئے کہ انصاف کے ساتھ کرو کیا ہی اچھی بات ہے جس کی خدا تمھیں نصیحت کرتا ہے بلاشبہہ وہ سب کچھ سننے والا اور سب کچھ دیکھنے والا ہے۔

(٩) يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَٱكْتُبُوهُ ۚ وَلْيَكْتُب بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِٱلْعَدْلِ ۚ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَن يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ ٱللَّهُ ۚ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ ٱلَّذِى عَلَيْهِ ٱلْحَقُّ وَلْيَتَّقِ ٱللَّهَ رَبَّهُۥ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ۚ فَإِن كَانَ ٱلَّذِى عَلَيْهِ ٱلْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَن يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُۥ بِٱلْعَدْلِ ۚ وَٱسْتَشْهِدُوا۟ شَهِيدَيْنِ مِن رِّجَالِكُمْ ۖ فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَٱمْرَأَتَانِ مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ ٱلشُّهَدَآءِ

مسلمانو! جب کبھی ایسا ہو کہ تم خاص میعاد کیلئے اُدھار لینے دینے کا معاملہ کرو تو چاہیئے کہ لکھا پڑھی کر لو اور تمھارے درمیان ایک لکھنے والا ہو جو دیانتداری کے ساتھ دستاویز قلمبند کرے۔ لکھنے والے کو اس سے گریز نہیں کرنا چاہیئے کہ جس طرح اللہ نے اُسے بتلایا ہے اُس کے مطابق لکھدے۔ اُسے لکھدینا چاہیئے۔ لکھا پڑھی اس طرح ہو کہ جس کے ذمّہ دینا ہے وہ مطلب بولتا جائے اور کاتب لکھتا جائے اور چاہیئے کہ ایسا کرتے ہوئے اپنے پروردگار کا دل میں خوف رکھے جو کچھ اس کے ذمّے آتا ہے اس میں کسی طرح کی کمی نہ کرے۔ ٹھیک ٹھیک لکھوادے اگر ایسا ہو کہ جسکے ذمّہ دینا ہے وہ بے عقل ہو یا ناتواں ہو یا اسکی استعداد نہ رکھتا ہو کہ خود کہے اور لکھوائے تو اس

أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَىٰ ۚ وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا ۚ وَلَا تَسْأَمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰ أَجَلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا ۖ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا ۗ وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ ۚ وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ ۚ وَإِنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَقْبُوضَةٌ ۖ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ ۗ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۚ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۝

البقرہ - آیت (۲۸۲-۲۸۳)

صورت میں چاہئے اس کی جانب سے اس کا سرپرست دیانتداری کے ساتھ مطلب بولتا جائے اور اس پر اپنے میں سے دو آدمیوں کو گواہ کرلو۔ اگر دو مرد نہ ہوں تو پھر ایک مرد، دو عورتیں جنھیں تم گواہ کرنا پسند کرو تاکہ اگر ایک بھول جائے گی تو دوسری یاد دلا دے گی اور جب گواہ طلب کئے جائیں تو گواہی دینے سے انکار نہ کریں اور معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا، جب تک میعاد باقی ہے، دستاویز لکھنے میں کاہلی نہ کرو۔ اکتایا نہ کرو۔ اللہ کے نزدیک (اس طریقے سے لکھ لینے میں) تمھارے لئے انصاف کی زیادہ مضبوطی ہے، اور شہادت کو اچھی طرح قائم رکھنا ہے اور زیادہ سزاوار کہ تم اس طریقے سے بند و بست کرنے میں شک و شبہ میں نہ پڑو۔ ہاں اگر ایسا ہو کہ نقد کا کاروبار دست بدست ہو جسے تم لیا دیا کرتے ہو تو ایسی حالت میں کوئی مضائقہ نہیں اگر لکھا پڑھی نہ کیجائے لیکن سودا کرتے ہوئے گواہ کر لیا کرو اور کاتب اور گواہ کو کسی طرح کا نقصان نہ پہنچایا جائے اگر تم نے ایسا کیا تو یہ تمہارے لئے گناہ کی بات ہوگی اور چاہئے کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔ اللہ تمھیں سکھلاتا ہے اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے اور اگر تم سفر میں ہو اور کوئی کاتب نہ ملے تو اس صورت میں ایسا ہو سکتا ہے کہ کوئی چیز رہن رکھ کر اس کا قبضہ دیدیا جائے پھر اگر ایسا ہو کہ تم میں سے ایک آدمی دوسرے کا اعتبار کرے تو جس کا اعتبار کیا گیا ہے وہ امانت واپس کردے اور اپنے پروردگار سے ڈرتا رہے اور دیکھو ایسا نہ کرو کہ گواہی چھپاؤ جو کوئی گواہی چھپائے گا اس کا قلب گنہگار ہوگا اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ کے علم سے پوشیدہ نہیں۔

فَاِنۡ کَانَ الَّذِیۡ عَلَیۡهِ الۡحَقُّ (۱۰) سَفِیۡهًا اَوۡ ضَعِیۡفًا اَوۡ لَا یَسۡتَطِیۡعُ اَنۡ یُّمِلَّ هُوَ فَلۡیُمۡلِلۡ وَلِیُّهٗ بِالۡعَدۡلِ ؕ

(البقرہ - آیت ۲۸۲)

پس اگر وہ شخص جس پر حق ہو وہ ناسمجھ ہو یا کمزور ہو یا لکھانے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو چاہیئے کہ اس کا ولی انصاف سے لکھدے۔

احادیث

(۱) عن ابی سعیدؓ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم التاجر الامین الصدوق مع النبیّین والصدیقین والشہداء والصالحین (اخرجہ الترمذی)

(تیسیرالوصول - کتاب البیع)

ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امانت دار اور سچا تاجر قیامت کے دن انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوگا۔

(یہ روایت ترمذی میں ہے)

(۲) من اخون الخیانہ تجارۃ الوالی فی رعیتہ۔

(کنوزالحقایق - طبرانی)

بڑی خیانت والا وہ حاکم ہے جو اپنی رعایا میں تجارت کرے۔

(۳) عن عمرؓ انہ قال لایبیع فے سوقنا الامن قد تفقہ فے الدین (اخرجہ ترمذی)

(تیسیرالوصول کتاب البیع)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ ہمارے بازار میں بجز ایسے اشخاص کے جو دین میں پوری سمجھ رکھتے ہوں اور کوئی شخص خرید و فروخت نکرے

(ترمذی میں یہ روایت ہے)

(۴) عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحاب الکیل والمیزان انکم قد ولیتم امرین ھلکت فیھما الامم السابقۃ۔

(ترمذی - ابواب البیوع)

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپنے اور تولنے والوں سے فرمایا کہ تم لوگوں کے متعلق ایسی دو چیزیں کیگئی ہیں (یعنی ناپ تول) جن کی وجہ سے پہلی امتیں ہلاک ہوگئیں۔

(۵) عن عثمانؓ قال قال رسول اللہؐ اذا بعت فکل واذا ابتعت فاکتل (اخرجهما البخاری)

(کتاب تیسیر الوصول - کتاب البیوع)

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم بیچا کرو تو ناپ کر دیا کرو اور جب تم خریدا کرو تو ناپ کر خریدا کرو۔

(۶) عن حکیم بن حزامؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیعان بالخیار مالم یتفرقا او قال حتی یتفرقا فان صدقا وبینا بورك لهما فی بیعهما وان کتما وکذبا محقت برکة بیعهما۔

(بخاری - کتاب البیوع)

حضرت حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں یا یہ فرمایا یہاں تک کہ علیحدہ ہو جائیں۔ پس اگر وہ دونوں سچ بولیں اور (عیب وہنر) ظاہر کر دیں تو انہیں ان کی بیع میں برکت دی جائیگی اور اگر جھوٹ بولیں گے یا عیب پوشی کریں گے تو بیع کی برکت مٹا دی جائے گی۔

(۷) عن ابی هریرةؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تلقوا الرکبان لبیع ولا یبع بعضکم علی بیع بعض ولا تناجشوا ولا یبع حاضر لباد ولا تصروا الابل والغنم فمن ابتاعها بعد ذلك فهو بخیر النظرین بعد یحلبها ان رضیها امسکها وان سخطها ردها وصاعا من تمر وفی روایة من اشتری شاة مصراة فهو بالخیار ثلثة ایام فان ردها ردها معها صاعا من طعام۔

(مسلم وبخاری - کتاب البیوع)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! تم غلہ خریدنے کے لئے (شہر سے باہر جا کر) قافلہ والوں سے نہ ملو اور ایک شخص ایک چیز خرید رہا ہے اور بائع اور مشتری باہم رضامند ہو گئے ہوں یعنی بیع ہو چکی ہو تو ان کے معاملہ کو برہم کر کے تم اسے نہ خریدو۔ اور قیمت بڑھا کر کسی کو دھوکہ نہ دو۔ اور شہری دیہاتی کو کوئی چیز نہ بیچے اور اونٹ بکری کا دودھ تھنوں میں نہ چھوڑو کہ دودھ تھنوں میں جمع ہو کر مشتری کے دھوکے کا باعث ہو پھر جو شخص اس کے بعد ایسے جانور کو خریدے اسے دودھ دوہنے کے بعد اختیار ہے پسند ہو تو رکھ لے ناپسند ہو تو پھیر دے اور ساتھ کھجوروں کا ایک صاع بھی دے۔ ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ جو شخص دودھ چڑھی ہوئی بکری خریدے اسے تین روز تک اختیار ہے (تین دن کے اندر)

پھیرنا چاہے تو اس کے ساتھ ایک صاع غلہ بھی دیدے

(۸) عن ابی ھریرۃؓ قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول الحلف منفقۃ للسلعۃ ممحقۃ للبرکۃ۔

(صحیحین ۔ کتاب البیوع)

حضرت ابوہریرۃؓ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ قسم سے مالِ تجارت کی نکاسی تو ہوتی ہے مگر برکت جاتی رہتی ہے۔

(۹) عن ابی امامۃؓ ان رسول اللہؐ قال لا تبیعوا القینات المغنیات ولا تشتروھن ولا تعلموھن ولا خیر فے تجارۃ فیھن وثمنھن حرام قال وفے مثل ھذا انزلت ومن الناس من یشتری لھو الحدیث

(تیسیر الوصول کتاب البیوع)

ابو امامۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم گانے والی لونڈیوں کو نہ خریدو۔ نہ بیچو۔ نہ ان کو گانا بجانا سکھاؤ۔ ان کی تجارت میں کچھ خیر و برکت نہیں ہے اور ان کی قیمت حرام ہے اور اسی قسم کے افعال سے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ہے

(الآیۃ ومن الناس من یشتری لھو الحدیث)

احتکار

(۱۰) عن سعید بن المسیبؒ ان عمر ابن الخطابؓ مرّ بحاطب بن ابی بلتعۃ وھو یبیع زبیبا لہ فے السوق فقال لہ عمرؓ امّا ان تزید فے السعر واما ان ترفع من سوقنا۔

(موطا امام مالک ۔ کتاب البیوع)

سعید بن مسیبؒ سے روایت ہے کہ حضرت عمر ابن الخطابؓ حاطب ابی بلتعہ کے پاس سے ہوکر گذرے وہ بازار میں منقی بیچ رہے تھے (بازار کے بھاؤ سے کم پر یہ دیکھکر) حضرت عمرؓ نے اُن سے فرمایا یا تو تم بھاؤ بڑھاؤ، ورنہ ہمارے بازار سے اُٹھ جاؤ۔

(۱۱) عن عمر بن الخطابؓ قال قال رسول اللہؐ الجالب مرزوق والمحتکر ملعون۔

(ابن ماجہ باب الحکرۃ والجلب)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جالب (یعنی باہر سے مال لانے والا) خوش نصیب ہے (اس کو نفع ہوگا برکت ہوگی) اور احتکار کرنے والا ملعون ہے۔

(۱۲) عن ابن عمرؓ ان رسول اللہؐ قال من احتکر طعامًا اربعین یومًا یرید به الغلاءَ فقد برئ من اللہ تعالیٰ وبرئ اللہ تعالیٰ منه۔

(تیسیر الوصول ج ۱)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چالیس روز تک غلّہ ذخیرہ کرکے رکھے اور اس سے اسکی یہ نیت ہو کہ نرخ میں گرانی پیدا ہو جائے تو وہ شخص گویا خدا سے بیزار ہو گیا اور خدانے بھی اس سے اپنا تعلق منقطع کرلیا۔

(۱۳) عن ابی امامةؓ ان رسول اللہؐ قال اهل المدائن هم الحبساءُ فی سبیل اللہ تعالیٰ فلا تحتکروا علیهم الاقوات ولا تغلوا علیهم الاسعار فان من احتکر علیهم طعامًا اربعین یومًا ثم تصدق به لم یکن له کفارة۔

(تیسیر الوصول ج ۱)

ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا... مداین کے لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے راستے میں مقید ہیں ان پر انکی روزی کو بند مت کرو اور ان پر بھاؤ کو گراں مت کرو اور جو شخص کہ اُن پر چالیس روز تک غلّہ بند کریگا اور اسکے بعد تمام غلّہ کو خیرات کردے گا جب بھی یہ صدقہ اس کے گناہ کے کفارہ کے لئے کافی نہ ہوگا۔

(۱۴) عن معمر بن عبد اللہ بن نضلةؓ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم لا یحتکر الا خاطئ۔

(ابن ماجه باب الحکرة والجلب)

معمر بن عبد اللہ بن نضلہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احتکار نہیں کرتا مگر وہی جو خاطی (یعنی گنہگار) ہو۔

(۱۵) عن معاذؓ قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم یقول بئس العبد المحتکر ان ارخص اللہ تعالیٰ الاسعار حزن وان اغلاها فرح۔

(تیسیر الوصول ج ۱)

معاذؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ غلّے کو روکنے والا شخص بہت بُرا ہے کہ اگر خدا نے ارزانی کردی تو نہایت غمگین ہو جاتا ہے اور اگر گرانی کردی تو نہایت خوش ہوتا ہے۔

(۱۶) عن مالك انه بلغه ان عمر ابن الخطابؓ قال لا حکرة فی سوقنا لا یعمد رجالٌ بایدیهم فضولٌ من اذهاب الی رزق من ارزاق اللہ

امام مالکؒ کو یہ روایت پہنچی کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا ہمارے بازار میں کوئی احتکار نہ کرے جن لوگوں کے ہاتھ میں حاجت سے زیادہ روپیہ ہے وہ کسی ایک غلّہ کو جو ہمارے ملک میں آئے خرید کر

نزل بساحتنا فیحتکرون علینا، ولکن ایما جالب جلب علی عمود کبدہ فی الشتاء والصیف فذالک ضیف عمر فلیبع کیف شاء اللہ و لیمسک کیف شاء اللہ۔

(موطا امام مالک - کتاب البیوع)

احتکار نہ کریں اور جو شخص تکلیف اٹھا کر ہمارے ملک میں غلہ لائے گرمی یا جاڑے میں تو وہ عمر کا مہمان ہے جس طرح اللہ کو منظور ہو بیچے اور جس طرح اللہ کو منظور ہو رکھ چھوڑے۔

(۱۷) عن ابی ھریرۃؓ و معقل بن یسارؓ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحشر الحاکرون وقتلۃ الانفس فی درجۃ ومن دخل فی شیءٍ من سعر المسلم یغلیہ علیھم کان حقًا علی اللہ تعالٰی ان یعذبہ فی معظم النار یوم القیمۃ۔

(تیسیر الوصول ج ۱)

ابوہریرہؓ اور معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ غلہ بند کرنے والوں کا اور قاتلین کا ایک ہی درجہ میں حشر ہوگا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کے بھاؤ میں اس نیت سے مداخلت کرے کہ ان پر نرخ کو گراں کردے تو ایسے شخص کی نسبت خدائے تعالٰی کو اس امر کا پورا حق حاصل ہوگا کہ اس کو قیامت کے دن دوزخ کے بڑے درجہ میں عذاب اور تکلیف میں مبتلا رکھے۔

(۱۸) عن ابن عباسؓ ان النبیؐ قال لا تستقبلوا السوق ولا تحفلوا ولا ینفق بعضکم لبعض۔

(جامع ترمذی - کتاب البیوع)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بازار سے نکل کر قافلے کے آگے مت جاؤ اور نہ بھاؤ بڑھاؤ ایک دوسرے پر۔

(۱۹) عن ابن عمرؓ قال الجالب مرزوق والمحتکر محروم ومن احتکر علی المسلمین طعامًا ضربہ اللہ تعالٰی بالافلاس والجذام۔

(تیسیر الوصول ج ۱)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ غلہ کی کھیپ لانے والا ضرور مرزوق ہوگا اور غلہ روکنے والا ضرور محروم رہے گا اور جو شخص مسلمانوں کا غلہ روک رکھے گا خدائے تعالٰی اس کو ضرور افلاس اور جذام میں گرفتار کرے گا۔

(۲۰) عن ابی ھریرۃؓ ان رجلًا قال یارسول اللہؐ سعر لنا فقال ادعو

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ

ثم جاء آخر فقال یا رسول اللہ سعرلنا فقال بل اللہ تعالیٰ یخفض ویرفع وانی لارجوان القی اللہ تعالیٰ ولیس لاحد عندی مظلمۃ۔

(تیسیر الوصول ج ۱)

یا رسول اللہ آپ نرخ مقرر فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں دعا کرتا ہوں۔ پھر دوسرا شخص آیا اس نے بھی کہا کہ یا رسول اللہ آپ نرخ مقرر فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا خدا ہی سستا کرتا ہے اور مہنگا کرتا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ میں خدا سے ایسی حالت میں ملوں کہ میرے پاس کوئی مظلمہ نہ ہو (مظلمہ۔ یعنی کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے میرا ظلم کسی پر پایا جائے)

(۲۱) عن انس ان الناس قالوا یا رسول اللہ غلا السعر فسعر لنا فقال ان اللہ ھو المسعر القابض الباسط الرزاق وانی لارجو ان القی اللہ تعالیٰ ولیس احد یطالبنی بمظلمۃ فی دم ولا مال۔

(تیسیر الوصول ج ۱)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بھاؤ مہنگا ہو گیا ہے آپ نرخ مقرر فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ نرخ دینے والا ہے اور وہی مہنگا اور سستا کرنے والا ہے اور وہی رازق ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ خدا سے ایسی حالت میں ملوں کہ کسی کو مجھ سے خون اور مال سے متعلق کسی قسم کے مطالبہ کا حق نہ ہو۔

سود

(۱) وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ط البقرہ۔ آیت (۲۷۵)

اور اللہ نے خرید و فروخت کے معاملہ کو حلال کیا ہے اور سود کی کاروبار کو حرام کر دیا ہے۔

(۲) اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ط ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ط البقرہ۔ آیت (۲۷۵)

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ آخرت میں خدا کے حضور ایسی حالت میں کھڑے ہوں گے کہ گویا انکو شیطان لپٹ کر خبطی کر دیا ہے۔ یہ اسلئے کہ وہ کہتے ہیں کہ خرید و فروخت کا معاملہ سود کے معاملہ ہی کی طرح ہے۔

(۳) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۚ
آل عمران آیت (۱۲۹)

اے ایمان والو! تم سود نہ کھاؤ کئی حصہ زاید۔ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم فلاح حاصل کرو۔

(۴) وَمَا آتَيْتُم مِّن رِّبًا لِّيَرْبُوَ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُو عِندَ اللَّهِ ۖ
الروم۔ آیت (۳۹)

اور جو سود تم دیتے ہو تاکہ لوگوں کے مالوں میں ترقی ہو تو وہ اللہ کے نزدیک ترقی نہیں پاتا (یعنی پاداش عمل کے قانون کے مطابق یہ آخری نتیجہ گھاٹا اور نقصان ہے)۔

(۵) وَأَخْذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ۚ
النساء آیت (۱۶۱)

اور (بہ سبب اس کے کہ) وہ (یعنی یہودی) سود لیا کرتے تھے جس سے ان کو منع کیا گیا تھا۔ اور دوسروں کا مال ناحق طریقے پر کھا جاتے تھے۔

(۶) يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ ○
البقرہ۔ آیت (۲۷۶)

اور اللہ تعالےٰ سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کافر بدکار کو کسی طرح پسند نہیں کرتا۔

(۷) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ○ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ
البقرہ۔ آیت (۲۷۸، ۲۷۹)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو سود تمھارا باقی رہ گیا ہے اسے درگذر کردو۔ اور اگر تم ایسا نہ کرو تو پھر اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔

(۸) وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ○
البقرہ۔ آیت (۲۷۹)

اگر تم باز آجاؤ تو تمھارا اصل سرمایہ دلا یا جائےگا (اللہ کی مرضی یہ ہے کہ) نہ تم لوگوں پر ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔

احادیث

(۱) (ابن مسعودؓ) لعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم آکل الربوٰ و مؤکلہ و شاھدیہ وکاتبہ۔

(لمسلم، ابی داؤد، ترمذی) کتاب تیسیر الوصول ج ۱

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے پر کھلانے والے پر گواہوں پر اور اس کے کاتب پر سب ہی پر لعنت فرمائی ہے۔

(۲) عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ لیاتین علی الناس زمان لا یبقی احد الا آکل الربوٰ فمن لم یاکلہ اصابہ من بخارہ وفی روایۃ من غبارہ۔

(تیسیر الوصول ج ۱)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئیگا کہ بجز سود کے کھانے والوں کے اور کوئی باقی نہیں رہے گا۔ جو سود نہیں کھائے گا اس کو اس کا دھواں پہنچے گا اور بعض روایات میں ہے کہ اس کا غبار پہنچے گا۔

(۳) ان کل ربًا موضوع ولکن لکم رؤس اموالکم لا تظلمون ولا تظلمون قضی اللہ انہ لا ربا وان ربا عباس بن عبد المطلبؓ موضوع کلہ ایہا الناس اسمعوا قولی واعقلوہ تعلمن ان کل مسلم اخ للمسلم وان المسلمین اخوۃ فلا یحل لامرئ من اخیہ الا ما اعطاہ عن طیب نفس منہ فلا تظلمن انفسکم اللھم ھل ابلغت۔

(حجۃ الوداع کا خطبہ سیرۃ ابن ہشام ج ۲)

ہر قسم کا سود ساقط ہے مگر اصل رقم تمہاری ہے تاکہ نہ تم پر ظلم ہو اور نہ تم دوسروں پر ظلم کرو اللہ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ سود قطعی ساقط ہے اور ابن عباسؓ کا سود بھی ساقط ہے۔ اے لوگو! سنو میری بات اور سمجھ لو اور جان لو کہ ہر مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور مسلمان سب آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ پس نہیں جائز کہ ایک بھائی دوسرے بھائی کا مال اسکی مرضی کے خلاف لے۔ پس تم میں سے کوئی ایک دوسرے پر ظلم نہ کرے۔ اے اللہ میں نے پہنچا دیا۔

قرضِ حسنہ

آیات

(۱) مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا۔ البقرہ۔ آیت (۲۴۵)

کوئی شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دے (اچھے طور پر قرض دے)

(۲) مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗ وَلَہٗٓ اَجْرٌ کَرِیْمٌ ؕ

الحدید۔ آیت (۱۱)

کوئی شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دے پھر اللہ تعالیٰ اُس کو اُس شخص کے لئے بڑھاتا چلا جائے اور اُس کو بہت اچھا بدلہ ملے گا۔

(۳) وَاِنْ کَانَ ذُوْ عُسْرَۃٍ فَنَظِرَۃٌ اِلٰی مَیْسَرَۃٍ ؕ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ؕ

البقرہ۔ آیت (۲۷۹)

اگر قرضدار تنگدست ہو تو چاہیئے کہ آسودگی ہونے تک مہلت دی جائے اور اگر معاف کر دو تو تمہارے لئے یہ بہتر ہے۔ اگر تم علم رکھتے ہو۔

(۴) وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْھُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَۃٍ مِّنْ رَّبِّکَ تَرْجُوْھَا فَقُلْ لَّھُمْ قَوْلًا مَّیْسُوْرًا ؕ

بنی اسرائیل۔ آیت (۲۸)

اگر تم فی الوقت نہیں دینا چاہتے اور آئندہ تم کو اللہ کی رحمت کی امید ہے تو اُن سے کوئی اچھی نرم بات کہدو۔

(۵) وَاِنْ کَانَ ذُوْ عُسْرَۃٍ فَنَظِرَۃٌ اِلٰی مَیْسَرَۃٍ ؕ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ؕ وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْہِ اِلَی اللّٰہِ ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفْسٍ مَّا کَسَبَتْ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ؕ

البقرہ۔ آیت (۲۷۹، ۲۸۰)

اور اگر کوئی تنگدست (تمہارا مقروض) ہو تو فراخی تک کی مہلت دو اور اگر تم معاف کر دو تو تمہارے حق میں یہ زیادہ بہتر ہے اگر تم سمجھو اور اس دن سے ڈرو جبکہ تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر ہر شخص کو اس کے کئے کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا۔

احادیث

(۱) عن جابرؓ قال کان لی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم دین فقضانی وزادنی۔ (ابوداؤد)

جابرؓ کہتے ہیں کہ جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر میرا کچھ قرضہ آتا تھا تو آپ نے میرا قرضہ ادا کر دیا اور اوپر سے کچھ اضافہ بھی دیا۔

(۲) عن عبداللہ بن ابی ربیعۃؓ قال استقرض منی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربعین الفاً فجاءہ مالٌ فدفعہ الی فقال بارک اللہ تعالی فی اھلک ومالک انما جزاء السلف الحمد والاداء۔ (نسائی)

عبداللہ بن ابی ربیعۃؓ سے مروی ہے کہ جناب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے چالیس ہزار قرض لئے اور آپ کے پاس مال آیا تو آپ نے میرا پورا قرضہ ادا کر دیا اور فرمایا خدا تجھے تیرے مال اور اہل میں برکت دے۔ قرض کی تلافی اس کے سواء اور کیا ہو سکتی ہے کہ قرضہ ادا کر دیا جائے اور قرض دینے والے کا احسان مانا جائے۔

(۳) عن ابی ھریرۃؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مطل الغنی ظلم۔ (بخاری کتاب الحوالۃ)

ابو ہریرۃؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مالدار آدمی کا (قرض ادا کرنے میں) دیر کرنا ظلم کرنا ہے۔

(۴) عن ابی ھریرۃؓ ان رسول اللہ قال مطل الغنی فاذا اتبع احدکم علی ملی فلیتبع۔ (صحیحین)۔ بخاری کتاب الحوالۃ۔

ابو ہریرۃؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ مالدار آدمی کا (قرض ادا کرنے میں) دیر کرنا ظلم ہے اور جب تم میں کوئی غنی کے حوالے کر دیا جائے تو حوالے کو قبول کر لینا چاہئے۔

(۵) عن ابی ھریرۃؓ ان رجل تقاضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاغلظ لہ فھم اصحابہ فقال دعوہ فان لصاحب الحق مقالا واشتروا لہ بعیراً فاعطوہ ایاہ قالوا لا نجد

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جناب رسول خداؐ پر تقاضا کیا اور نہایت سختی کے ساتھ کیا۔ صحابہ نے (زجر و توبیخ کا) ارادہ کیا تو پیغمبر خداؐ نے فرمایا۔ اس سے کچھ تعریض نہ کرو کیونکہ حقدار کو سختی کرنے کا حق ہے

اِلّا افضل من سنہ فقال اشتروہ فاعطوہ ایاہ فان خیرکم احسنکم قضاءً۔

(بخاری ۔ کتاب الوکالتہ)

تم ایک اونٹ خرید کر اسکے حوالے کردو۔ صحابہ نے عرض کیا کہ ہمیں اس کا سا اونٹ تو ملتا نہیں بلکہ اس کے اونٹ سے بڑی عمر کا اونٹ ملتا ہے۔ فرمایا وہی خرید کر حوالے کردو۔ کیونکہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قضا، دین میں اچھا اور بہتر ہے۔

(۶) عن جابر بن عبد اللہؓ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال رحم اللہ رجلاً سمحًا اذا باع واذا اشتری واذا قتضیٰ۔

(بخاری ۔ کتاب البیوع)

جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا اس شخص پر رحم کرے جو بیچے اور خریدے اور تقاضا کرے تو سب میں آسانی اور سیر چشمی اور فیاضی کرنے والا ہو۔

(۷) عن عایشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنّ الرفق ما کان فی شیٔ الا زانہ ولا نزع من شیٔ الا شانہ اخرجہ مسلم۔

(تیسیر الوصول کتاب الرفق)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ نرمی جس میں ہوتی ہے اُس کو خوشنما اور حسین بنا دیتی ہے اور جس کے دل سے نرمی نکال لیجاتی ہے اس کو بدنما اور معیوب کردیتی ہے۔

(مسلم کی روایت ہے)

(۸) عن ابی ہریرۃؓ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال کان تاجر یداین الناس فاذا رای معسرا قال لفتیانہ تجاوزوا عنہ لعل اللہ ان یتجاوز عنا فتجاوز اللہ عنہ۔

(بخاری کتاب البیوع)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ جناب نبیؐ نے فرمایا کہ ایک تاجر لوگوں سے قرض کا معاملہ کیا کرتا تھا اور (اس کا قاعدہ تھا کہ) جب کسی کو تنگدست دیکھتا تو اپنے گماشتوں سے کہدیتا کہ اسکو معاف کردو شاید خدا ہمیں معاف کرے چنانچہ خدا نے اُس کے قصور معاف کردیئے۔

(۹) عن ابی سعیدؓ قال یصیب رجل فی عہد النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی ثمار ابتاعہا فکثر دینہ فقال

ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ جناب نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ایک شخص کو اسکے پھلوں میں آفت پہنچنے کی وجہ نقصان ہوا تو اُس پر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدقوا علیہ فتصدق الناس علیہ فلم یبلغ ذٰلک وفآءَ دینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لغرمائِہ خذوا ما وجدتم و لیس لکم اِلّا ذالک۔

(مسلم ۔ کتاب البیوع)

قرضہ بہت ہو گیا۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں کی طرف روئے سخن کر کے) فرمایا کہ اس کو خیرات دو۔ لوگوں نے خیرات دی مگر یہ خیرات اسکے قرضہ کو پورا نہ کر سکی اس پر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قرضخواہوں سے فرمایا کہ جو تم نے پالیا ہے اسی پہ بس کرو اسکے سوا تمھیں اور کچھ نہیں ملے گا۔

(۱۰) عن ابی موسیٰؓ قال قال رسول اللہؐ اِن من اعظم الذنوب عند اللہ تعالیٰ یلقاہ بہ عبدٌ بعد الکبائر التی نھی اللہ تعؐ عنہا اِنّ یموت رجل وعلیہ دین لا یدع لہ قضآءً اخرجہ ابوداؤد۔

(تیسیر الوصول ۔ کتاب البیوع)

ابوموسیٰ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بڑا گناہ خدا کے نزدیک کبیرہ گناہوں کے بعد وہ گناہ ہے کہ کوئی شخص قرضدار مر جائے اور اتنی جائداد نہ چھوڑ جائے جو ادائے قرضہ کے لئے کافی ہو۔

(ابوداؤد کی روایت ہے)

(۱۱) عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ من اخذ اموال الناس یرید اداءَھا ادّی اللہ عنہ ومن اخذھا یرید اتلافھا اتلفہ اللہ تعالےٰ۔ اخرجہ البخاری۔

(تیسیر الوصول ۔ کتاب الدین)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں کا مال ادائی کے ارادہ سے لیتا ہے۔ خدائے تعالیٰ اس کے ذمّہ سے ادا کر دیتا ہے اور جو لوگوں کا مال تلف کر دینے کی غرض سے لیتا ہے خدائے تعالیٰ اسکو تلف کر دیتا ہے۔ (بخاری کی روایت ہے)

(۱۲) عن سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ قال کنا جلوسًا عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذ اتی بجنازۃ فقالوا صل علیہا فقال ھل علیہ دین قالوا لا قال فھل ترک شیئًا قالوا لا فصلے

سلمہ بن اکوع رضؓ کہتے ہیں کہ ایک دن ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا۔ لوگوں نے عرض کیا حضور اس کی نماز پڑھ دیں۔ آپ نے پوچھا "کیا اس پہ کچھ قرض ہے؟" لوگوں نے کہا نہیں

علیہ ثم اتی بجنازۃ اخری فقالوا
یا رسول اللہ صل علیہا قال ھل
علیہ دین فقیل نعم قال فھل
ترک شیئاً قالوا ثلاثۃ دنانیر فصلی
علیہا ثم اتی بالثالثۃ فقالوا صل
علیہا قال ھل ترک شیئاً قالوا لا قال
فھل علیہ دین قالوا ثلاثۃ دنانیر
قال صلوا علی صاحبکم قال ابو قتادۃ
صل علیہ یا رسول اللہ وعلیّ دینہ
فصلی علیہ۔

(کتاب الحوالات۔ بخاری)

پھر آپ نے اسکی نماز پڑھا دی۔ اس کے بعد
دوسرا جنازہ لایا گیا تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ
اسکی بھی نماز پڑھا دیجئے۔ آپ نے پوچھا۔ اس پر
کچھ قرض ہے؟ عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا کیا
اس نے کچھ مال چھوڑا ہے۔ لوگوں نے کہا تین اشرفیاں
پس آپ نے اسکی بھی نماز پڑھا دی۔ اس کے بعد
تیسرا جنازہ لایا گیا اور لوگوں نے عرض کی اسکی بھی
نماز پڑھا دیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ اس نے کچھ مال
چھوڑا ہے۔ لوگوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا۔
اس پر کچھ قرض ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں تین اشرفیاں۔
آپ نے فرمایا تم لوگ اپنے دوست کی نماز پڑھ لو۔
ابو قتادہ نے کہا یا رسول اللہ! آپ اس کی نماز
پڑھا دیجئے۔ اس کا قرض میرے ذمے ہے اس پر
آپ نے اسکی نماز پڑھا دی۔

حصّہ سوم

قرآن کا اقتصادی نظام

تقسیمِ دولت

قرآن کا اقتصادی نظام

تقسیمِ دولت

اسلامی اخلاقیاتِ عمرانی کی بنیاد اس تصور پر ہے کہ تمام نوع انسانی اُمتِ واحدہ ہے یعنی رسول اللہ صلعم کے ارشاد کے مطابق تمام انسان عیال اللہ ہیں۔ ایک گلہ جس میں ہر فرد دوسرے کا راعی یا نگہبان ہے اس تصور کے ماتحت ہر قسم کا استحصال ناجائز قرار پاتا ہے یہ وہ بنیادی اصول ہے جس پر نوع انسانی کی اقتصادی زندگی کی وہ عمارت استوار ہوتی ہے جو قرآن کی مقصود و مطلوب ہے۔

قرآنی نظام کا دوسرا بنیادی اصول یہ ہے کہ کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں جو کچھ ہے سب خدا کی ملکیت ہے۔ اسلام کے نزدیک پیداوار اور تقسیم کا کوئی نقشہ جائز نہیں قرار پا سکتا۔ جب تک کہ وہ اس بنیادی تصور سے مطابقت نہ رکھے۔ انسان کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اپنی ضروریات کی تمام منفعت بخش اشیاء کو زمین سے حاصل کرے لیکن شرط یہ ہے کہ تمام پیداوار کو اس طرح تقسیم کیا جائے کہ اس سے تمام نوع انسانی کی ضروریات پوری ہو جائیں۔ یعنی اس پیداوار سے صرف وہی لوگ استفادہ نہ کریں جنھوں نے اس کے حصول کیلئے محنت کی ہے اس سے وہ بھی فائدہ حاصل کریں جو کسی نہ کسی وجہ سے محنت اور مشقّت سے معذور ہو چکے ہوں۔ تقسیم پیداوار کی یہ شرط اسلام کے اُس تصور کے اندر مضمر ہے جسکی رُو سے تمام نوع انسانی کو خدا کا کنبہ قرار دیا گیا ہے۔

غریبوں کا مسئلہ یعنی ان لوگوں کا مسئلہ جو کبر سنی، بیماری یا کسی اور ایسے ہی سبب سے

روزی کمانے کے قابل نہ رہیں، انسانی معاشرہ کا قدیم ترین مسئلہ ہے اسلام سے پہلے اس مسئلہ کا زیادہ سے زیادہ حل یہ سوچا گیا کہ ایسے لوگ امیروں کی خیرات پر گزارہ کریں لیکن اسلام اس قسم کے بیکس و بے بس انسانوں کو گداگری کے ٹکڑوں پر کبھی نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ وہ ملت کی دولت میں ان کا حق قرار دیتا ہے۔ قرآن بار بار اعلان کرتا ہے کہ جو کچھ زمین سے حاصل کیا جاتا ہے وہ صرف انسانی محنت کا نتیجہ نہیں ہوتا۔ اس میں خدا کا ہاتھ بھی شامل ہوتا ہے۔ فطرت کی تمام قوتیں جنھیں انسان اپنے کام میں لاتا ہے خدا کے تعاون کی زندہ شہادتیں ہیں۔ اس اعتبار سے خدا انسان کا شریک کار ہو جاتا ہے بلکہ شریک غالب۔ قرآن کہتا ہے کہ "اے جماعت مومنین! اگر تم نے خدا کی مدد کی تو خدا تمھاری مدد کریگا اور تمھیں دنیا میں ثبات عطا کر دے گا" جب خدا انسان کا رفیق کار ٹھہرا تو ظاہر ہے کہ ہر پیداوار میں خدا کا حصّہ بھی ہوگا۔ خدا اپنے حصّہ کو لوگوں کیلئے وقف کر دیتا ہے جو اپنی روزی آپ کمانے کے قابل نہ ہوں ـــــ یتامیٰ، بیوائیں، محتاج، مساکین، نادار مسافر اور وہ لوگ جو ہنگامی حوادث کی وجہ سے حصول رزق سے محروم ہو چکے ہوں یا وہ جو غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں اور ایسے مقروض جو ادائیگی قرض کی وسعت نہ رکھتے ہوں۔ قرآن ان سب کو خدا کی کفالت میں دیتا ہے اسلئے کہ یہ خدا کی ذمہ داری ہے کہ جس نے اسے پیدا کیا ہے اسے رزق بھی پہنچائے۔ اس ذمہ داری کو پورا کرنا ہر مملکت کا فرض ہے جس کو زمین پر خدا کی نیابت کرنی ہے۔

اس لئے قرآن ان لوگوں کا جو رزق پیدا کرنے کی استعداد رکھتے ہیں یہ فریضہ قرار دیتا ہے کہ وہ اپنی کمائی کا ایک حصّہ مملکت کی طرف منتقل کر دیں تاکہ انھیں محتاجوں اور محروموں کی ضروریات پورا کرنے کیلئے صرف کیا جائے۔ قرآن کی اصطلاح میں اسے "انفاق فی سبیل اللہ" کہتے ہیں جسے وہ خدا کی محبت کا ثبوت قرار دیتا ہے۔ انفاق کی کئی شکلیں ہیں جن میں سے خاص کر زکوٰۃ پر اس قدر زور دیا گیا ہے کہ اس کا ذکر قرآن صلوٰۃ جیسے مقدس فریضے کے ساتھ کرتا ہے۔ اسکی اہمیت کا اس سے اندازہ لگ گیئے کہ جب خلیفۂ اول ابوبکرؓ کے زمانہ میں بعض قبائل نے زکوٰۃ کو مرکزی بیت المال میں بھیجنے سے انکار کر دیا تو خلیفہ نے ان کے خلاف اعلان جہاد کر دیا تاآنکہ انھوں نے اس حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا

لہٰذا اسلام میں کمزوروں اور غریبوں کی سرپرستی مملکت کی ذمہ داری ہے قرآن کا نظام یہ ہے کہ ہر فرد معاشرہ کو کم از کم بنیادی ضروریات زندگی لازماً بہم پہنچائی جائیں۔ رسول اللہؐ کا ارشاد ہے کہ ابن آدم کا پیدائشی حق یہ ہے کہ اسکے پاس رہنے کا مکان۔ ستر ڈھانپنے کو کپڑا۔ کھانے کو روٹی اور پینے کو پانی ہو۔ حضورؐ کے ارشاد گرامی کا یہی مفہوم ہے کہ مملکت کا کوئی فرد بنیادی ضروریات زندگی سے محروم نہ رہنے پائے۔

اُن لوگوں کی جو اپنی روزی آپ پیدا کر سکتے ہوں ضروریاتِ زندگی کا اسطرح انتظام کر کے قرآن اسکی پوری آزادی دیتا ہے کہ لوگ زیادہ سے زیادہ دولت پیدا کریں اور تمام جائز طریقوں سے اپنے معیار زندگی کو بلند کریں لیکن ہر فرد معاشرہ پر یہ شرط عاید کرتا ہے کہ معاملات میں کسی دوسرے کی کمزوری سے قطعاً فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ بنا بریں قرآن ناجائز نفع اندوزی کے تمام طریقوں کو حرام قرار دیتا ہے اور قماربازی اور سٹہ کو ممنوع ٹھہراتا ہے لیکن چھوٹے یا بڑے پیمانہ پر انفرادی یا اجتماعی طریق سے تمام ایسے کاروبار کی اجازت دیتا ہے جو معاشرہ کے مفاد عمومی کے خلاف نہ جائیں اسکے علاوہ استحصالِ زر کے تقاضوں کی حوصلہ شکنی کے پیش نظر ہر شخص کو حصول دولت کے مواقع فراہم کرنے کا یقین دلاتے ہوئے دولت کو ایک جا اکٹھا ہونے سے روکتا ہے۔ یہ مقصد اسلامی قانون وراثت کے ذریعے پورا کیا گیا ہے جس کی رو سے کسی متوفی شخص کی دولت کسی ایک یا خاص فرد خاندان کے قبضہ میں نہیں جا سکتی۔ بلکہ وہ جملہ قریبی رشتہ داروں میں تقسیم ہو جاتی ہے جیسے بیوی شوہر۔ بیٹے بیٹیاں ماں باپ وغیرہ اور اگر کوئی حق دار نہ ہو تو لاوارث مال مملکت کے بیت المال میں داخل ہو جاتا ہے اس کے علاوہ ہر شخص کو یہ اختیار بھی ہے کہ وہ اپنی جائداد کو کسی نیک ارادہ کے تحت کسی شخص یا اشخاص یا کسی ادارہ کے حق میں ایک حد معینہ تک وصیت کر سکتا ہے۔

کتاب کے آنے والے حصہ میں "تقسیم دولت" کے موضوع پر مملکت کے مالیات کے ضمن میں مزید روشنی ڈالی جائے گی۔

ملک سے ذاتی استفادہ

آیات

(۱) وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ○

النساء - آیت (۳۲)

اور (دیکھو) خدا نے تم میں ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے مقابلہ میں جو کچھ دے رکھا ہے اسکی تمنا نہ کرو (کہ کاش ہمیں بھی یہ ملا ہوتا) مردوں نے اپنے عمل سے جو کچھ حاصل کیا ہے اسکے مطابق (ثمرات ونتائج میں) اُن کا حصّہ ہے اور عورتوں نے اپنے عمل سے جو کچھ حاصل کیا ہے اسکے مطابق (ثمرات ونتائج میں) ان کا حصّہ ہے اور چاہیئے کہ ہر حال میں اللہ سے اسکی بخشایش کے طلب گار ہو، وہ یقیناً ہر بات کا علم رکھنے والا ہے۔

(۲) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ص

البقرہ - آیت (۲۶۷)

مُسلمانو! جو کچھ تم نے (محنت مزدوری یا تجارت سے) کمائی کی ہو، اس میں سے جو کچھ ہم نے تمہارے لئے زمین میں پیدا کیا ہے اُس میں سے عمدہ چیزیں خرچ کرو۔

(۳) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ

البقرہ - آیت (۲۵۴)

مُسلمانو! ہم نے مال ومتاعِ دنیا میں سے جو کچھ تمھیں دے رکھا ہے اُس میں سے خرچ کرو۔

(۴) يٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ○

الاعراف - آیت (۳۱)

(اور ہم نے حکم دیا) اے اولادِ آدم! عبادت کے ہر موقعہ پر اپنے جسم کی زیب و زینت سے آراستہ رہا کرو۔ کھاؤ اور پیو، مگر حد سے نہ گزر جاؤ۔ خدا انھیں پسند نہیں کرتا جو حد سے گزر جانے والے ہیں۔

(۵) كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ○

(خدا کی اس پیداوار کے) پھل شوق سے کھاؤ۔ جب اس میں پھل لگ جائیں اور (چاہیئے کہ) جس دن فصل کاٹو تو اُس کا حق (یعنی زکوٰۃ) بھی دے دیا کرو

الانعام۔ آیت (۱۴۲) — اور اسراف نہ کرو، خدا انہیں دوست نہیں رکھتا جو اسراف کرنے والے ہیں۔

(۶) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ وَاشْکُرُوْا لِلّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ ○
البقرہ۔ آیت (۱۷۲)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، ان پاکیزہ چیزوں سے کھاؤ جو ہم نے تم کو دی ہیں اور اللہ کا شکر کرو جبکہ تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔

(۷) وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ○
بنی اسرائیل۔ آیت (۲۶)

اور بیجا صرف کرکے (مال کو) ضائع مت کرو۔

(۸) وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَکَانَ بَیْنَ ذٰلِکَ قَوَامًا ○
الفرقان۔ آیت (۶۷)

وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو اسراف نہیں کرتے۔ (لیکن اسکے ساتھ ہی موقعہ پر) تنگی نہیں کرتے (بلکہ انکی روش (ان) دونوں حالتوں کے بین بین اعتدال پر رہتی ہے

اپنے مال میں دوسروں کا حق

(زکوٰۃ)

آیات

(۱) وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ۔ البقرہ۔ آیت (۴۳)

اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو۔

(۲) وَوَیْلٌ لِّلْمُشْرِکِیْنَ ۙ الَّذِیْنَ لَا یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ۔
حٰم السجدہ آیت (۶، ۷)

اور خرابی ہے ان مشرکوں کے لئے جو زکوٰۃ نہیں دیتے۔

(۳) وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَکٰوۃٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْہَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ○ الروم آیت (۳۹)

اور جو زکوٰۃ تم اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو تو ایسے ہی لوگ اپنے مال کو دوگنا کرنے والے ہیں۔

وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ ○ المائدہ آیت (۵۵) (۴) اہل ایمان انکسار کے ساتھ زکوٰۃ دیتے ہیں۔

احادیث

(۱) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اٰتاہ اللہ مالاً فلم یؤد زکاتہ مثل لہ یوم القیامۃ شجاعاً اقرع لہ زبیبتان یطوقہ یوم القیامۃ ثم یاخذ بلھزمتیہ یعنی بشدقیہ ثم یقول انا مالک انا کنزک ثم تلا ھذہ الآیۃ۔ (کتاب الزکوٰۃ بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا۔ اللہ جسے مال دے اور وہ اس مال کی زکوٰۃ نہ دے تو اس کا مال قیامت کے دن اس کے لئے اژدہا سانپ کی ہمشکل کر دیا جائے گا جس کے سر میں دو چتیاں ہونگی۔ وہ سانپ اس کا طوق بنجائے گا جو اس کے دونوں جبڑوں کو ڈسے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں۔ تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ع آل عمران آیت (۱۷۹)

اور وہ لوگ یہ خیال نہ کریں جو اس میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے کہ یہ ان کے لئے اچھا ہے بلکہ وہ ان کیلئے برا ہے قیامت کے دن یہی (مال) انکے گلے کا ہار بنایا جائے گا جس میں وہ بخل کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ کی ہی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے۔

(۲) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول لا زکوٰۃ فے مال حتّی یحول علیہ الحول۔ (کتاب الزکوٰۃ۔ سنن ابن ماجہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کہ "کسی مال پر زکوٰۃ نہیں ہے جبتک کہ اس پر سال نہ گذرے۔

(۳) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ انّ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قال اذا ادّیت زکوٰۃ مالك فقد قضیت ما علیك۔
(کتاب الزکوٰۃ۔ سنن ابن ماجہ)

جب تو نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو تو نے اپنا حق جو تجھ پر تھا ادا کر دیا۔

(۴) عن رافع بن خدیجؓ قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول العامل علے الصدقۃ بالحق کالغازی فے سبیل اللہ حتّے یرجع الی بیتہ۔ (کتاب الزکوٰۃ۔ سنن ابن ماجہ)

حضرت رافع بن خدیج ؓ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے۔ "جو کوئی زکوٰۃ وصول کرنے میں سچائی سے کام کرے اسکو اُس غازی جیسا ثواب ملے گا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرکے اپنے گھر واپس آیا ہو۔

(۵) عن ابی حمید الساعدی رضی اللہ عنہ قال استعمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا من الاسد علے صدقات بنی سلیم یدعی ابن اللُّتبِیَّۃ فلمّا جاءَ حاسبہٗ
(کتاب الزکوٰۃ۔ بخاری)

حضرت ابو حمید ساعدی ؓ کہتے ہیں کہ رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (قبیلہ) بنی سلیم کے صدقات وصول کرنے کے لئے ایک شخص کو مقرر کیا جسے ابن لتبیہ کہتے تھے۔ جب وہ آیا تو آپ نے اس سے حساب لیا۔

(۶) وقال اللہ عز وجل واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وقال ابن عباس حدّثنی ابو سفیان فذکر حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال یامرنا بالصلوٰۃ والزکوٰۃ والصلۃ والعفاف
(کتاب الزکوٰۃ۔ بخاری)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نماز پابندی سے ادا کرو اور زکوٰۃ دو (قرآن شریف میں زکوٰۃ کا ذکر ۸۲ مرتبہ آچکا ہے) عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں جب حدیث زکوٰۃ کا ذکر آیا تو ابوسفیان نے کہا کہ ہم کو رسُول اللہ نماز، زکوٰۃ ادا کرنے، رشتہ جوڑنے اور حرام کاری سے بچنے کا حکم دیتے۔

(۷) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال لما توفی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وکان ابوبکرؓ وعزم للقتال من کفر من العرب فقال عمر کیف تقاتل الناس وقد قال رسول اللہ صلی اللہ

حضرت ابوہریرۃ ؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور حضرت ابوبکر ؓ خلیفہ ہوئے تو عرب کے جو لوگ منکر (زکوٰۃ) ہوگئے تھے ابوبکر ؓ نے اُن سے لڑنے کا ارادہ کیا جس پر حضرت عمرؓ کہنے لگے۔ آپ ان لوگوں سے کیونکر

علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الٰہ الا اللہ فمن قالھا فقد عصم منی مالہ ونفسہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ تعالیٰ فقال واللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوٰۃ والزکوٰۃ فان الزکوٰۃ حق المال واللہ لو منعونی عناقًا کانوا یودونھا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتھم علی منعھا قال عمرؓ فواللہ ماھو الا ان قد شرح اللہ صدر ابی بکرؓ للقتال فعرفت انہ الحق۔

(کتاب الزکوٰۃ ۔ بخاری)

لڑ سکتے ہیں؟ جبکہ رسول خدا صلعم فرما چکے" مجھے حکم دیا گیا ہے لوگوں سے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہدیں۔ پس جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہدے تو بے شک اُس نے اپنا مال اور اپنی جان مجھ سے بچالی۔ مگر بحق اسلام۔ اور اس کا حساب اللہ پر ہے"؟ حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا خدا کی قسم میں اُس شخص سے ضرور جنگ کرونگا جو نماز و زکوٰۃ میں فرق سمجھے کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ خدا کی قسم اگر وہ ایک بھیڑ کا بچہ جو (زکوٰۃ میں) رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں دیتے تھے مجھے نہ دینگے تو میں اس کے نہ دینے پر ضرور ان سے جنگ کروں گا۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں خدا کی قسم مجھے معلوم ہوا کہ یہ بات صرف اس وجہ سے تھی کہ اللہ نے ابوبکرؓ کے سینے کو کھول دیا تھا۔ اور میں سمجھ گیا کہ یہی حق ہے۔

زکوٰۃ کے علاوہ اور بھی حق

صدقات

حدیث

(۱)

عن فاطمہ ابنۃ قیسؓ قالت سألت اوسئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الزکوٰۃ فقال ان فی المال لحقا سوی الزکوٰۃ ۔ ثم تلا ھذہ الآیۃ التی فی البقرۃ۔

(کتاب الزکوٰۃ ۔ جامع ترمذی)

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہے کہ اُس نے سوال کیا یا اور کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔ بیشک مال میں زکوٰۃ کے سوا اور بھی حق ہے۔ پھر آپ نے سورۂ بقرہ کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔

آیات

(۱) لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○

البقرہ ۔ آیت (۱۷۷)

نیکی صرف یہ نہیں ہے کہ تم اپنے مونہوں کو مشرق اور مغرب کی طرف پھیرو۔ لیکن نیکی وہ ہے جو اللہ اور آخرت کے دن اور فرشتوں اور کتاب اور نبیوں پر ایمان لائے اور اسکی محبت کے لئے قرابتداروں، اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سوال کرنے والوں کو اور غلاموں کو آزاد کرنے میں مال دے اور نماز کو قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور اپنے اقراروں کو پورا کرنے والے جب وہ اقرار کریں اور صبر کرنے والے تنگی اور تکلیف میں اور مقابلے کے وقت یہی لوگ ہیں جنھوں نے سچ کر دکھایا اور یہی متقی ہیں۔

(۲) وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ البقرہ آیت (۲۷۲)

اور جو مال تم خرچ کرو گے اس کا فائدہ تمھیں کو پہونچے گا۔

(۳) خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا

التوبہ ۔ آیت (۱۰۳)

اے پیغمبر اُن لوگوں کی دولت میں سے صدقہ لے کر اس کے ذریعہ اُنہیں پاک کرو اور اُن کا تزکیہ کرو۔

(۴) اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ ۔ البقرہ ۔ آیت (۲۶۵)

جو اپنے مال راہ خدا میں اس لئے خرچ کرتے ہیں تاکہ اللہ کی خوشنودیاں حاصل ہوں اور اُن کے اپنے دلوں میں ایمان کی جڑیں مضبوط ہوں۔

(۵) لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ ؕ
یقیناً ہم نے انسان کو مشقت کیلئے پیدا کیا ہے

اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَ عَلَیْهِ اَحَدٌ ۘ
کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کسی کو قدرت حاصل نہیں۔

یَقُوْلُ اَهْلَکْتُ مَالًا لُّبَدًا ؕ
کہے گا میں نے بہت سا مال برباد کر دیا۔

اَیَحْسَبُ اَنْ لَّمْ یَرَهٗۤ اَحَدٌ ؕ
کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اسے کوئی نہیں دیکھتا۔

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَیْنَیْنِ ۙ
کیا ہم نے اسکے لئے دو آنکھیں نہیں بنائیں۔

وَ لِسَانًا وَّ شَفَتَیْنِ ۙ
اور زبان اور دو ہونٹ

وَ هَدَیْنٰهُ النَّجْدَیْنِ ۚ
اور ہم نے اسے دونوں راستے دکھا دیئے۔

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۖ
سو وہ اونچی گھاٹی پر چڑھنے کی ہمت نہیں کرتا۔

وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ؕ
اور تجھے کیا خبر ہے کہ اونچی گھاٹی کیا ہے۔

فَکُّ رَقَبَةٍ ۙ
کسی گردن کا آزاد کرنا۔

اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ ۙ
یا بھوک کے دن میں کھانا کھلانا

یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۙ
قریبی یتیم کو

اَوْ مِسْکِیْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ؕ
یا مٹی سے ملے ہوئے مسکین کو۔

البلد۔ آیت (۴ تا ۱۶)

(۶) اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰکِیْنِ وَ الْعٰمِلِیْنَ عَلَیْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِی الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِیْنَ وَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ ؕ فَرِیْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ۝

بیشک صدقات فقیروں اور مسکینوں اور اس کے (صدقات کے) وصول کرنے والوں کیلئے اور جنکے دلوں میں کلمہ حق کی الفت پیدا کرنی ہے اور ان کے لئے ہے جن کی گردنیں (غلامی سے) آزاد کرانی ہیں اور قرضداروں کیلئے جو کہ قرض کی بوجھ سے دبے ہوئے ہیں اور اللہ کی راہ میں (یعنی مجاہدین اور اعلاء کلمۃ الحق میں معروف رہنے والوں کے لئے) اور مسافرین کیلئے۔ یہ اللہ کا حکم ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

التوبہ۔ آیت (۶۰)

(۷) لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ

خیرات ان حاجتمندوں کے واسطے ہے جو راہِ خدا میں مقید ہو گئے ہیں اور زمین پر گھومنے کی

ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ یَحْسَبُہُمُ الْجَاھِلُ اَغْنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُہُمْ بِسِیْمٰہُمْ لَا یَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ

البقرہ - آیت (۲۷۳)

کی استطاعت نہیں رکھتے۔ ان کے سوال سے بچنے کی وجہ سے ناواقف انہیں دولت مند سمجھتا ہے تم ان کے چہروں کو دیکھ کر پہچان لوگے وہ لوگوں سے لپٹ کر (پیچھا کرکے) نہیں مانگتے۔ اور جو مال تم خرچ کروگے بے شک اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے۔

(۸) یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْہَا زَوْجَہَا وَبَثَّ مِنْہُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا ○

النساء - آیت (۱)

اے افرادِ نسلِ انسانی! اپنے پروردگار (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرو۔ وہ پروردگار جس نے تمھیں اکیلی جان سے پیدا کیا اور اس سے اس کا جوڑا پیدا کردیا پھر ان دونوں کی نسل سے مردوں اور عورتوں کی ایک بڑی تعداد دنیا میں پھیلادی (اور اس طرح تنہا ایک مورثِ اعلیٰ کی نسل نے خاندانوں، قبیلوں اور اور بستیوں کی شکل اختیار کرلی اور رشتوں قرابتوں کا بہت بڑا دائرہ ظہور میں آگیا) پس دیکھو اللہ سے ڈرو جس کے نام پر باہم دگر (مہروالفت کا) سوال کرتے ہو نیز قرابت داری کے معاملہ میں (بے پروا نہ ہوجاؤ) یقین رکھو کہ اللہ تم پر (تمہارے اعمال کا) نگران حال ہے۔

(۹) فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ وَالْمِسْکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ ط

الروم - آیت (۳۸)

پس تو عزیز و اقارب، محتاج و مسافر کو ان کا حق دے۔

(۱۰) وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ وَالْمِسْکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ○ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ط

بنی اسرائیل - آیت (۲۶ و ۲۷)

اور رشتہ دار اور غریب اور مسافر (ہر ایک کو) اس کا حق دو۔ اور (دولت) بے جا مت اڑاؤ۔ کیونکہ دولت کے بے جا اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں۔

(۱۱) وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ○ الذٰریٰت ۔ آیت (۱۹)

اور ان کے مالوں میں سوالی اور غیر سوالی کا حق ہے۔

(۱۲) اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ج

البقرہ ۔ آیت (۲۷۴)

جو لوگ اپنے مالوں کو رات دن خرچ کرتے ہیں پوشیدہ طور پر اور علانیہ طور پر تو ان کے لئے ان کے رب کے پاس اس کا بدلہ ہے۔

(۱۳) وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ○ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ○

الدھر ۔ آیت (۸ و ۹)

اور وہ اللہ کی محبت میں مسکینوں، یتیموں، قیدیوں کو کھلاتے ہیں (اور کہتے ہیں) ہمارا یہ کھلانا اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ محض اللہ کے لئے ہے ہم تم سے نہ تو کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ کسی طرح کی شکر گزاری۔

(۱۴) اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ج

البقرہ ۔ آیت (۲۶۲)

وہ لوگ جو اللہ کے راستے میں اپنے مال کو خرچ کرتے ہیں اور پھر جو خرچ کرتے ہیں اس کے بعد نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ کوئی تکلیف دیتے ہیں ان کے لئے اللہ کے پاس اجر ہے۔

(۱۵) وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ۔

المنافقون ۔ آیت (۱۰)

اور جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے اس سے پہلے ہی خرچ کر لو کہ تم میں سے کسی کے پاس موت آموجود ہو۔

احادیث

(۱) الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ۔

ساری مخلوق عیال اللہ ہے۔ اور اللہ سب سے زیادہ محبت اس سے کرتا ہے جو اللہ کی مخلوق کو

(بیہقی - کتاب الایمان)

سب سے زیادہ چاہتا ہے۔

(۲) التعظیم لامر اللہ والشفقۃ علی عیال اللہ۔ (بیہقی - کتاب الایمان)

اللہ کے احکام کی تعظیم کرو اور اللہ کی مخلوق سے محبت رکھو۔

(۳) کلکم راعٍ وکلکم مسئولٌ عن رعیتہ۔

(بخاری - کتاب الجمعہ)

تم میں سے سب کے سب گلہ بان ہیں اور ہر ایک گلہ بان سے اُس کے گلہ کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

(۴) (عثمانؓ) رفعہ: لیس لابن آدم حق فی سوی ہذہ الخصال بیت یسکنہ وثوب یواری عورتہ وجلف الخبز والماء

(ترمذی)

ابن آدم کا یہ بنیادی حق ہے کہ اس کیلئے ایک گھر ہو جس میں وہ رہ سکے ایک کپڑا ہو جس سے وہ اپنے جسم کو ڈھانپ سکے اور کھانے کے لئے روٹی اور پینے کے لئے پانی۔

(۵) لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِیْ یَشْبَعُ وَجَارُہٗ جَائِعٌ اِلٰی جَنْبِہٖ۔

ایسا شخص مومن نہیں ہے جو خود تو سیر ہو کر سوئے اور اسکی بغل میں اس کا پڑوسی بھوکا رہے۔

(۶) یا ابن آدم مرضت فلم تعدنی قال کیف اعودک وانت رب العلمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعدہ اما علمت انک لو عدتہ لوجدتنی عندہ؟ یا ابن آدم استطعمتک فلم تطعمنی قال یا رب کیف اطعمک وانت رب العلمین؟ قال اما علمت انہ استطعمک عبدی فلان فلم تطعمہ اما علمت انک لو اطعمتہ لوجدت ذلک عندی؟ یا ابن آدم استسقیتک فلم تسقنی قال کیف اسقیک وانت رب العلمین!

(قیامت کے دن ایسا ہوگا کہ خدا ایک انسان سے کہے گا) اے ابن آدم! میں بیمار ہو گیا تھا۔ مگر تو نے میری بیمار پرسی نہ کی۔ بندہ متعجب ہو کر کہے گا بھلا ایسا کیوں کر ہو سکتا ہے اور تو تو رب العلمین ہے خدا فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہو گیا تھا اور تو نے اس کی خبر نہیں لی تھی۔ اگر تو اس کی بیمار پرسی کے لئے جاتا تو مجھے اُس کے پاس پاتا۔ اسی طرح خدا فرمائے گا اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا مگر تو نے نہیں کھلایا! بندہ عرض کرے گا بھلا ایسے کیسے ہو سکتا ہے۔ میں تجھے کیسے کھلاتا آپ تو خود رب العلمین ہیں خدا فرمائے گا کیا تجھے یاد نہیں کہ فلاں میرے

قال استسقاك عبدی فلان فلم تسقه اما انك لو سقيته لوجدت ذٰلك عندی؟ (مسلم عن ابی ہریرۃ)

بھوکے بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تو نے کھلانے سے انکار کر دیا تھا اگر تو اُسے کھانا کھلاتا تو تو اُسے میرے پاس پاتا۔ ایسے ہی خدا فرمائے گا اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا۔ مگر تو نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ بندہ عرض کریگا۔ بھلا ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ تجھے پیاس لگے تو تو خود پروردگار عالم ہے؟ خدا فرمائے گا۔ میرے فلاں پیاسے بندہ نے تجھ سے پانی مانگا لیکن تو نے اُسے پانی نہیں پلایا اگر تو اُسے پانی پلا دیتا تو تو اُسے میرے پاس پاتا۔

(۷) عن عبد الله بن عمرو عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تحل لصدقة لغنی ولا لذی مرة سوی۔ (کتاب الزکوٰۃ - جامع ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غنی کو اور قوی تندرست کو صدقہ لینا درست نہیں ہے۔

(۸) تحل الصدقة للغنی اذا کان فی سبیل الله۔ (کنوز الحقائق)

غنی شخص اگر جہاد میں ہو تو اس کے لئے صدقہ لینا حلال ہے۔

(۹) تصدقوا علی اهل الادیان کلها۔ (کنوز الحقائق)

تمام اہل ادیان پر صدقہ کیا کرو۔

(۱۰) عن حکیم بن حزام رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الید العلیا خیر من الید السفلی وابدأ بمن تعول وخیر الصدقة عن ظهر غنی ومن یستعفف یعفه الله ومن یستغن یغنه الله۔

(کتاب الزکوٰۃ - بخاری)

حضرت حکیم بن حزام نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور صدقہ کی ابتدا اس شخص سے کرو جو تمہارے عیال میں ہو اور عمدہ صدقہ وہ ہے جو مالدار ہو کر ادا کرے اور جو شخص سوال سے بچے گا اللہ اسے بچائے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے غنا کا طالب ہوگا۔ اللہ اُسے غنی کر دے گا۔

(۱۱) عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی کل مسلم صدقۃ فقالوا یا نبی اللہ فان لم یجد قال یعمل بیدہ فینفع نفسہ ویتصدق قالوا فان لم یجد قال یعین ذا الحاجۃ الملھوف قالوا فان لم یجد قال فلیعمل بالمعروف ولیمسک عن الشر فانھا لہ صدقۃ
(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب علی کل مسلم صدقۃ)

حضرت ابوموسیٰ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر مسلمان پر صدقہ دینا ضروری ہے۔ لوگوں نے عرض کی یا نبی اللہ! اگر کسی کو مقدور نہ ہو؟ آپ نے فرمایا۔ وہ اپنے ہاتھوں سے محنت کرے۔ اپنی جان کو آرام دے۔ اور صدقہ دے۔ لوگوں نے عرض کی۔ اگر اس کا بھی مقدور نہ ہو؟ آپ نے فرمایا "صاحب حاجت مظلوم کی مدد کرے لوگوں نے عرض کی اگر اس کا بھی مقدور نہ ہو؟ آپ نے فرمایا اچھی بات پر عمل کرے اور برائی سے باز رہے یہی اس کے لئے صدقہ ہے۔

(۱۲) عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کان ابوطلحۃ اکثر الانصار بالمدینۃ مالا من نخل وکان احب اموالہ الیہ بیرحاء وکانت مستقبلۃ المسجد وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخلھا ویشرب من ماءٍ فیھا طیب قال انس فلما انزلت ھذہ الایۃ لن تنالوا البر حتّٰی تنفقوا مما تحبون قام ابوطلحۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان اللہ تبارک وتعالٰی یقول لن تنالوا البر حتّٰی تنفقوا مما تحبون وان احب اموالی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مدینہ میں تمام انصار سے زیادہ ابوطلحہ رضؓ کے پاس مال تھا۔ از قسم باغات اور سب سے زیادہ پسندیدہ مال ان کا بیرحاء نامی باغ تھا جو مسجد نبوی کے سامنے واقع تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لیجاتے تھے اور اس کے خوشگوار پانی کو پیتے تھے۔ حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ لن تنالوا البر حتّٰی تنفقوا (الخ) تو ابوطلحہ رضؓ رسول خدا صلعم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! اللہ بزرگ و برتر فرماتا ہے لن تنالوا البر (الخ) اور بے شک مجھے اپنے سب مالوں میں زیادہ محبوب "بیرحاء" ہے اب وہ خدا کے لئے صدقہ ہے میں اسکے ثواب کی اللہ کے ہاں امید رکھتا ہوں پس یا رسول اللہ

الی بیرحاء وانہا صدقۃ للہ ارجو برّہا وذخرہا عند اللہ تعالیٰ فضعہا یارسول اللہ حیث اراك اللہ قال فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بخ ذالك مال رابح ذٰلك مال رابح وقد سمعت ما قلت وانّی اریٰ ان تجعلہا فی الاقربین فقال ابوطلحۃ افعل یارسول اللہ فقسمہا ابوطلحۃ فی اقاربہ وبنی عمّہ۔

(کتاب الزکوٰۃ ۔ بخاری)

آپ اسکو جہاں مناسب خیال فرمائے خرچ کیجئے۔ (حضرت انس رضؓ کہتے ہیں) اس پر رسولِ خدا صلعم نے فرمایا "واہ واہ یہ تو ایک نفع بخش مال ہے!! میں نے سن لیا جو تم نے کہا۔ مگر میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اس کو اپنے قرابت والوں میں تقسیم کردو۔" ابوطلحہ رضؓ نے عرض کی یارسول اللہ میں ایسا ہی کروں گا۔ چنانچہ ابوطلحہ نے اُسے اپنے قرابت والوں اور چچا کے بیٹوں میں تقسیم کردیا۔

(۱۳) عن عوف بن مالك رضؓ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبیدہ عصا وقد علق رجل قنو حشف فجعل یطعن فی ذٰلك القنو فقال لو شآء رب ھذہ الصدقۃ تصدق باطیب من ھذا ان رب ھٰذہ الصدقۃ یاکل حشفا یوم القیامۃ۔

(کتاب الزکوٰۃ ۔ سنن نسائی)

حضرت عوف بن مالک رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپ کے ہاتھ میں لکڑی تھی۔ ایک شخص سوکھے خراب کھجور لٹکایا تھا مسجد میں (دستور تھا کہ صدقے کے کھجور مسجد میں لٹکا دیتے تھے تاکہ مسکین اُنکو کھائیں) آپ اس خوشہ پر لکڑی مارتے تھے اور فرماتے تھے اگر اس کا مالک چاہتا تو اچھے کھجور دے سکتا تھا۔ بے شک اس کا مالک قیامت کے روز ایسی ہی خراب کھجوریں کھائے گا۔

صدقہ دینے کی ترغیب

حدیث (۱)

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پاک کمائی سے

من تصدق بعدل تمرۃ من کسب طیب ولا یقبل اللہ الا الطیب فان اللہ یتقبلھا بیمینہ ثم یربیھا لصاحبھا کما یربی احدکم فلوہ حتیٰ تکون مثل الجبل۔

(کتاب الزکوٰۃ ۔ بخاری)

ایک چھوہارے کے برابر بھی صدقہ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ پاک ہی چیزوں کو قبول فرماتا ہے تو اللہ اسکو اپنے داہنے ہاتھ میں لے لیتا ہے پھر اس کو اس صدقہ دینے والے کیلئے بڑھاتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچے کو (پال کر) بڑھائے حتیٰ کہ وہ چھوہارا پہاڑ کے مثل ہو جاتا ہے۔

صدقات سے گریز

آیات

(۱) وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ۔

البقرہ ۔ آیت (۱۹۵)

اور اللہ کی راہ میں (جان کے ساتھ مال بھی) خرچ کیا کرو۔ اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں نہ ڈالو۔

(۲) لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔

آل عمران ۔ آیت (۹۱)

تم ہرگز بھلائی نہ پاسکو گے جب تک کہ اس شئی میں سے خرچ نہ کرو جس کو تم محبوب رکھتے ہو۔

(۳) الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَہٗ یَحْسَبُ اَنَّ مَالَہٗ اَخْلَدَہٗ کَلَّا لَیُنْبَذَنَّ فِی الْحُطَمَۃِ۔

الہمزہ ۔ آیت (۲ تا ۴)

جو مال کو جمع کرتا اور اسے شمار میں لاتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اس کے پاس ہمیشہ رہے گا۔ ہرگز نہیں وہ حطمہ (اللہ کی جلائی ہوئی آگ) میں ڈالا جائے گا۔

(۴) وَکَمْ اَھْلَکْنَا مِنْ قَرْیَۃٍ بَطِرَتْ مَعِیْشَتَھَا فَتِلْکَ مَسٰکِنُھُمْ لَمْ تُسْکَنْ مِّنْ بَعْدِھِمْ اِلَّا قَلِیْلًا۔

قصص ۔ آیت (۵۸)

بہت سی بستیاں ہیں جو اپنے سامان عیش و عشرت پر نازاں تھیں ان کو ہم نے ہلاک کیا اب یہ انکے مکانات ہیں جو انکے بعد آباد نہیں ہوئے اور سنسان پڑے ہوئے ہیں لیکن قلیل مدت کیلئے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۗ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ التوبہ ۔ آیت (۳۴)

اے ایمان والو! اہلِ کتاب کے بہت سے عالم اور درویش، لوگوں کے مال ناحق کھاتے اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور جو لوگ سونے چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو آگاہ کر دو کہ ان کے لئے دردناک سزا ہے۔

مذموم صدقات

(آیت)

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُم بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ كَالَّذِي يُنفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ البقرہ ۔ آیت (۲۶۴)

اے ایمان والو! اپنے صدقات وخیرات کو احسان جتا کر اور ایذا دے کر ضائع مت کرو اُس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھانے کو خرچ کرتا ہے اور نہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور نہ آخرت کے دن پر۔

صدقات پر کتنا خرچ کریں!!

آیات

(۱) يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ ۖ قُلْ مَا أَنفَقْتُم مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ

(اے محمدؐ) لوگ تم سے پوچھا کرتے ہیں کہ کیا خرچ کریں۔ تم کہدو جو کچھ تم سے ہو سکے والدین۔ رشتہ داروں۔ یتیموں مسکینو اور مسافروں پر خرچ کرو۔ اور تم جو بھی نیکی کرو گے تو بے شک خدا اسکو جانتا ہے۔

بِهٖ عَلِيْمٌ ○ البقرہ۔آیت (۲۱۵)

(۲) وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ○

بنی اسرائیل۔آیت (۲۹)

اور اپنا ہاتھ نہ تو اتنا سکیڑو کہ (گویا) گردن میں بندھا ہے (یعنی بخل کی وجہ سے روکا ہوا ہے) اور نہ اسکو بالکل پھیلا ہی دو (یعنی بخشش کے ذریعے) ایسا کروگے تو تم بیٹھے رہ جاؤگے کہ لوگ تم کو ملامت بھی کرینگے اور تم تہی دست بھی ہو جاؤگے۔

(۳) وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِى الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّىْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ۭ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ○

النحل۔آیت (۷۱)

اور اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر بہ اعتبار روزی کے برتری دی ہے (کہ کوئی زیادہ کماتا ہے۔ کوئی کم کماتا ہے) پھر ایسا نہیں ہوتا کہ جس کسی کو زیادہ روزی دی گئی ہے، وہ اپنی روزی اپنے زیر دستوں کو لوٹا دے تاکہ سب اسمیں برابر ہو جائیں۔ پھر کیا یہ لوگ اللہ کی نعمتوں سے صریح منکر ہو رہے ہیں۔

(۴) وَيَسْــَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ڛ قُلِ الْعَفْوَ ۭ البقرہ۔آیت (۲۱۹)

اور (اے محمد) وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں (کار خیر میں) کہدیجئے جو کچھ حاجت سے زیادہ ہو۔

احادیث

(۱) انما الصدقة عن ظهر غنى (خ)

(کنوز الحقایق)

صدقہ اس وقت دینا چاہئے کہ خود بعد صدقہ کے غنی رہے۔

(۲) ان شئت حبست اصلها وتصدقت بها (خ)

(کنوز الحقایق)

اگر تو چاہے اس کے اصل کو محفوظ رکھ اور اسکے حاصلات کو صدقہ کر۔

عن ابی هريرةؓ قال قال رسول اللهﷺ

(۳) خير الامور وسطها (اخرجه رزین)

(کتاب الاعتصام تیسیر الوصول الی جامع الاصول)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک کام میں وسط درجہ (اعتدال) بہت اچھا ہوتا ہے (اسکے راوی رزین ہیں)

عن جابر بن عبد اللہ الانصاریؓ (۴) قال کنا عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا جاء رجل بمثل بیضۃ من الذھب فقال یا رسول اللہؐ اصبت ھذہ من معدن فخذھا فھی صدقۃ ما املک غیرھا فاعرض عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اتاہ من خلفہ فاخذھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحذفہ بھا فلو اصابتہ لاوجعتہ اولعقرتہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی احدکم بما یملک فیقول ھذہ صدقۃ ثم یقعد یستکف الناس خیر الصدقۃ ما کان عن ظھر غنی۔

(کتاب الزکوٰۃ۔ سنن ابوداؤد)

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ اتنے میں ایک شخص انڈے برابر سونا لیکر آیا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ سونا میں نے ایک کان میں پایا آپ اس کو لے لیجئے یہ صدقہ ہے۔ اس کے سوا میرے پاس کچھ مال نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی طرف سے منھ پھیر لیا۔ وہ پھر پیچھے سے آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سونا لیکر پھینک دیا۔ اگر وہ اس کو لگتا تو زخمی کر دیتا یا چوٹ آجاتی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک تم میں سے اپنا سب مال لیکر آتا ہے اور کہتا ہے یہ صدقہ ہے۔ پھر بیٹھ کر لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے۔ بہتر صدقہ وہ ہے جس کا مالک صدقہ دے کر بھی مالدار رہے"۔

وراثت

آیات

كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ ط (۱)

الحشر۔ آیت (۷)

ایسا نہ ہو کہ مال و دولت صرف تمھارے دولتمندوں ہی میں محدود ہو کر رہ جائے۔

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا (۲)

اور جو کچھ ترکہ ماں باپ اور رشتہ دار

تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ط وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ع

النساء ۔ آیت (۳۳)

چھوڑ جائیں تو اُن میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے حقدار ٹھہرا دیئے ہیں نیز جن سے (عورتوں سے) تمہارا عہد و پیمان (نکاح) بندھ چکا ہو۔ پس چاہیئے کہ جو کچھ جس کا حصّہ ہو اس کے حوالے کردو۔ اللہ حاضر و ناظر ہے (اس سے کوئی چیز چھپی نہیں)۔

(۳) يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْۤ اَوْلَادِكُمْ ق لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ج فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ج وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ط وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ج فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ج فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ط اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ ج لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ط فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

النساء ۔ آیت ۔ (۱۱)

تمہاری اولاد کے بارے میں اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ لڑکے کے لئے دو لڑکیوں کے برابر حصّہ ہو پھر اگر ایسا ہو کہ صرف لڑکیاں ہی ہوں اور دو سے زیادہ ہوں تو ترکہ میں ان کا حصّہ دو تہائی ہوگا۔ اور اگر صرف ایک لڑکی ہو تو اسے آدھا ملے گا اور میّت کے کل مال میں سے ماں باپ میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملے گا۔ یہ اس صورت میں ہے کہ میّت کے اولاد ہو اگر اولاد نہ ہو تو وارث صرف ماں باپ ہی ہوں گے اس وقت ماں کے لئے تہائی ہوگا اگر میت کے ایک سے زیادہ بھائی یا بہنیں بھی ہوں تو ماں کا حصّہ چھٹا ہوگا۔ لیکن یاد رہے میّت نے جو کچھ وصیت کردی ہو یا جو کچھ اس پر قرض رہ گیا ہو اسکی تعمیل اور ادائیگی کے بعد یہ حصّے تقسیم ہوں گے۔ تمہارے باپ دادا بھی ہیں اور تمہاری اولاد بھی ہے تم نہیں جانتے نفع رسانی کے لحاظ سے کون تم سے زیادہ نزدیک ہے اللہ نے حصّے ٹھہرا دیئے ہیں اور وہ جاننے والا اور حکمت رکھنے والا ہے۔

(۴) وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ج فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ

اور تمہارے لئے اس کا نصف ہے جو تمہاری بیبیاں چھوڑیں اگر انکی اولاد نہ ہو اور اگر انکی اولاد ہو تو تمہارے لئے اس کا چوتھا حصّہ ہے جو انہوں نے

مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاۗءُ فِي الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَاۗرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝

النساء - آیت (۱۲)

چھوڑا ہے وصیت (کی ادائگی) کے بعد جو انھوں نے کی ہو یا قرضہ کی اور ان کے لئے اس کا چوتھا حصہ ہے جو تم نے چھوڑا ہے۔ اگر تمہاری اولاد نہ ہو اور اگر تمہاری اولاد ہو تو ان کے لئے اس کا آٹھواں حصہ ہے جو تم نے چھوڑا ہے وصیت (کی ادائیگی) کے بعد جو تم نے کی ہو یا قرضہ کی اور اگر کسی مرد یا عورت کا ورثہ کلالہ ہونے کی حالت میں لیا جائے۔ اور اس کا بھائی یا بہن ہو تو ان دونوں میں سے ہر ایک کیلئے چھٹا حصہ ہے اور اگر وہ اس سے زیادہ ہوں تو وہ تہائی میں شریک ہیں وصیت (کی ادائیگی) کے بعد جو کی گئی ہو یا قرضہ کے جو ضرر پہنچانے کیلئے نہ ہو یہ اللہ کی طرف سے تاکیدی حکم ہے اور اللہ جاننے والا بُردبار ہے۔

(۵) وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْھُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَھُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝

النساء - آیت (۸)

اور جب ایسا ہو کہ ترکہ تقسیم کرنے کے وقت رشتہ دار اور یتیم اور مسکین افراد بھی حاضر ہو جائیں تو چاہئیے کہ میت کے مال میں سے انھیں بھی تھوڑا بہت دیدو۔ اور انھیں اچھے طریقہ پر بات کہکر سمجھا دو۔

احادیث

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اقسموا المال بین اھل الفرائض علی کتاب اللہ (رواہ ابو مسلم وابو داؤد)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالٰے کی کتاب (قرآن) کے مطابق اپنا مال ان لوگوں میں تقسیم کرو جن کا حق مقرر کر دیا گیا ہے۔

(۲) عن ابن عباسؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحقوا الفرایض باھلھا فما بقی فھو لاولی رجل ذکر (بخاری۔ کتاب الفرایض)

حضرت عباسؓ آنحضرت سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "میراث مستحقین کو پہنچادو اور جو باقی رہے وہ زیادہ قریبی مرد کے واسطے ہے۔

(۳) عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال القاتل لا یرث۔ (ترمذی۔ ابواب الفرایض)

ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قاتل وارث نہیں۔

وصیّت

(آیت)

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ۝ فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَمَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُوصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

البقرہ۔ آیت (۱۸۰ تا ۱۸۲)

(مسلمانو! یہ بات بھی) تم پر فرض کردی گئی ہے کہ جب تم میں سے کوئی آدمی محسوس کرے کہ اس کے مرنے کی گھڑی آگئی اور وہ اپنے بعد مال و متاع میں سے کچھ چھوڑ جانے والا ہو تو چاہیئے کہ اپنے ماں باپ اور رشتہ داروں کیلئے اچھی وصیت کر جائے جو متقی انسان ہیں ان کیلئے ایسا کرنا ضروری ہے پھر جو کوئی ایسا کرے کہ کسی آدمی کی وصیت سننے کے بعد اس میں ردوبدل کردے تو اس گناہ کی ذمہ داری انہی کے سر ہوگی جن نے ردوبدل کیا ہے یقین کرو اللہ سب کچھ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ اور اگر کسی شخص کو وصیت کرنے والے سے بیجا رعایت کرنے یا کسی معصیت کا اندیشہ ہو اور وہ ان میں مصالحت کرا دے تو ایسا کرنے میں کوئی گناہ نہیں۔ بلاشبہ اللہ بخشنے والا اور رحمت رکھنے والا ہے

حدیث

(۱) عن عامر بن سعد بن ابی وقاص رض عن ابیہ قال مرضت عام الفتح مرض اشفیت منہ علی الموت فاتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی فقلت یا رسول اللہ ان لی مالا کثیرا ولیس یرثنی الا ابنتی افاوصی بمالی کلہ قال لا قلت فثلثی مالی قال لا قلت فالشطر قال لا قلت فالثلث قال الثلث والثلث کثیر انک ان تذر ورثتک اغنیاء خیر من ان تذرھم عالۃ یتکففون الناس۔

(ترمذی۔ ابواب الفرائض)

عامر بن سعد بن ابی وقاص رض سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا میں فتح مکہ کے سال ایسا بیمار ہوا کہ مجھے اپنے مرنے کا خوف پیدا ہوا سو میرے پاس رسول اللہؐ عیادت کے لئے تشریف لائے۔ پس میں نے کہا یا رسول اللہؐ میرے پاس بہت مال ہے اور سوائے ایک بیٹی کے اور کوئی وارث نہیں کیا میں اپنے تمام مال کی وصیت کر دوں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا دو تہائی کی وصیت کروں۔ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا نصف مال کی؟ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا تہائی مال کی۔ آپ نے فرمایا تہائی کی اور تہائی ہی بہت ہے۔ اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑے تو بہتر ہے اس سے کہ ان کو محتاج چھوڑے کہ مانگیں لوگوں سے ہتیلی پھیلا کر۔

قرآنی نظام معیشت کا مآل

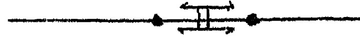
حدیث

(۱) عن حارثۃ بن وھب رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی صلے اللہ علیہ وسلم یقول تصدقوا فانہ

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا" اے لوگو صدقہ دو۔ کیونکہ تمھارے اوپر

يأتي عليكم زمان يمشي الرجل
بصدقته فلا يجد من يقبلها
يقول الرجل لو جئت بها بالامس
لقبلتها فاما اليوم فلا حاجة لي بها۔
(کتاب الزکوٰۃ ۔ بخاری)

ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی اپنا صدقہ لئے لئے
پھرے گا۔ مگر وہ کسی ایسے شخص کو نہ پائے گا جو اسے
قبول کرے جس شخص سے کہے گا لے لے ۔ وہ جواب
دیگا کاش تو کل لایا ہوتا۔ تو میں لے لیتا لیکن آج تو
مجھے اسکی ضرورت نہیں ۔



حصّہ چہارم


معاشرہ

معاشرہ

اس باب کا افتتاح بنی نوع انسان کی زندگی کے اس نظام کے تذکرہ سے ہوتا ہے جو ہمیں قرآن کریم میں ملتا ہے
اس تصور کو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک قول میں مجملاً ادا کیا گیا ہے۔

الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ

اسی نصب العین کو نبی کریم صلعم کی دوسری حدیث میں اس طرح ظاہر کیا گیا ہے

کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ

اس پر مزید اضافہ یہ فرمایا گیا۔

الراعی یرعی باللیل ویرعی بالنہار

اس نصب العین کو پیش نظر رکھ کر قرآن کریم اور احادیث نبوی ہماری توجہ حیات انسانی کے اساسی حقوق و بنیادی ضروریات کی طرف منعطف کراتی ہیں۔ ان سب کو ان قرآنی آیات و احادیث میں پیش کر دیا گیا ہے جو فصل (ب) میں دی گئی ہیں یہ عملاً ان تمیں دفعات پر حاوی ہیں جو اقوام متحدہ کی مجلس نے ۱۹۴۷ء میں "حقوق انسانی کے کلی اعلان میں" پیش کیا تھا۔ اگر فرق ہے تو صرف اتنا کہ اقوام متحدہ کا نقطۂ نظر محض سماجی سیاسی ہے اور قرآن کریم کا نقطۂ نگاہ سماجی روحانی ہے جس کا اثر زندگی کے ہر شعبہ پر طاری ہے اور اس میں سیاسیات بھی شامل ہے۔ عورت کی حیثیت کے سوال کے متعلق جو اس باب کے تحت آسکتا ہے اس کتاب کے آخر میں علیحدہ تفصیلی ابواب میں پیش کیا گیا ہے کیونکہ یہ مشرق وسطیٰ اور ہندوستان کے رہنے والوں کے لیے خاص اہمیت رکھتا ہے

حیات انسانی کے بنیادی حقوق کے تذکرہ کے بعد اس باب میں قرآن کریم کے ان مشوروں کا ذکر لیا گیا ہے جن کی روشنی میں حیات کی تنظیم عمل میں لائی جاتی ہے تاکہ یہ حقوق ہر فرد کو حاصل ہو سکیں اور "عیال اللہ" یا اس معاشرہ کا تحقق ہو جس کا ہر فرد راعی بھی ہو اور اپنی رعیت کی طرف سے جوابدہ بھی۔ قرآن کریم اور احادیث نبوی کے جو اقتباسات یہاں دیئے گئے ہیں وہ اس امر پر دلالت کرتے ہیں کہ انسان کا ہر دنیوی مسئلہ جمہوری نقطۂ نظر سے حل کیا جانا چاہیئے صالح اساس پر منظم زندگی کے بقا کے لئے مملکت یا حکومت کے ارباب حل و عقد کے مزاج پر خاص طور پر زور دیا گیا ہے جو جماعت یا معاشرہ کے قیام کا ذمہ دار ہے۔ اصول محکم جو وضع کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ معاشرے کا استحکام و استقرار اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب مملکت کا انتظام صالحین و اتقیا کے سپرد کیا جاتا ہے جو اس کے اہل ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا اور جو توازن یا عدالت کی صفت سے موصوف ہوتے ہیں اور اپنے گرد و پیش یہی فضا پیدا کر دیتے ہیں۔ زمانے کے موجودہ ماحول میں مملکت کے انتظام کے لئے صالحین و ابرار کی خدمات کس طرح حاصل کی جائیں ایک ایسا مسئلہ ہے جو دنیا کے تمام ارباب فکر کی خاص توجہ کا محتاج ہے۔

معاشرہ

۱۔ نصب العین

نوٹ۔ اس موضوع سے متعلق "ایمان فی التوحید" اور "اتحاد انسانی" کے باب میں مزید مواد ملے گا۔

آیت

(۱) يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ○

النساء۔ آیت (۱)

اے افراد نسل انسانی! اپنے پروردگار (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرو۔ وہ پروردگار جس نے تمہیں اکیلی جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کر دیا۔ پھر ان دونوں کی نسل سے مردوں اور عورتوں کی ایک بڑی تعداد دنیا میں پھیلا دی (اور اس طرح تنہا ایک مورث اعلیٰ کی نسل نے خاندانوں، قبیلوں اور بستیوں کی شکل اختیار کر لی اور رشتوں، قرابتوں کا بہت بڑا دائرہ ظہور میں آ گیا) پس دیکھو اللہ سے ڈرو جس کے نام پر باہم دگر (حق و الفت کا) سوال کرتے ہو نیز قرابتداری کے معاملہ میں (بے پرواہ نہ ہو جاؤ) یقین رکھو کہ اللہ تم پر (تمہارے اعمال کا) نگران حال ہے

احادیث

(۱) الخلق كلهم عيال الله فاحبهم الى الله انفعهم لعياله۔

(جامع صغیر جلد ۱ بحوالہ طبری)

تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔ پس اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جو اس کے کنبہ کے حق میں مفید ہو۔

(۲) عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ فالامام راع فی اھلہ وھو مسئول عن رعیتہ والمرءۃ فی بیت زوجھا راعیۃ و ھی مسئولۃ عن رعیتھا والخادم فی مال سیدہ راع وھو مسئول عن رعیتہ قال فسمعت ھؤلاء من النبی صلی اللہ علیہ وسلّم احسبہ قال والرجل فی مال ابیہ راع وھو مسئول عن رعیتہ۔ اخرجہ الخمسۃ الا النسائی۔ (تیسیر الوصول)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک شخص راعی (حاکم و والی) ہے اور تم میں سے ہر ایک شخص سے اپنی رعیت کے متعلق سے سوال کیا جائے گا پس امام حاکم ہے اس سے اس کی رعیت سے متعلق دریافت کیا جائے گا اور ہر شخص اپنے اہل وعیال کا حاکم ہے اس سے اسکی رعیت سے متعلق دریافت کیا جائے گا اور عورت اپنے شوہر کے گھر کی حاکم ہے اس سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا اور غلام اپنے مالک کے مال کا محافظ ہے اس سے اسکی رعیت سے متعلق دریافت کیا جائے گا راوی کا بیان ہے کہ سب باتیں تو ہیں نے رسول اللہؐ سے سنیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ آپ نے فرمایا کہ ہر شخص اپنے باپ کے مال کا حاکم و محافظ ہے۔ اس سے اسکی رعیت کے بارے میں دریافت کیا جائے گا۔ بجز نسائی کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۳) الراعی یرعی باللیل ویرعی بالنھار۔ (فردوس دیلمی کنوز الحقایق حدیث ۱۷۹)

چرواہا رات کو بھی حفاظت کرتا ہے اور دن کو بھی۔

(۴) خیر الناس انفعھم للناس (کنوز الحقائق)

لوگوں میں بہتر وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔

(۵) خادم القوم اعظمھم اجراً (فردوس دیلمی کنوز الحقایق حدیث)

قوم کی خدمت کرنے والا بڑے اجر والا ہے

۲۔ حقوقِ انسانی

(۱) جان و مال و آبرو کی حرمت

آیات

(۱) مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ط وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۝

المائدہ۔ آیت (۳۲)

کسی کی ناحق جان لینا یا زمین میں فساد پھیلانا قتل عام کے مماثل ہے۔ کسی کی جان کی حفاظت کرنا ابقائے انسانیت کے برابر ہے

(۲) وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ط

بنی اسرائیل۔ آیت (۳۳)

اور بدون حق و انصاف کے کسی کی جان نہ لی جائے۔

حدیث

(۱) ان دمائکم واموالکم واعراضکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا۔

(بخاری کتاب الحج)

تمہاری جانیں اور تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں ویسی ہی حرمت رکھتی ہیں جیسے آج کے دن کی حرمت ہے (یعنی حج کے دن کی)۔

۲- تہمت - بدگمانی اور توہین سے پرہیز

آیات

(۱) وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا

الاحزاب - آیت (۵۸)

جو لوگ تم میں سے کسی مرد یا عورت کو تکلیف دیں یا غلط الزام لگا دیں تو وہ خود بہت بڑا بوجھ اور گناہ اپنے سر مول لیتے ہیں۔

(۲) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ

الحجرات آیت (۱۱)

اے ایمان والو! کوئی شخص دوسرے کا تمسخر نہ کرے ممکن ہے کہ وہ تم سے بہتر ہو۔ اسی طرح (مرد تو مرد) کسی عورت کو بھی یہ روا نہیں کہ دوسری عورت کا مسخرہ پن اڑائے نہ آپس میں ایک دوسرے کو عیب لگاؤ اور نہ ایک دوسرے پر برا نام دھرو۔ ایمان کے بعد برا نام کیا ہی برا ہے

(۳) اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

الحجرات - آیت (۱۲)

بدگمانی سے بہت بچتے رہو۔ بعض وقت بدگمانی ہی بڑا جرم ہو جاتی ہے۔

۳- بغیر اجازت کسی کے گھر میں داخل نہ ہونا چاہیے

آیت

(۱) لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ

کسی کے گھر میں بغیر علم و اطلاع کے داخل مت ہو اور اس گھر والوں کی نسبت خیر سگالی کے جذبات رکھو۔ یہ تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے

تَذَكَّرُوْنَ ○ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ○

النور۔ آیت (۲۷ و ۲۸)

ان ہدایات کی پابندی تمہارے لئے مفید ثابت ہوگی اور اس کی افادیت کو محسوس کرلو تو پھر تمہیں یاد ہی کرنا پڑے گا۔

اگر کسی گھر میں گھر والوں کو نہ پاؤ تو پھر اس گھر میں داخل ہوئے بغیر پلٹ جاؤ تو یہ تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے۔ ایسے خالی گھر میں بھی مالک خانہ کی اجازت ملے تو مضائقہ نہیں اور اگر تم سے واپس چلے جانے کو کہا جائے تو پھر واپس ہو جاؤ تمہارے لئے یہی ستھرا عمل ہے۔

ان ہدایات کی تعمیل میں تمہارا جو کچھ رویہ رہتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ بخوبی واقف ہے۔

۴۔ مساوات

آیت

(۱) يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ○

الحجرات۔ آیت (۱۳)

اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا۔ پھر مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنایا تاکہ ایک دوسرے کی شناخت کرسکو۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے بڑا شریف وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو اور اللہ خوب جانتا ہے اور خبردار ہے۔

حدیث

(۱) ایھا الناس الا ان ربکم واحد

لوگو! ہاں بیشک تمہارا رب ایک ہے اور

ان اباکم واحد الا لا فضل لعربی علیٰ عجمی ولا لعجمی علیٰ عربی ولا لاحمر علیٰ اسود ولا لاسود علیٰ احمر الا بالتقویٰ۔ (مسند احمد)

بیشک تمہارا باپ ایک ہے۔ ہاں عربی کو عجمی پر عجمی کو عربی پر، سرخ کو سیاہ پر اور سیاہ کو سرخ پر کوئی فضیلت نہیں مگر تقویٰ کے سبب سے۔

۵۔ کسی کو غلام نہ بنایا جائے

احادیث

(۱) متیٰ کم تعبد الناس وقد ولدتھم امھاتھم احراراً۔ (حسن المحاضر جلد ۲ ص)

تم نے لوگوں کو کب سے غلام بنا لیا حالانکہ اُنکی ماؤں نے اُن کو آزاد پیدا کیا ہے۔

(۲) ان من شرار الناس الذین یبیعون الناس۔

(بخاری۔ بحوالہ کنوز الحقائق)

بہت بڑے وہ لوگ ہیں جو آدمیوں کو فروخت کرتے ہیں۔

(۳) شرار الناس الذی یشترون الناس ویبیعونھم۔

(ترمذی۔ کنوز الحقائق)

بُرے لوگ وہ ہیں جو انسانوں کی خرید و فروخت کرتے ہیں۔

(۴) قال رسول اللہ قال اللہ تعالیٰ ثلاثۃ انا خصمھم یوم القیمۃ رجل اعطی لی ثم غدر ورجل باع حرا فاکل ثمنہ ورجل استاجر اجیراً فاستوفی منہ ولم یعطہ اجرہ

(بخاری۔ کتاب الاجارہ)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تین قسم کے آدمی ہیں جن سے میں قیامت کے دن جھگڑا کرونگا ایک وہ شخص جس نے مجھکو اپنا عہد دیا اور پھر غداری کی اور ایک وہ شخص جس نے آزاد کو غلام بنا کر فروخت کیا اور اس کا ثمن کھا لیا اور ایک وہ انسان جس نے کسی شخص سے اجرت پر کام لیا اور پورا کام کرا لیا مگر اس کی واجبی اجرت نہ دی۔

آیت

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ أَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ (۱) انفال۔ آیت (۶۷)

نبی کے لئے سزاوار نہیں کہ اس کے قبضہ میں قیدی ہوں۔ جب تک ملک میں غلبہ حاصل نہ کرلے۔ (مسلمانو!) تم دنیا کی متاع چاہتے ہو اور اللہ چاہتا ہے (تمھیں) آخرت (کا اجر دے) اور اللہ غالب ہے حکمت والا۔

۶۔ آزادیٔ سکونت

آیات

سِيْرُوْا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ۔ (۱) العنکبوت آیت (۲۰)

دنیا میں گھومو اور کائنات کے مبداء و معاد سے متعلق غور و فکر کرو۔

لَرَآدُّكَ إِلٰى مَعَادٍ ؕ (۲) القصص۔ آیت (۸۵)

تمھیں اپنے وطن واپس ہونے میں قدرت کی پوری پوری مدد حاصل رہے گی۔

حدیث

كونوا حيث شئتم وبيننا وبينكم ان لا تفسكوا دما ولا تقطعوا سبيلا ولا تظلموا احدا۔ (۱)

(نیل الاوطار جلد ۷ ص ۱۳۹)

تم جہاں چاہو رہو اور ہمارے اور تمھارے درمیان شرط یہ ہے کہ نہ تم خوں ریزی کرو۔ اور نہ تم راہ زنی کرو اور نہ کسی پر ظلم کرو۔

۷۔ ہجرت کا حق

آیات

اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃً فَتُھَاجِرُوْا فِیْھَا ط (۱) اللہ کی زمین وسیع ہے تم اس میں منتقل ہو سکتے ہو۔
النساء۔ آیت (۹۷)

قُلْ لِلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ط (۲) کہو اللہ ہی کے لئے مشرق و مغرب ہے (یعنی ساری دنیا اللہ ہی کی ہے)
البقرہ۔ آیت (۱۴۲)

اَللّٰہُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا ۔ (۳) اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو ٹھیرنے کی جگہ بنایا۔
المومن۔ آیت (۶۴)

قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّکُمْ ط لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا حَسَنَۃٌ ط وَاَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃٌ ط اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ○ (۴) (اے محمدؐ!) کہئے پرہیزگار بندوں کو ہدایت کرو کہ دنیا (اس زندگی) میں جنھوں نے بھلائی کے کام کئے تو ان کے لئے بھلائی ہے اور اللہ کی زمین وسیع ہے جو شخص صبر و استقامت سے کام کرے اس کو اس کا معاوضہ اس کے اندازے سے زیادہ ملے گا۔
الزمر۔ آیت (۱۰)

۸۔ پناہ لینے کا حق

آیت

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اسْتَجَارَکَ فَاَجِرْہُ ۔ (۱) مشرک (دشمن) اگر تم سے پناہ کا خواستگار ہو تو اسے پناہ دو۔
التوبہ۔ آیت (۶)

۹۔ خیال کی آزادی

آیت

لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ (۱)
البقرہ۔ آیت (۲۵۶)

دین (مذہب) کے معاملہ میں کوئی جبر و اکراہ نہیں ہے۔ بھلائی اور برائی کو بخوبی واضح کیا جا چکا ہے۔

حدیث

ایاکم والغلو فی الدین انما اھلك قبلکم الغلو فی الدین۔ (۱)
(ابن ماجہ و نسائی)

مذہب میں غلو اور مبالغہ سے بچو کیونکہ تم سے پہلی قومیں اسی سے برباد ہوئیں۔

۱۰۔ ملکیت کا حق

آیات

لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی (۱)
النجم۔ آیت (۳۹)

انسان کسبِ معاش کے لئے جو بھی جدّ و جہد کرتا ہے اس کا پھل پانے کا وہ مستحق ہے۔

کُلُّ امْرِئٍ بِمَا کَسَبَ رَهِیْنٌ (۲)
الطور۔ آیت (۲۱)

ہر آدمی اپنے کئے کا ثمرہ پانے کا حق دار ہے۔

وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ (۳) وَاللّٰهُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ
البقرہ۔ آیت (۲۲۰)

اگر تم اپنے کاروبار مخلوط چلانا چاہو تو چلا سکتے ہو کیونکہ تم لوگ آپس میں بھائی بھائی ہو (لیکن یاد رکھو اس مشترکہ کاروبار کے چلانے میں) تمہاری نیت بخیر ہے یا کیا اسے خدا خوب جانتا ہے۔

۱۱۔ ملکیت میں دوسروں کا حق

آیات

(۱) وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ البقرہ۔ آیت (۳)

(نیک کردار لوگ) اپنی مقدرہ اور مقسومہ ملک میں تصرف کرتے اور دوسروں کو اس سے فائدہ پہنچاتے ہیں۔

(۲) لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۗ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۗ النساء۔ آیت (۳۲)

مردوں کے لئے اس سے بہرہ ور ہونا ہے۔ جو وہ کمائیں اور عورتوں کے لئے اس سے بہرہ ور ہونا ہے جو وہ کمائیں۔

(۳) وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ الذّٰریٰت۔ آیت (۱۹)

اوران کی جائداد واملاک میں سائل اور مفلس افرادِ قوم کا بھی حصّہ ہے

(۴) اَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ۗ القصص۔ آیت (۷۷)

جس طرح اللہ تعالیٰ نے تم پر احسانات کی بارش کی ہے اسی طرح تم بھی اپنے ساتھیوں (انسانوں) کے ساتھ حسنِ سلوک کرو۔

(۵) اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا ۗ التوبہ۔ آیت (۶۰)

بیت المال (سرکاری خزانہ) سے ضرورت مند لوگوں کی ضروریات کی تکمیل ہونی چاہئے جو مسکین اپاہج، بیمار ہیں اور جو اس صیغہ میں خدمات انجام دیتے ہیں۔

احادیث

(۱) (عثمان) رفعۃ: لیس لابن آدم حق فی سوی ھذہ الخصال بیت یسکنہ وثوب یواری عورتہ وجلف الخبز والماء۔ (ترمذی)

ابن آدم کا حق سوائے ان تین چیزوں کے اور کسی شئے سے وابستہ نہیں، وہ گھر جس میں وہ رہے، وہ کپڑا جس سے وہ ستر پوشی کا کام لے اور خشک روٹی اور پانی۔

(۲) عن علی قال ان اللہ فرض علی الاغنیاء فی اموالھم مایکفی فقراءھم وان جاعوا وعروا وجھدوا فمنع الاغنیاء وحق علی اللہ ان یحاسبھم یوم القیامۃ ویعذبھم۔
(اخرج البیہقی سعد بن منصور سنتہ)

اللہ تعالیٰ نے دولتمند لوگوں پر ان کے اموال میں اتنی مقدار مقرر کی ہے جو غرباء کے لئے کافی ہوسکے۔ اسکے باوجود اگر وہ بھوکے، ننگے اور تنگدست ہوں تو یہ صرف دولتمندوں کی عدم توجہ اور بخل کی وجہ سے ہوسکتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ ان امراء سے قیامت کے دن محاسبہ کریگا۔

(۳) تمام اسلامکم اداء الزکاۃ
کتاب فردوس کنوز الحقائق صفحہ ۱۸۲)

تمہارے اسلام کا کمال زکوٰۃ کا ادا کرنا ہے

۱۲۔ حصولِ علم کا حق

حدیث

(۱) طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ○
(مشکاۃ المصابیح کتاب العلم)

علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان کا فریضہ ہے۔

آیات

(۱) وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ○ البقرہ۔ آیت (۲۶۹)

جسے اللہ نے علم وحکمت سے سرفراز کیا اسے بڑی دولت حاصل ہوگئی۔

(۲) وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ○ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ط

سبا۔ آیت (۱۰، ۱۱)

اور ہم نے لوہے (جیسی سخت چیز کو) کو انسان کے ہاتھ میں پانی کردیا اور اس سے زرہ بکتر کڑیاں (طرح طرح کی مصنوعات) کا علم سکھایا۔ مگر یہ ہنر اس شرط سے سکھایا گیا کہ اس ہنر کو بھلائی کے راستہ میں استعمال کیا جائے (بھلائی کے راستہ سے مراد بنی نوع انسان کی خدمت اور انھیں علم وہنر سکھانا سب داخل ہے)۔

۱۳- کسب کی آزادی

آیات

فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۔ الجمعہ - آیت (۱۰) (۱) خدا کے فضل (رزق) کی تلاش کے لئے زمین میں پھیل جاؤ۔

لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۭ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۭ النساء - آیت (۳۲) (۲) مردوں کے لئے ان کی کمائی کے موافق حصّہ ہے اور عورتوں کے لئے اُن کی کمائی کے موافق حصّہ ہے۔

احادیث

ان اللہ یحب ان یری العبد محترفا۔ (طبرانی بحوالہ کنوز الحقایق) (۱) اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو کوئی پیشہ کرتے ہوئے دیکھنا پسند کرتا ہے۔

اعملوا فکل میسر لما خلق لہ۔ (بخاری مسلم بحوالہ کنوز الحقایق) (۲) عمل کرو۔ ہر شخص کے لئے وہ کام آسان ہے جس کی وہ صلاحیت رکھتا ہو۔

اسعوا فان اللہ کتب علیکم السعی (مسند امام احمد - کنوز الحقایق) (۳) کوشش کرو کیونکہ اللہ نے تم پر کوشش کرنی فرض کی ہے۔

عن ابی حمید الساعدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجملوا فی طلب الدنیا فان کلاً میسر لما خلق لہ۔ (۴) ابی حمید ساعدی رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کی طلب اپنی صلاحیت کے مطابق کرو اس لئے کہ جس لئے آدمی پیدا کیا گیا ہے وہ ضرور اس کو ملے گا۔

(ابن ماجہ باب الاقتصاد فی طلب المعیشۃ)

باب الرزق مفتوح الی باب العرش۔ (کتاب فردوسی - بحوالہ کنوز الحقایق) (۵) رزق کا دروازہ عرش تک کھلا ہوا ہے (یعنی اسباب معیشت غیر محدود ہیں)۔

طلب الحلال جہاد۔ (۶) حلال روزی کمانا جہاد ہے۔

(المدینۃ الاسلام)

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم طلب کسب الحلال فریضۃ بعد الفریضۃ۔ (کنز العمال) (۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! فریضۂ عبادت کے بعد حلال کمائی کا طلب کرنا بھی ایک فریضہ ہے۔

۱۴۔ مزدور کا حق

آیت

وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ط (۱) اور ہم نے بعض کو بعض پر فوقیت دے رکھی ہے (اور ہم نے مدارج کا یہ اختلاف اس لئے رکھا ہے) کہ معاشرے کے تمام افراد ایک دوسرے سے کام لیتے رہیں (محنت و مزدوری ایک دوسرے سے کرائے)

الزخرف۔ آیت (۳۲)

احادیث

عن النبیؐ قال خیر الکسب بحسب العامل اذا فلح۔ (۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین کمائی مزدور کی کمائی ہے۔ بشرطیکہ وہ خیر خواہی اور بھلائی کے ساتھ کام والے کا کام انجام دے۔

(رواہ احمد مجمع الزوائد)

قال رسول اللہؐ اعطوا الاجیر اجرہٗ قبل ان یجف عرقہ۔ (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مزدور کی اجرت اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کر دو۔

(ابن ماجہ باب الاجارہ)

عن ابی سعید الخدریؓ ان (۳) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

رسول اللہ نھی عن استیجار الاجیر حتی یبین لہ اجرہ۔

(بیہقی کتاب الاجارہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے کہ مزدور اور اجیر کو اسکی اجرت طے کئے بغیر کام پر لگایا جائے۔

(۴) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ عزوجل ثلثۃ انا خصمھم یوم القیمۃ ومن کنت خصمہ خصمتہ ..... وبرجل استاجر اجیرا استوفی منہ ولم یوفہ۔

(بیہقی۔۶۔کتاب الاجارہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے تین قسم کے انسان ایسے ہیں جن سے میں قیامت کے دن جھگڑا کروں گا اور جس سے میں جھگڑا کروں گا اس کو مغلوب و مقہور ہی کر کے چھوڑوں گا۔ ان میں سے ایک وہ شخص ہے جو مزدور سے کام تو پوری طرح لیتا ہے اور اسکے مناسب اسکی اجرت نہیں دیتا۔

۱۵۔ انصاف

آیات

(۱) یَا أَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا کُونُوا قَوَّامِینَ بِالْقِسْطِ شُھَدَاءَ لِلّٰہِ وَلَوْ عَلٰی أَنْفُسِکُمْ أَوِ الْوَالِدَیْنِ وَالْأَقْرَبِینَ ۚ إِنْ یَکُنْ غَنِیًّا أَوْ فَقِیرًا فَاللّٰہُ أَوْلٰی بِھِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا الْھَوٰی أَنْ تَعْدِلُوا ۚ وَإِنْ تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا فَإِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِیرًا ○

النساء۔ آیت (۱۳۵)

اے وہ جو ایمان رکھتے ہو (اے پرہیزگار بندو) انصاف پر قایم رہو۔ اللہ کو حاضر و ناظر جان کر سچی سچی گواہی دو اگرچہ کہ اس کے نتیجہ کے طور پر اس کا نقصان تمہاری ذات کو کیوں نہ پہنچے یا تمہارے والدین یا اقربا ہی کو کیوں نہ پہنچے بلا لحاظ افلاس و تونگری اور جب تم انصاف کرنے بیٹھو تو اپنے نفسانی خواہشات کو دخیل مت کرو۔ اگر تم اظہار حق میں گریز کرو یا کترا جاؤ تو اس کو بھی اللہ تاڑ جاتا ہے۔

(۲) یَا أَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا کُونُوا قَوَّامِینَ لِلّٰہِ شُھَدَاءَ بِالْقِسْطِ ۖ

اے وہ جو ایمان رکھتے ہو (اے پرہیزگار بندو) بوقت گواہی انصاف پر ڈٹے رہو۔ کسی قوم سے

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝
المائدہ ۔ آیت ۔ (۸)

نا چاقی کی وجہ سے انصاف کو ہاتھ سے جانے نہ دو۔ عدل و انصاف کیا کرو یہی عمل تو پرہیزگاری کی جان ہے۔ اللہ کے پرہیزگار بندے بنے رہو۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہر عمل سے خبردار ہے۔

(۳) فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ۔
النساء ۔ آیت (۵۹)

(اے پرہیزگار بندو!) تم میں کسی چیز سے متعلق باہمی نزاع پیدا ہو جائے تو اس کے تصفیہ کیلئے تمہیں چاہیے کہ اللہ اور اس کے رسول (یعنی قانون الٰہی) کی طرف رجوع ہو۔

(۴) وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝
شوریٰ ۔ آیت (۴۱)

اگر مظلوم اپنے ظلم کے معاوضہ کے حصول کے لئے کوئی کارروائی کرے تو وہ مورد الزام نہیں کیا جا سکتا۔

حدیث

العصبیۃ ھی ان یعین الرجل قومه علی الظلم۔ (مسند امام احمد، کنوز الحقائق ص۲۰۸)

عصبیت کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص اپنی قوم کی امداد ظلم پر بھی کرے۔

بدلہ لینے کا حق ضروری احتیاط ۔ درگزر کرنا بہتر ہے

آیات

(۱) وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ج
شوریٰ ۔ آیت (۴۰)

برائی کا بدلہ اسی کے برابر برائی ہو سکتا ہے۔

(۲) فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ص
البقرہ ۔ آیت (۱۹۴)

جو تم پر زیادتی کرے تو تم بھی اس کے برابر کی زیادتی کر کے اپنا بدلہ لے سکتے ہو مگر اس حد سے آگے مت بڑھو۔

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ○ (۳)

النحل - آیت (۱۲۶)

اور اگر (مخالفوں کی سختی کے جواب میں) سختی کرو تو چاہیئے کہ ویسی ہی اور اتنی ہی کرو جیسی تمہارے ساتھ کیگئی ہے۔ اگر تم نے صبر کیا (یعنے جھیل گئے اور سختی کا جواب سختی سے نہیں دیا) تو بلاشبہہ صبر کرنے والوں کے لئے صبر ہی بہتر ہے۔

۱۷۔ ایک کی ذمہ داری دوسرے پر عاید نہو

آیت

وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ

الانعام - آیت (۱۶۵)

اور کوئی جان نہیں کماتی مگر اس کا وبال [illegible] دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھانا۔

حدیث

الا لا یجنی جان الا علیٰ نفسه

ہاں! مجرم اپنے جرم کا آپ ذمہ دار ہے۔

الا لا یجنی جان علیٰ ولده ولا مولود علیٰ والده۔ (ابن ماجه و ترمذی)

ہاں! باپ کے جرم کا ذمہ دار بیٹا نہیں اور بیٹے کے جرم کا جواب دہ باپ نہیں۔

۱۸۔ ظلم سے پرہیز

آیات

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ○ (۱)

البقرہ - آیت (۱۹۰)

اللہ تعالیٰ ظلم و زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ○ (۲)

العمران - آیت (۵۷)

اللہ ظالموں کو ناپسند فرماتا ہے۔

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ (۳)

وہ لوگ مجرم ہیں جو انسانوں پر ظلم کرتے ہیں اور ناحق بغاوت فتنہ و فساد برپا کرتے ہیں۔

ماخوذ از خطبۂ حجۃ الوداع

مساوات بر بنائے توحید باری

لبیك لبیك اللھم لبیك لاشریك لك لبیك ان الحمد والنعمۃ لك والملك لك لاشریك لك۔ (۱) اے خدا ہم تیرے سامنے حاضر ہیں۔ اے خدا تیرا کوئی شریک نہیں۔ ہم حاضر ہیں۔ تعریف اور نعمت سب تیری ہی ہے اور سلطنت میں تیرا کوئی شریک نہیں۔

ایھا الناس! الا ان ربکم واحد، و ان اباکم واحد، الا لا فضل لعربی علی عجمی، ولا لعجمی علی عربی، ولا لاحمر علی اسود، ولا لاسود علی احمر الا بالتقوی (مسند احمد) (۲) لوگو! ہاں بیشک تمہارا رب ایک ہے، اور بیشک تمہارا باپ ایک ہے۔ ہاں عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر، سرخ کو سیاہ پر، اور سیاہ کو سرخ پر کوئی فضیلت نہیں۔ مگر تقوے کے سبب سے۔

ان کل مسلم اخوا لمسلم و ان المسلمین اخوۃ۔ (مستدرک حاکم، طبری، ابن اسحاق) (۳) ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور مسلمان باہم بھائی بھائی ہیں۔

ارقاءکم ارقاءکم اطعموھم مما تاکلون واکسوھم مما تلبسون۔ (ابن سعد لبسند) (۴) تمہارے غلام! تمہارے غلام!! جو خود کھاؤ وہی ان کو کھلاؤ۔ جو خود پہنو وہی ان کو پہناؤ۔

عورت اور مرد کے باہمی حقوق

فاتقوا اللہ فی النساء۔ (صحیح مسلم و ابو داؤد) (۵) عورتوں کے معاملہ میں خدا سے ڈرو۔

اِن لکم علی نسائکم حقا و لھن علیکم حقا۔ (طبری، ابن ہشام) (۶) تمہارا عورتوں پر، اور عورتوں کا تم پر حق ہے۔

الا لا یحل لامرءة ان تعطی من مال زوجها شیئًا الّا باذنه، الدین مقضیٌ والعاریه مؤداة والمنحة مردودةٌ، والزعیم غارم۔

(۷) ہاں عورت کو اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر کچھ دینا جائز نہیں، قرض ادا کیا جائے، عاریت واپس کی جائے۔ اور عطیہ لوٹایا جائے، ضامن تاوان کا ذمہ دار ہے۔

(سنن ابن ماجہ، مسند ابوداؤد و ابن سعد و ابن اسحاق)

لڑکا اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا

الولد للفراش وللعاهر الحجر وحسابهم علی الله۔

(۸) لڑکا اُس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا، زنا کار کے لئے پتھر ہے اور اُن کا حساب خدا کے ذمہ ہے۔

(ابن ماجہ، ابوداؤد، ابن سعد و ابن اسحاق)

جان و مال کی حرمت

ان دمائکم واموالکم علیکم حرام کحرمة یومکم هذا فی شهرکم هذا فی بلدکم هذا الی یوم تلقون ربکم۔

(۹) تمہارا خون اور تمہارا مال تا قیامت اسی طرح حرام ہے جس طرح یہ دن اِس مہینہ میں اور اس شہر میں حرام ہے۔

(بخاری، صحیح مسلم و ابوداؤد وغیرہ)

جرم کی ذمہ داری

الا لا یجنی جانٍ الا علی نفسه الا لا یجنی جانٍ علی ولده ولا مولود علی والده۔

(۱۰) ہاں! مجرم اپنے جرم کا آپ ذمہ دار ہے۔ ہاں! باپ کے جرم کا ذمہ دار بیٹا نہیں۔ اور بیٹے کے جرم کا جواب دہ باپ نہیں۔

(ابن ماجہ، ترمذی)

عربوں کی جاہلیت کا دستور منسوخ

الا کل شئ من امر الجاھلیۃ تحت قدمی موضوع۔ (۱۱) ہاں! جاہلیت کے تمام دستور میرے دونوں پاؤں کے نیچے ہیں۔

(صحیح مسلم و ابوداؤد)

ودماء الجاھلیۃ موضوعۃ وان اول دم اضع من دمائنا دم ابن ربیعہ بن الحارث۔ (۱۲) جاہلیت کے تمام خون (یعنی انتقام خون) باطل کردئے گئے اور سب سے پہلے میں (اپنے خاندان کا خون) ربیعہ بن الحارث کے بیٹے کا خون باطل کردیتا ہوں۔

(صحیح مسلم و ابوداؤد بروایت جابرؓ)

وربا الجاھلیۃ موضوع واول ربا اضع ربانا رباعباس بن عبد المطلب۔ (۱۳) جاہلیت کے تمام سود بھی باطل کردئے گئے اور سب سے پہلے اپنے خاندان کا سود عباس ابن عبد المطلب کا سود باطل کرتا ہوں۔

(صحیح مسلم و ابوداؤد)

کتاب اللہ کی اتباع

انی قد ترکت فیکم مالن تضلوا بعدہ ان اعتصمتم بہ کتاب اللہ۔ (۱۴) میں تم میں ایک چیز چھوڑے جاتا ہوں، اگر تم نے اس کو مضبوط پکڑ لیا تو گمراہ نہ ہوگے، وہ چیز کیا ہے؟ کتاب اللہ۔

(صحاح)

ایاکم والغلو فی الدین فانما اھلک قبلکم الغلو فی الدین۔ (ابن ماجہ ونسائی) (۱۵) مذہب میں غلو اور مبالغہ سے بچو، کیونکہ تم میں سے پہلی قومیں اسی سے برباد ہوئیں۔

الا لا ترجعوا بعدی ضلالا یضرب بعضکم رقاب بعض وستلقون ربکم فیسئلکم عن اعمالکم۔ (بروایت ابوبکرہ) (۱۶) ہاں! میرے بعد گمراہ نہ ہوجانا کہ خود ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو، تم کو خدا کے سامنے حاضر ہونا پڑیگا، وہ تم سے تمہارے اعمال کی بازپرس کریگا۔

ان امر علیکم عبد مجدع اسود یقود کم بکتاب اللہ فاسمعوا لہ واطیعوا۔ (صحیح مسلم) (۱۷) اگر کوئی حبشی بینی بریدہ غلام بھی تمہارا امیر ہو اور وہ تم کو خدا کی کتاب کے مطابق لے چلے تو اسکی اطاعت اور فرمانبرداری کرو۔

حقوق نسواں

مرد اور عورت کا تعلق

مساویانہ حیثیت

آیات

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ○

سورہ نسا۔ آیت (۱)

(۱) اے افرادِ نسلِ انسانی! اپنے پروردگار کی (نافرمانی کے نتائج) سے ڈرو۔ وہ پروردگار جس نے اکیلی جان (یعنی باپ) سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بھی پیدا کر دیا۔ پھر ان دونوں کی نسل سے مردوں اور عورتوں کی بڑی تعداد دنیا میں پھیلادی۔ (یعنی تنہا ایک مورث اعلیٰ کی نسل نے خاندانوں۔ قبیلوں اور بستیوں کی شکل اختیار کرلی) پس دیکھو اللہ سے ڈرو جسکے نام پر باہم دگر سوال کرتے ہو۔ نیز قرابت داری کے معاملہ میں بے پرواہ نہ ہو جاؤ۔ یقین رکھو کہ اللہ تم پر نگران حال ہے

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا

(۲) وہی ہے جس نے اکیلی جان سے تمہیں پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنا دیا تاکہ وہ اسکی رفاقت میں چین پائے پھر جب ایسا ہوتا ہے کہ مرد عورت کی طرف

فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّاۤ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ○

سورۂ اعراف آیت (۱۸۹)

ملتفت ہوتا ہے تو عورت کو حمل رہ جاتا ہے پہلے حمل کا بوجھ ہلکا ہوتا ہے اور وہ وقت گذار دیتی ہے پھر جب بوجھل ہو جاتی ہے تو مرد اور عورت دونوں اللہ کے حضور دعا مانگتے ہیں کہ ان کا پرورش کرنے والا ہے خدایا! ہم دونوں تیرے شکر گذار ہوں گے اگر ہمیں ایک صالح (تندرست) بچہ عطا فرما دے۔

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ

آل عمران آیت (۱۹۴)

(۳) سو اُن کے رب نے اُن کی دعا کو قبول کیا کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہ کرونگا مرد ہو یا عورت۔

باہمی حجاب

آیات

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۚ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ

(نور آیت ۳۰)

(۱) آپ مسلمان مردوں سے کہدیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ اُن کیلئے زیادہ صفائی کی بات ہے بیشک اللہ تعالیٰ کو سب خبر ہے جو کچھ لوگ کیا کرتے ہیں۔

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ

(۲) اور مسلمان عورتوں سے کہدیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر اس میں جو کھلا رہتا ہے اور اپنے ڈوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رہا کریں اور اپنی زینت ظاہر ہونے دیں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا اپنے بیٹوں پر یا اپنے شوہر کے بیٹوں پر یا اپنے

أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ
بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ
نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ
التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ
أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ
النِّسَاءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ
مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ ۚ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ
جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○

بھائیوں پر یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں پر یا اپنی
بہنوں کے بیٹوں پر یا اپنی عورتوں پر یا اپنی لونڈیوں
پر یا اُن مردوں پر جو طفیلی ہوں اور اُن کو ذرا
توجہ نہ ہو یا ایسے لڑکوں پر جو عورتوں کے پردہ کی
باتوں سے واقف نہیں ہوئے اور اپنے پاؤں
زور سے نہ رکھیں کہ اُن کا مخفی زیور معلوم ہو جائے
اور مسلمانو! تم سب اللہ کے سامنے توبہ
کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

سورہ نور آیت (۳۱)

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا
يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ
يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ ۖ
وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ ۗ وَاللَّهُ
سَمِيعٌ عَلِيمٌ ○

(۳) اور بڑی بوڑھی عورتیں جنکو نکاح کی کچھ امید نہ
رہی ہو ان کو اس بات میں کوئی گناہ نہیں کہ
وہ اپنے کپڑے اُتار رکھیں۔ بشرطیکہ زینت کا
اظہار نہ کریں اور اس سے بھی احتیاط رکھیں تو
اُن کے لئے اور زیادہ بہتر ہے۔ اور اللہ تعالےٰ
سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

سورہ نور آیت (۶۰)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنْكُمُ
الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ
يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۚ مِنْ
قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ
ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ وَمِنْ بَعْدِ
صَلَاةِ الْعِشَاءِ ۚ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ ۚ
لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ ۚ
طَوَّافُونَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلَىٰ
بَعْضٍ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ ۗ
وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ○

(۴) اے ایمان والو تمھارے مملوکوں کو اور تم میں جو
حدِ بلوغ کو نہیں پہنچے ان کو تین وقتوں میں اجازت
لینا چاہیئے۔ نمازِ صبح سے پہلے اور جب دوپہر کو
کپڑے اُتار دیا کرتے ہو اور نمازِ عشاکے بعد۔ یہ
تین وقت تمھارے پردے کے ہیں ان اوقات کے
سوا نہ تم پر کوئی الزام ہے اور نہ اُن پر کچھ الزام
ہے وہ بکثرت تمھارے پاس آتے جاتے رہتے
ہیں کوئی کسی کے پاس اور کوئی کسی کے پاس
اسی طرح اللہ تعالےٰ تم سے احکام صاف صاف بیان
کرتا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

سورہ نور آیت (۵۸)

وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○

سورہ نور آیت (۵۹)

(۵) اور جب وقت تم میں کے وہ لڑکے حد بلوغ کو پہنچیں تو انکو بھی اِسی طرح اجازت لینا چاہیئے جیسا اُن سے اگلے لوگ اجازت لیتے ہیں اسیطرح اللہ تعالےٰ تم سے اپنے احکام صاف صاف بیان کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ جاننے والا حکمت والا ہے۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۗ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِى الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ○ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۔

سورہ بقرہ آیت (۲۲۲ - ۲۲۳)

(۶) اور اے پیغمبر! لوگ تم سے عورتوں کے ماہواری ایام کے بارے میں دریافت کرتے ہیں ان سے کہدو۔ وہ مضرت ہے۔ پس چاہیئے کہ ان دنوں میں عورتوں سے علٰحدہ رہو اور جبتک وہ پاک و صاف نہ ہولیں اُن سے قربت نہ کیا کرو اور جب وہ اچھی طرح پاک صاف ہو جائیں تو تم اُنکی طرف ملتفت ہو جس جگہ سے اللہ تعالےٰ نے اجازت دی ہے۔ اللہ اُن لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو پاکی صفائی رکھنے والے ہیں۔ تمھاری عورتیں تمھارے لئے ایسی ہیں جیسے کاشت کی زمین۔ پس جسطرح بھی چاہو اپنی زمین میں (فطری طریقہ سے) کاشت کرو'

نکاح

سنت رسول اللہؐ

ازدواجی زندگی

آیات

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

(۱) نیز تمھارے لئے مسلمان پارسا عورتیں اور اُن لوگوں کی پارسا عورتیں جنھیں تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے

مِنْ قَبْلِكُمْ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ ۔

سورۂ مائدہ آیت (۵)

حلال ہیں۔ بشرطیکہ اُن کے مہر اُن کے حوالے کرو، مقصود نکاح ہو نہ کہ نفس پرستی یا چھپی بدچلنی۔

(۲) وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ ۚ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ○ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا ۖ وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ ۚ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ ○

سورۂ نور آیت (۳۲، ۳۳)

اور بے شوہر والی عورتوں کا اور اپنے نیک کردار غلاموں اور باندیوں کا نکاح کردو۔ اگر وہ نادار ہونگے تو خدا اپنے فضل سے انھیں مالدار کردے گا اور اللہ وسعت والا دانا ہے۔ اور چاہیے کہ وہ جو شادی کا سامان نہیں پاتے اپنے آپ کو بچائے رکھیں یہانتک کہ اللہ اپنے فضل سے انھیں غنی کردے۔ اور تمھارے مملوکوں میں سے جو مکاتب ہونے کے خواہاں ہوں تو ان کو مکاتب بنا دیا کرو اگر اُن میں بہتری پاؤ اور اللہ کے اُس مال میں سے اُن کو بھی دو جو اللہ تعالیٰ نے تم کو دے رکھا ہے اور اپنی لونڈیوں کو زنا کرانے پر مجبور مت کرو۔ جب وہ پاک دامن رہنا چاہیں محض اس لئے کہ دنیوی زندگی کا کچھ فائدہ تم کو حاصل ہوجائے اور جو شخص اُنکو مجبور کریگا تو اللہ تعالیٰ انکے مجبور کئے جانیکے بعد بخشنے والا مہربان ہے۔

(۳) حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ

تم پر حرام ٹھہرادی گئی ہیں تمھاری مائیں۔ تمھاری بیٹیاں تمھاری بہنیں، تمھاری پھوپیاں، تمھاری خالائیں تمھاری بھتیجیاں، تمھاری بھانجیاں، تمھاری دودھ پلانے والی مائیں۔ تمھاری رضاعی بہنیں (یعنی دودھ پینے کے رشتہ کی بہنیں)، تمھاری بیویوں کی مائیں تمھاری اُن بیویوں کی (پچھلی) اولاد جو تمھاری پرورش میں ہیں جن سے زناشوئی کا تعلق ہوگیا ہے اگر تعلق نہیں ہوا ہے تو پھر اُن کی لڑکیوں سے

الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ۗ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۗ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْ ۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

سورہ نساء آیت (۲۳-۲۴)

نکاح کر لینے میں کوئی گناہ نہیں۔ تمہارے حقیقی بیٹوں کی بیویاں۔ نیز یہ بات بھی حرام کردی گئی ہے کہ (ایک وقت میں) دو بہنوں کو جمع کرو۔ (اس حکم کے نازل ہونے سے) پہلے جو کچھ ہو چکا سو ہو چکا۔ اللہ بخش دینے والا اور رحمت رکھنے والا ہے۔ اور وہ عورتیں بھی تم پر حرام ہیں جو دوسروں کے نکاح میں ہوں۔ سوائے ان شادی شدہ عورتوں کے جو لڑائی کے سلسلہ میں تمہارے قبضہ میں آگئی ہوں یہ اللہ کی طرف سے تمہارے لئے (قانون) ٹھہرا دیا گیا ہے۔ ان محرمات کے علاوہ وہ تمام عورتیں تمہارے لئے حلال ہیں۔ بشرطیکہ (ازدواجی زندگی کی) قید و بند میں رہنے کیلئے، نہ کہ نفس پرستی کیلئے۔ اپنا مال خرچ کر کے اُن سے نکاح کرو۔ پھر جن عورتوں سے تم نے (ازدواجی زندگی کا) فائدہ اٹھایا ہے تو چاہیئے کہ جو مہر اُنکا مقرر ہوا تھا وہ اُنکے حوالے کر دو۔ اور مہر مقرر کرنیکے بعد اگر آپس کی رضامندی سے کوئی بات ٹھہر جائے تو ایسا کیا جا سکتا ہے۔ اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

(۴) وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۗ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ۗ وَسَآءَ سَبِيْلًا ۝

سورہ نساء آیت (۲۲)

اور اُن عورتوں کو اپنے نکاح میں نہ لاؤ جنہیں تمہارے باپ نکاح میں لاچکے ہوں۔ اس (حکم کے نازل ہونے) سے پہلے جو کچھ ہو چکا سو وہ ہو چکا۔ یہ بڑی ہی بے حیائی کی بات تھی۔ کردہ و نفرت کا شیوہ اور بُرا دستور تھا۔

(۵) وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۗ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ

اور مشرک عورتوں سے جبتک ایمان نہ لے آئیں، نکاح نہ کرو۔ خواہ وہ مشرک عورت تمہیں کتنی ہی پسند آئے۔ اور مومن باندی اس سے کہیں بہتر ہے۔

حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ

سورہ بقرہ آیت (۲۲۱)۔

اور اسی طرح مشرک مرد جبتک ایمان نہ لے آئیں مومنہ عورتیں انکے نکاح میں نہ دیجائیں۔ یقیناً خدا کا مومن غلام ایک مشرک مرد سے بہتر ہے، اگرچہ بظاہر مشرک مرد تمھیں کتنا ہی پسند کیوں نہ آئے۔

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ۭ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ

سورہ نساء آیت (۲۵)

(۶) اور تم میں جو کوئی اس کا مقدور نہ رکھتا ہو کہ آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح کرے تو اُن عورتوں سے نکاح کرسکتا ہے جو (لڑائی کے قیدیوں میں سے) تمھارے قبضہ میں آئی ہیں اور مومنہ ہیں اور اللہ تمھارے ایمانوں کا حال بہتر جاننے والا ہے۔ اور تم سب ایک دوسرے کی ہم جنس ہو پس ایسی عورتوں کو اُنکے سرپرستوں کی اجازت سے (بلا تامل) اپنے نکاح میں لاؤ اور دستور کے مطابق انکا مہر اُنکے حوالے کردو۔ البتہ یاد رہے کہ وہ (ازدواجی زندگی کے) قید و بند میں رہنے والی ہوں بدکار عورتیں نہ ہوں۔ اور نہ ایسی ہوں کہ چوری چھپے بدچلنی کرتی رہتی ہوں۔

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاۗءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝

سورہ نساء آیت (۳)

(۷) اور اگر تمھیں یہ خوف ہو کہ تم یتامیٰ کے بارے میں انصاف نہ کرسکوگے تو "اُن عورتوں" میں سے تمھیں جو پسند آئیں دو دو تین تین، چار چار عورتوں سے نکاح کرلو اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ تم عدل نہ کرسکوگے تو ایک ہی عورت یا باندی کے نکاح پر بس کرو۔ بے انصافی سے بچنے کے لئے ایسا کرنا زیادہ قرین انصاف ہے۔

احادیث

عن عائشۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیرکم

(۱) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں (خدا اور مخلوق

لِاَھلِہٖ وَاَنا خیرکم لاھلی۔
(ترمذی)

کے نزدیک) وہ بہت بہتر ہے جو اپنے اہل کے حق میں بہتر (ثابت) ہو اور میں اپنے اہل کیلئے بہت بہتر ہوں۔

عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکمل المومنین ایمانًا احسنھم خُلقًا والطفھم باھلہٖ۔
(ترمذی)

(۲) حضرت ابوہریرۃؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلحاظ ایمان مسلمانوں میں کامل تر ایماندار وہ شخص ہے جو خُلق میں بہت اچھا اور اپنے اہل و عیال کے ساتھ نہایت نرم ہو۔

النّکاح مِن سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منّی (کنز العمال کتاب النکاح)

(۳) نکاح میری سنت ہے پس جو کوئی اس سے روگردانی کرے وہ مجھ سے نہیں ہے۔

عن عبد اللہ بن مسعودؓ قال: قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ استطاع مِنکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاءٌ۔
(بخاری و مسلم۔ کتاب النکاح)

(۴) حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نوجوانو! تم میں جو شخص نکاح کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرلے اس سے نظر نیچی ہوجاتی ہے اور شرمگاہ محفوظ ہوجاتی ہے اور جس شخص میں نکاح کی طاقت نہ ہو وہ روزہ رکھے یہ روزہ اس کے لئے بندش ہوجائیگا۔

عن انس بن مالکؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حمد اللہ واثنی علیہ وقال لکنی انا اُصلّی وانامُ وَاصومُ وافطروا تزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منّی۔
(بخاری و مسلم۔ کتاب النکاح)

(۵) حضرت انس ابن مالکؓ سے منقول ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حمد و ثنا بیان کرتے ہوئے فرمایا، میں نماز بھی پڑھتا ہوں۔ سوتا بھی ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں نہیں بھی رکھتا اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں تو جو شخص میری سنت سے مُنہ پھیرے وہ مجھ سے نہیں ہے۔

عن ابی ھریرۃؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تنکح المراۃ لاربع لمالھا ولحسبھا ولجمالھا ولدینھا فاظفر بذات الدِّین

(۶) حضرت ابوہریرۃؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت سے نکاح کرنے کی رغبت چار وجوہ سے پیدا ہوتی ہے (۱) مال (۲) حسب و نسب (۳) حسن و جمال (۴) دینداری۔ خدا تم کو ہدایت

تربت یداک۔
(بخاری و مسلم۔ کتاب النکاح)

دے تم (دینداری کا لحاظ کرکے) دیندار عورت سے شادی کرو۔

عن جابر قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خطب احدکم المرأۃ فان استطاع ان ینظر منہا الیٰ ما یدعوہ الیٰ نکاحہا فلیفعل۔
(احمد و ابوداؤد کتاب النکاح)

(۷) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص کسی عورت کے لیئے نکاح کا پیغام روانہ کرے ممکن ہو تو اُس عورت کو دیکھ لے تاکہ اُس کے لیئے رغبت کا باعث ہو سکے۔

عن ابی ھریرۃؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل تزوج امرأۃ انظرت الیہا قال: لا قال: اذھب فانظر الیہا۔
(مسلم۔ کتاب النکاح)

(۸) حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے کسی عورت سے نکاح کا پیغام بھیجا۔ رسول اللہؐ نے اس سے فرمایا کیا تم نے اُس عورت کو دیکھا ہے اُس نے عرض کیا نہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا جاؤ اُس کو دیکھ لو۔

عن ابی عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخطب احدکم علیٰ خطبۃ اخیہ حتی یترک الخاطب قبلہ او یاذن لہٗ۔
(بخاری و مسلم۔ کتاب النکاح)

(۹) حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر اپنا پیغام نہ بھیجے یہانتک کہ پہلا پیغام بھیجنے والا اپنا پیغام نکاح ترک کردے یا دوسرے شخص کو اجازت دیدے۔

عن ابی بردۃ بن ابی موسیٰ عن ابیہؓ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا نکاح الا بولی۔
(احمد ابوداؤد ترمذی نسائی وابن ماجہ کتاب النکاح بحوالہ بلوغ المرام)

(۱۰) حضرت ابوبردہ اپنے والد ابوموسیٰؓ سے روایت کرتے ہیں' ابوموسیٰ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بغیر ولی کے نکاح نہیں ہوتا۔

عن ابی ھریرۃؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجمع بین المرأۃ وعمتہا ولا بین المرأۃ وخالتہا۔
(بخاری و مسلم۔ کتاب النکاح۔ بحوالہ بلوغ المرام)

(۱۱) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت اور اسکی پھوپھی اور کوئی عورت اور اُس کی خالہ کو نکاح میں جمع نہ کیا جائے۔

عن الضحاك بن فيروز الديلمي (۱۲) حضرت ضحاک ابن فیروز دیلمی اپنے والد سے

عن ابیهٗ قال: قلت یا رسول الله اسلمت وَ تحتی اُختان فقال رسول الله طلق ایتهما شیئت۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ کتاب النکاح بحوالہ بلوغ المرام)

نقل کرتے ہیں انھوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ میں ایمان لے آیا اور میرے تحت دو بہنیں ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا ان دونوں میں سے ایک کو جس کو تم چاہو طلاق دیدو۔

عن ابی ھریرۃؓ ان رسول الله (۱۳) ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صلی الله علیه وسلم قال لا تنکح الاَیّم حتّٰی تستأذن قالوا یا رسول الله وکیف اذنھا قال ان تسکت (بخاری مسلم کتاب النکاح بحوالہ بلوغ المرام)

نے فرمایا غیر شادی شدہ عورت کا نکاح اسکی بغیر اجازت نہیں ہوسکتا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اجازت کی کیا صورت ہوسکتی ہے حضورؐ نے فرمایا وہ سنکر خاموش ہوجائے۔

عن عامر بن عبد الله بن الزبیر (۱۴) حضرت عامر بن عبد اللہ بن زبیر اپنے والد سے

عن ابیهٖ ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اعلنوا النکاح۔ (رواہ امام احمد کتاب النکاح بحوالہ بلوغ المرام)

نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کا اعلان کردیا کرو۔

عن نافع عن ابن عمرؓ قال۔ (۱۵) حضرت نافع حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے

نھی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الشغار والشغارُ ان یزوج الرجل ابنتهٗ علی ان یزوجه الاٰخر ابنته ولیس بینھما صداقٌ۔ (بخاری ومسلم کتاب النکاح بحوالہ بلوغ المرام)

ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح تبادلہ (شغار) سے منع فرمایا "شغار کے یہ معنی ہیں کہ ایک شخص اپنی لڑکی کا نکاح اس شرط پر دوسرے شخص سے کردے کہ دوسرا اپنی لڑکی کا نکاح پہلے شخص سے کردے اور ان دونوں کا مہر کچھ نہ ہو۔

عن ابن عباسؓ ان جاریة (۱۶) حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ ایک کنواری

بکرا اتت النبی صلی الله علیه وسلم فذکرت ان اباھا زوجھا وھی کارھة فخیرھا رسول الله صلی الله علیه وسلم (ابوداؤد وابن ماجہ کتاب النکاح بحوالہ بلوغ المرام)۔

عورت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگی کہ اُسکے والد نے اُسکا نکاح کردیا ہے لیکن یہ نکاح خود اُسکو پسند نہیں ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اُسکو اختیار دیا (کہ وہ فسخ کرلے)۔

عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان احق الشرط ان يوفى به ما استحللتم به الفروج۔ (متفق علیہ۔ کتاب ۔۔۔ بحوالۂ بلوغ المرام)

(۱۷) حضرت عقبہ ابن عامرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (تمام شرطوں سے) وہ شرط پورا کرنے کی زیادہ مستحق ہے جس کے ذریعہ تم نے عورت کو اپنے لئے حلال کیا ہے (یعنی مہر کی ادائیگی سب سے زیادہ مقدم ہے)

مہر و نفقہ

آیات

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ۭ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْۗئًا مَّرِيْۗئًا ○

سورۂ نساء آیت (۴)

(۱) اور عورتوں کا مہر خوش دلی کے ساتھ ادا کر دیا کرو ہاں اگر ایسا ہو کہ وہ اپنی خوشی سے کچھ چھوڑ دیں تو (اس میں کوئی حرج نہیں) تم اسے بے کھٹکے اپنے کام میں لا سکتے ہو۔

وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىھُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـــًٔـا ۭ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُھْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ○

سورہ نساء آیت (۲۰)

(۲) اور اگر تم ایک بی بی کے بجائے دوسری بی بی کرنا چاہو اور پہلی بیوی کو تم نے (سونے چاندی کا) ایک ڈھیر بھی (مہر میں) دیدیا ہو تو بھی نہیں چاہیے کہ اس میں سے کچھ واپس لے لو۔ کیا تم چاہتے ہو اپنا دیا ہوا مال بہتان لگا کر اور صریح ظلم کرکے واپس لے لو۔

وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ○

سورہ نساء آیت (۲۱)

(۳) اور پھر تم کیسے واپس لوگے حالانکہ تم دونوں ایک دوسرے سے بے حجابانہ مل چکے ہو اور تمھاری بیویاں تم سے نکاح کے وقت پکا قول و قرار کرا چکی ہیں (اپنے حقوق کے لئے)۔

يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَاۗءَ كَرْهًا ۭ وَلَا تَعْضُلُوْھُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ

(۴) مسلمانو! تمھارے لئے یہ بات جائز نہیں کہ عورتوں کو میراث سمجھ کر اُن پر زبردستی قبضہ کر لو۔ اور نہ ایسا کرنا چاہئے کہ جو کچھ اُنھیں دے چکے ہو اُس میں سے

اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْـًٔا وَّ یَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا كَثِیْرًا ○

سورہ نساء آیت (۱۹)

کچھ لے لینے کیلئے انھیں روک رکھو۔ اِلّا یہ کہ وہ علانیہ بدچلنی کی مرتکب ہوں۔ اور عورتوں کے ساتھ معاشرت کرنے میں نیکی ملحوظ رکھو۔ پھر اگر ایسا ہو کہ تمھیں وہ ناپسند ہوں۔ (تو بے ضبط و بے قابو نہ ہو جاؤ) ممکن ہے جو بات تم ناپسند کرتے ہو اور اُسی میں اللہ نے تمھارے لئے بہت کچھ بہتری رکھدی ہو۔

احادیث

(۱) عن عقبة بن عامرؓ قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر الصداق الیسرهٗ۔

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مہر بہتر ہے جسکا ادا کرنا آسان ہے۔

(ابوداؤد۔ کتاب النکاح۔ بحوالہ بلوغ المرام)

(۲) عن عائشةؓ قالت: دخلت هندُ بنت عتبة امراة ابی سفیان علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ابا سفیان رجل شحیح لا یعطینی من النفقة ما یکفینی ویکفی بنی الّا ما اخذت من ماله بغیر علمه فهل علیّ فی ذٰلك من جناح فقال خذی من ماله بالمعروف ما یکفیك وما یکفی بنیك۔ (بخاری ومسلم۔ کتاب النکاح باب النفقات بحوالہ بلوغ المرام)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ ابو سفیان کی زوجہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگیں یا رسول اللہ ابو سفیان بخیل آدمی ہیں۔ مجھے اتنا خرچ نہیں دیتے جو مجھ کو اور میرے بچوں کو کافی ہو سکے مگر یہ کہ میں پوشیدہ طور پر کچھ لے لوں تو کیا اس میں کوئی نقصان ہے کہ میں ان کے مال سے کچھ خفیہ لے لیا کروں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا نیک نیتی کے ساتھ اتنا مال لے سکتی ہو جو تم کو اور تمھارے بچوں کو کافی ہو۔

(۳) عن عبد الله بن عمرو انّ امْرَاَةً قالت: یا رسول اللهِ انّ ابنی

حضرت عبد اللہ ابن عمروؓ کہتے ہیں ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ میرا بچہ جس کیلئے میرا پیٹ ظرف

كان بطني له وِعَاءً و ثدي له سقاءً وحجري له حواءً وإنّ اباهُ طلقني واراد ان ينزعَهُ مني، فقال لها رسول اللهؐ انت احق به مالم تنكحي.
(رواه احمد وابوداؤد۔ کتاب النکاح۔ باب الحضانۃ بحوالہ بلوغ المرام)

رہا۔ میری چھاتیاں اس کا مشکیزہ رہیں۔ میری گود اس کی حائل رہی۔ اُس کے باپ نے مجھے طلاق دیدی اب وہ چاہتا ہے کہ اُس بچے کو مجھ سے چھین لے حضورؐ نے فرمایا جب تک تم نے دوسرا نکاح نہیں کیا۔ اس وقت تک تم اُسکی زیادہ حقدار ہو۔

عن ابی هريرةؓ ان امراة قالت: يارسول الله صلى الله عليه وسلم ان زوجي يريد ان يذهب بابني وقد نفعني وسقاني من بئر ابي عنبة فجاء زوجها فقال النبيؐ يا غلام هذا ابوك وهذا امك فخذ بيد ايهما شئت فاخذ بيد أمّه فانطلقت به۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، کتاب النکاح باب الحضانۃ۔ بحوالہ بلوغ المرام)

(۴) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا شوہر میرا بچہ مجھ سے لینا چاہتا ہے۔ حالانکہ بچہ سے مجھے منفعت ہے ابو عتبہ کے کنوئیں سے پانی بھر کر لاتا ہے اتنے عرصہ میں اُس کا شوہر بھی حاضر ہو گیا حضورؐ نے بچہ سے فرمایا لڑکے یہ تمہاری ماں ہے یہ تمہارا باپ ہے ان دونوں میں جسکو چاہو پسند کر لو۔ چنانچہ بچہ نے ماں کا ہاتھ پکڑ لیا۔ ماں بچہ کو لیکر رخصت ہو گئی۔

متعہ حرام ہے

احادیث

عن سلمة بن الاكوع قال رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم عام اوطاس في المتعة ثلاثة ايام ثم نهى عنها۔ (مسلم۔ کتاب النکاح۔ بحوالہ بلوغ المرام)

(۱) حضرت سلمہ بن اکوعؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ اوطاس کے موقع پر متعہ کی اجازت تین دن کے لئے مرحمت فرمادی تھی اُس کے بعد متعہ کی ممانعت فرمادی۔

عن علی قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المتعة عام خيبر۔ (بخاری ومسلم۔ کتاب النکاح۔ بحوالہ بلوغ المرام)۔

(۲) حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ خیبر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ سے منع فرمادیا۔

عن علیؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن متعۃ النساء ومن اکل الحمر الاھلیۃ یوم خیبر۔
(بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ۔ کتاب النکاح۔ بحوالۂ بلوغ المرام)۔

(۳) حضرت علیؓ سے منقول ہے خیبر کے موقع پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے متعہ سے اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرماکر (انکو حرام فرمادیا)۔

عن ربیع بن سبرۃ عن ابیہؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی کنت اذنت لکم فی الاستمتاع من النساء وان اللہ قد حرم ذٰلک الی یوم القیمہ فمن کان عندہ منھن شئ فلیخل سبیلھا ولا تاخذوا مما اتیتموھن شیئا۔ (مسلم وابوداؤد ونسائی وابن ماجہ واحمد وابن حبان۔ کتاب النکاح۔ بحوالۂ بلوغ المرام)

(۴) حضرت ربیع بن سبرہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے عورتوں سے متعہ کرنے کی تم لوگوں کو اجازت دیدی تھی لیکن اللہ تعالےٰ نے اس کو قیامت تک کے لئے حرام فرمادیا۔ لہذا تم میں سے جس شخص کے پاس ایسی عورت ہو اپنے سے علیحدہ کردے اور جو کچھ اس کو دیا ہو وہ واپس نہ لے۔

طلاق

آیات

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○
سورۂ بقرہ آیت (۲۲۶)

(۱) جو لوگ اپنی بیویوں کے پاس جانے کی قسم کھا بیٹھیں تو اُن کیلئے چار مہینوں کی مہلت ہے۔ تو پھر اگر مدت کے اندر وہ رجوع کرلیں (یعنی بیوی سے ملاپ کرلیں) تو اللہ تعالےٰ رحمت سے بخشنے والا ہے۔

وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ سورۂ بقرہ آیت (۲۲۷)

(۲) لیکن اگر طلاق ہی کی ٹھان لیں تو اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ

(۳) اور جن عورتوں کو طلاق دیدی ہو تو اُنھیں چاہئے

ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ۭ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ۭ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۠ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (ع)

سورہ بقرہ آیت (۲۲۸)

ماہواری ایّام کے تین مہینوں تک اپنے آپ کو روکے رکھیں۔ اور اگر وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ تو اُن کیلئے جائز نہیں کہ جو چیز اللہ نے اُن کے پیٹ میں پیدا کردی ہو اُسے چھپائیں اور اُنکے شوہر اگر عدت کے اس مقررہ زمانے کے اندر اصلاح حال پر آمادہ ہوجائیں تو وہ اُنھیں اپنی زوجیت میں لینے کے زیادہ حقدار ہیں۔ اور دیکھو عورتوں کیلئے بھی اُسی طرح کے حقوق مردوں پر ہیں۔ جسطرح کے حقوق مردوں کے عورتوں پر ہیں کہ انکے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ البتہ مردوں کو عورتوں پر ایک خاص درجہ دیا گیا ہے اور یاد رکھو اللہ زبردست حکمت رکھنے والا ہے۔

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۠ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ۭ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ۭ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

سورۂ بقرہ آیت (۲۲۹)

(۴) طلاق دو مرتبہ (یعنی دو مہینوں میں دو طلاقیں) ہیں پھر اُس کے بعد شوہر کیلئے دو ہی راستے رہ جاتے ہیں یا تو اچھے طریقے پر روک لینا یا پھر حُسن سلوک کے ساتھ الگ کردینا اور تمہارے لئے جائز نہیں کہ جو کچھ اپنی بیویوں کو دے چکے ہو اُس میں سے کچھ واپس لے لو ہاں اگر شوہر اور بیوی کو اندیشہ پیدا ہوجائے کہ اللہ کے ٹھہرائے ہوئے واجبات و حقوق ادا نہ ہوسکیں گے تو اگر تم دیکھو ایسی صورت پیدا ہوگئی ہے کہ واقعی اندیشہ ہے۔ خدا کے ٹھہرائے ہوئے واجبات ادا نہ ہوسکیں گے تو پھر شوہر اور بیوی کیلئے اس میں کچھ گناہ نہ ہوگا اگر بیوی بطور معاوضے کے کچھ دیکر۔ یاد رکھو یہ اللہ کی ٹھہرائی ہوئی حد بندیاں ہیں پس ان سے قدم آگے نہ نکالو جو کوئی اللہ کی ٹھہرائی ہوئی حد بندیوں سے نکل جائیگا تو ایسے ہی لوگ ہیں جو ظلم کرنے والے ہیں

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○

سورہ بقرہ آیت (۲۳۰)

(۵) اگر ایسا ہوا کہ ایک شخص نے طلاق دیدی تو پھر دونوں میں قطعی جدائی ہوگئی اور اب شوہر کیلیئے وہ عورت جائز نہ ہوگی جب تک کہ کسی دوسرے مرد کے نکاح میں نہ آجائے۔ پھر اگر ایسا ہو کہ دوسرا مرد طلاق دیدے تو اگلے دونوں کسی طرف رجوع کرسکتے ہیں۔ اس میں اُنکے لئے کوئی گناہ نہیں۔ بشرطیکہ دونوں کو توقع ہو کہ اللہ کی ٹھہرائی ہوئی حدبندیوں پر قائم رہ سکیں گے۔ اور دیکھو یہ اللہ کی ٹھہرائی ہوئی حدبندیاں ہیں جنھیں وہ اُن لوگوں کیلیئے جو علم رکھتے ہیں واضح کردیتا ہے۔

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○

سورہ بقرہ آیت (۲۳۲)

(۶) اور جب تم نے عورتوں کو طلاق دیدی اور وہ اپنی مدت پوری کرچکیں تو اگر وہ اپنے شوہروں سے مناسب طریقہ پر نکاح کرنا چاہیں اور دونوں آپس میں رضامند ہوجائیں تو اس سے انھیں نہ روکو۔ تم میں سے ہر اُس انسان کو جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس حکم کے ذریعہ نصیحت کیجاتی ہے! اسی بات میں تمہارے لیے زیادہ برکت اور زیادہ پاکی ہے اور اللہ جانتا ہے مگر تم نہیں جانتے۔

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۚ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ

(۷) اور جب ایسا ہو کہ تم اپنی عورتوں کو طلاق دیدو، اور اُنکی (عدت کی) مدت پوری ہونے کو آئے، تو پھر یا تو اُنھیں ٹھیک طریقہ پر روک لو، یا ٹھیک طریقے پر جانے دو۔ ایسا نہ کرو کہ اُنھیں نقصان پہنچانے کی غرض سے روکے رکھو، تاکہ اُن پر جور و ستم کرو اور یاد رکھو جو کوئی ایسا کریگا تو اپنے ہاتھوں خود نقصان کریگا اور دیکھو ایسا نہ کرو کہ اللہ کے حکموں کو ہنسی کھیل بنالو (کہ آج نکاح کیا کل طلاق دیدی) اللہ کا اپنے اوپر احسان یاد کرو اُس نے کتاب و حکمت میں سے جو کچھ نازل کیا ہے۔

شَیْءٍ عَلِیْمٌ ○

اور اُسکے ذریعہ تمھیں نصیحت کرتا ہے اُسے نہ بھولو اور اللہ سے ڈرو اور یاد رکھو کہ اُسکے علم سے کوئی بات باہر نہیں۔

سورہ بقرہ آیت (۲۳۱)

وَالْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَی الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَکِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُکَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ ۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۚ وَعَلَی الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَکُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَیْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ○

سورہ بقرہ آیت (۲۳۳)

(۸) اور جو شخص ماں سے بچہ کو دودھ پلوانا چاہے تو اس صورت میں چاہیئے کہ پورے دو برس تک ماں بچے کو دودھ پلائے اور جسکا بچہ ہے اُس پر لازم ہے کہ ماں کے کھانے کپڑے کا مناسب طریقے پر انتظام کرے۔ کسی شخص پر اُسکی وسعت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے۔ نہ تو ماں کو اُسکے بچے کیوجہ سے نقصان پہنچایا جائے نہ باپ کو اُسکے بچے کیوجہ سے۔ اور اگر باپ کا اس اثناء میں انتقال ہو جائے تو جو اُس کا وارث ہو اُس پر (عورت کا کھانا کپڑا) اُسی طرح ہے (جسطرح باپ کے ذمہ تھا) پھر اگر ماں باپ آپس کی رضامندی اور صلاح مشورہ سے (قبل از مدت) دودھ چھڑانا چاہیں تو (ایسا کر سکتے ہیں) اُن پر کوئی گناہ نہیں ہو گا۔ اور اگر تم چاہو اپنے بچوں کو کسی دوسری عورت سے دودھ پلاؤ تو اس میں بھی کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ (ماں کی حق تلفی نہ کرو) اور جو کچھ اُنھیں دینا ہے دستور کے مطابق اُنکے حوالے کر دو اور دیکھو اللہ سے ڈرتے رہو اور یقین رکھو کہ جو تم کرتے ہو اللہ کی نظر میں اُسے دیکھ رہی ہیں۔

وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْمَا فَعَلْنَ فِیْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ○ سورہ بقرہ آیت (۲۳۴)

(۹) اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جائیں اور اپنے پیچھے بیویاں چھوڑ جائیں، تو انھیں چاہیئے چار مہینے دس دن تک اپنے آپ کو روکے رکھیں۔ پھر جب وہ مدت پوری کر لیں تو وہ جو کچھ جائز طریقہ پر اپنے لئے کریں اس کے لئے تمھارے سر کوئی الزام نہیں، اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اس کی خبر رکھنے والا ہے۔

(۱۰) وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ○

سورۂ بقرہ آیت (۲۳۵)

اور جن (بیوہ) عورتوں سے تم نکاح کرنا چاہو تو تمہارے لئے کوئی گناہ نہیں اگر اشارہ کنائے میں اپنا خیال اُن تک اپنا خیال پہنچا دو۔ یا اپنے دل میں نکاح کا ارادہ پوشیدہ رکھو۔ اللہ جانتا ہے کہ (قدرتی طور پر) اُن کا خیال تمھیں آئیگا، لیکن ایسا نہیں کرنا چاہئے کہ چوری چھپی نکاح کا وعدہ کر لو۔ اِلّا یہ کہ دستور کے مطابق کوئی بات کہی جائے۔ اور جب تک ٹھہرائی ہوئی مدت (یعنی عدت) پوری نہ ہو جائے۔ تعلق نکاح کا ارادہ مت کرو۔ اور یقین کرو، جو کچھ تمہارے اندر (اس بارے میں نفس کی پوشیدہ کمزوری) ہے، اللہ اُسے اچھی طرح جانتا ہے۔ پس اُس سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا اور بردبار ہے۔

(۱۱) لَّا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ ○

سورہ بقرہ آیت (۲۳۶)

اور بغیر اسکے کہ تم نے عورت کو ہاتھ لگایا ہو، یا اُس کیلئے جو کچھ (مہر) مقرر کرنا تھا، مقرر کیا ہو، طلاق دیدو تو اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں۔ البتہ ایسی صورت میں اُسے فائدہ پہنچاؤ۔ ایسا فائدہ جو دستور کے مطابق پہنچایا جائے۔ مقدور والا اپنی حیثیت کے مطابق دے تنگدست اپنی حالت کے مطابق۔ نیک کردار آدمیوں کے لئے ضروری ہے کہ ایسا کریں۔

(۱۲) وَإِن طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَن يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۚ وَأَن تَعْفُوا أَقْرَبُ

اور اگر ایسا ہو کہ تم نے ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دیدی ہو، اور جو کچھ (مہر) مقرر کرنا تھا، مقرر کر چکے ہو تو اس صورت میں مقررہ مہر کا آدھا دینا چاہئے اِلّا یہ کہ عورت (اپنی خوشی سے) معاف کر دے یا (مرد) جس کے ہاتھ میں نکاح کا رشتہ ہے (پورا مہر دیکر آدھی رقم

لِلتَّقْوٰی ۚ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○

سورہ بقرہ آیت (۲۳۷)

رکھ لینے کے حق سے) درگزر کر دے اور اگر تم (مرد) درگزر کرو گے تو یہ زیادہ تقویٰ کی بات ہوگی۔ دیکھو، آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ احسان اور بھلائی کرنا نہ بھولو، اور یاد رکھو، جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ کی نظر سے مخفی نہیں ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○

سورہ بقرہ آیت (۲۴۰)

(۱۳) اور جو لوگ تم میں سے وفات پائیں اور اپنے پیچھے بیوی عورتیں چھوڑ جائیں اور وصیت کر جائیں کہ برس دن تک انہیں نان و نفقہ دیا جائے اور گھر سے نہ نکالی جائیں اور پھر ایسا ہو کہ وہ (اس مدت سے پہلے) گھر چھوڑ دیں (اور دوسرا نکاح کر لیں یا نکاح کی بات چیت کریں) تو جو کچھ وہ جائز طریقہ پر اپنے لئے کریں اس کیلئے تم پر کوئی گناہ عائد نہیں ہوگا۔ یاد رکھو! اللہ سب پر غالب اور حکمت رکھنے والا ہے۔

وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ ۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ○ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ ع

سورہ بقرہ آیت (۲۴۱-۲۴۲)

(۱۴) اور یاد رکھو جن عورتوں کو طلاق دیدی گئی ہو تو چاہیئے کہ انہیں مناسب طریقہ پر فائدہ پہنچایا جائے۔ متقی انسانوں کیلئے ایسا کرنا لازمی ہے اسطرح اللہ تم پر اپنی آیتیں واضح کر دیتا ہے تاکہ عقل سے کام لو اور سوچو سمجھو

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۗ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۗ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۗ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ○ سورۂ طلاق آیت (۱)

(۱۵) اے پیغمبر جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دینے لگو تو اُن کی عدت سے پہلے طلاق دو اور تم عدت کو یاد رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو جو تمہارا رب ہے۔ ان عورتوں کو انکے گھروں سے مت نکالو اور نہ وہ عورتیں خود نکلیں۔ مگر ہاں کوئی کھلی بے حیائی کریں تو اور بات ہے اور یہ سب خدا کے مقرر کئے ہوئے احکام ہیں اور جو شخص احکام خداوندی سے تجاوز کریگا۔ اُس نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ تجھکو خبر نہیں شاید اللہ تعالیٰ بعد اس کے

کوئی نئی بات پیدا کردے۔

فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنكُمْ وَأَقِيمُوا الشَّهَادَةَ لِلَّهِ ۚ ذَٰلِكُمْ يُوعَظُ بِهِ مَن كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا ۝

سورہ طلاق آیت (۲)

(۱۶) پھر جب وہ عورتیں اپنی عدت گزرنے کے قریب پہنچ جائیں تو انکو قاعدہ کے موافق نکاح میں رہنے دو یا قاعدہ کے موافق انکو رہائی دو اور آپس میں سے دو معتبر شخصوں کو گواہ کر لیا ور تم ٹھیک ٹھیک اللہ کے واسطے گواہی دو اس مضمون سے اُس شخص کو نصیحت کیجاتی ہے جو اللہ پر اور قیامت پر یقین رکھتا ہو اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالے اُس کیلئے نجات کی شکل نکال دیتا ہے۔

لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ ۖ وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا ۚ سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ۝

سورہ طلاق آیت (۷)

(۱۷) وسعت والے کو اپنی وسعت کے موافق کرنا چاہیئے اور جس کی آمدنی کم ہو تو اُسکو چاہیئے کہ اللہ نے جتنا اُسکو دیا ہے اس میں سے خرچ کرے خدائے تعالے کسی شخص کو اس سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا جتنا اسکو دیا ہے۔ خدائے تعالے تنگی کے بعد جلدی فراغت بھی دیگا۔

وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِن نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ ۚ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا ۝

سورہ طلاق آیت (۴)

(۱۸) اور تمھاری بیبیوں میں سے جو عورتیں حیض آنے سے ناامید ہو چکی ہیں اگر تم کو شبہ ہو تو انکی عدت تین مہینے ہیں اور اسی طرح جن عورتوں کو حیض نہیں آیا اور حاملہ عورتوں کی عدت انکے اس حمل کا پیدا ہو جانا ہے اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا اللہ تعالے اُسکے ہر کام میں آسانی کر دیگا۔

ذَٰلِكَ أَمْرُ اللَّهِ أَنزَلَهُ إِلَيْكُمْ ۚ وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُعْظِمْ لَهُ أَجْرًا ۝ سورہ طلاق آیت (۵)

(۱۹) یہ اللہ کا حکم ہے جو اُس نے تمھارے پاس بھیجا ہے اور جو شخص اللہ تعالے سے ڈریگا۔ اللہ تعالے اُسکے گناہ دور کر دیگا اور اسکو بڑا اجر دیگا۔

اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ۭ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ اُخْرٰى ۝

سورہ طلاق آیت (۶)

(۲۰) تم ان عورتوں کو اپنی وسعت کے مطابق رہنے کا مکان جہاں تم رہتے ہو۔ اور اُنکو تنگ کرنے کیلئے تکلیف مت پہنچاؤ اور اگر وہ عورتیں جو حمل والیاں ہوں تو حمل پیدا ہونے تک اُن کو خرچ دو۔ پھر اگر وہ عورتیں تمہارے لئے دودھ پلائیں تو تم اُن کو اُجرت دو۔ اور باہم مناسب طور پر مشورہ کرلیا کرو اور اگر تم باہم کشمکش کروگے تو کوئی دوسری عورت دودھ پلا دے گی۔

احادیث

عن ابن عمرؓ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابغض الحلال الی اللہ الطلاق۔

(ابوداؤد و ابن ماجہ۔ کتاب النکاح بحوالہ بلوغ المرام)

(۱) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلاق جائز ہونے کے باوجود (دیگر) تمام جائز چیزوں سے اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔

عن ابن عمرؓ انہ طلق امرأتہ وھی حائضٌ فی عھد رسول اللہؐ فسأل عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذٰلک فقالؐ مرہ فلیراجعھا ثم لیمسکھا حتی تطھر ثم تحیض ثم تطھر ثم ان شاء امسک بعد وان شاء طلق قبل ان یمس فتلک العدۃ التی امر اللہ ان تطلق لھا النساء۔

(متفق علیہ۔ کتاب النکاح بحوالہ بلوغ المرام)

(۲) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اپنی زوجہ کو حالت حیض میں طلاق دیدی۔ حضرت عمرؓ نے رسول اکرمؐ سے اس مسئلہ کو دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس سے کہو کہ وہ طلاق سے رجوع کرلے۔ اُسکے بعد پاک ہونے تک توقف کرے پاک ہونے کے بعد ایک حیض اور ایک پاکی اور گزرنے دے اسکے بعد اگر طبیعت چاہے تو زوجہ بنا رکھے اور اگر نہ بنانا چاہے تو طلاق دیدے لیکن طلاق کا خیال ہو تو اس سے اس درمیان میں صحبت نہ کرے یہ وہ شمار عدت ہے جسکا اللہ تعالیٰ نے پورا کرنیکا حکم فرمایا ہے۔

عن محمودِ بن لبیدؓ قال: اُخبر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن رجل طلق امراتہ ثلاث تطلیقات جمیعا فقام غضبان ثم قال ایلعب بکتاب اللّٰہ وانا بین اظھرکم حتی قام رجل فقال یا رسول اللّٰہ الا اقتلہ۔ (نسائی کتاب النکاح باب الطلاق بحوالہ بلوغ المرام)

حضرت محمود ابن لبیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع دی گئی کہ کسی شخص نے بیک وقت اپنی زوجہ کو تین طلاقیں دیدیں آنحضرتؐ غصہ کی حالت میں کھڑے ہوئے فرمایا میرے موجود ہوتے ہوئے تم لوگ اللہ تعالٰی کی کتاب سے کھیلتے ہو۔ اس عرصہ میں ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اگر اجازت ہو تو اس شخص کو قتل کردوں۔

(۴) ولمسلم عن ابن عباسؓ اذا حرم الرجل امراتہ فھو عین یکفرھا۔ (کتاب النکاح۔ باب الطلاق بحوالہ بلوغ المرام)

مسلم میں ہے کہ ابنِ عباسؓ کا فرمانا ہے جو شخص اپنی بی بی سے یہ کہے کہ تو میرے لئے حرام ہے تو یہ قسم کھانے کی طرح ہے اس میں قسم کا کفارہ دینا ہوگا۔

(۵) عن ابن عمرؓ قال سال فلان فقال یا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ارایت ان لو وجد احدنا امراتہ علی فاحشۃ کیف یصنع اِن تکلم تکلم بامرِ عظیم وان سکت سکت علی مثل ذٰلِکَ فلم یجبہ فلما کان بعد ذٰلک اتاہ فقال: ان الذی سالتک عنہ قد ابتلیت بہٖ فانزل اللّٰہ الایاتِ فی سورۃ النور فتلاھن علیہ ووعظہٗ وذکرہٗ واخبرہٗ ان عذاب الدنیا اھون من عذاب الاخرۃِ قال: لا والذی بعثک بالحق ما کذبت علیھا ثم دعاھا فوعظھا کذٰلک قالت: لا والذی بعثک بالحق اِنہ لکاذب فبدا بالرجل فشھد اربع

حضرت ابن عمرؓ نے بیان فرمایا کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو فاحشہ کام میں مبتلا دیکھ لے تو کیا کرے۔ اگر وہ دوسروں سے بیان کرتا ہے تو یہ نہایت قبیح فعل ہے اگر خاموش رہتا ہے تو یہ بھی نہایت مشکل کام ہے۔ حضورؐ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ سکوت فرمایا۔ اسکے کچھ عرصہ بعد وہ شخص آکر عرض کرنے لگا یا رسول اللہ جس امر کے متعلق میں نے حضورؐ سے سوال کیا تھا اُس میں مبتلا ہوگیا۔ اُسوقت سورۂ نور کی آیتیں نازل ہوئیں حضورِ انورؐ نے اُنکو تلاوت فرماکر وعظ ونصیحت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت خفیف ہے اس شخص نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں نے اُس عورت کے حق میں جھوٹ نہیں بولا ہے۔ پھر حضورؐ نے اُس عورت

شھاداتٍ باللّٰہ ثم ثنّٰی بالمرأۃ ثم فرق بینھا رَواہُ مسلمٌ۔

(کتاب النکاح باب اللعان۔ بحوالہ بلوغ المرام)

کو بلایا اسکو بھی اسی طرح وعظ و نصیحت فرمائی اُس نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ اُسکی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا یہ (میرا شوہر جھوٹا ہے) تب حضورؐ نے مرد سے قسم کی ابتدا فرمائی۔ چنانچہ اس نے چار مرتبہ قسمیں کھائیں اسکے بعد آپ نے عورت سے بھی یہی عمل کروایا اور دونوں کے درمیان تفریق کرا دی۔

عن عمران بن حصینؓ انہ سئل عن الرجل یطلق ثم یراجع ولا یشھد فقال: اشھد علیٰ طلاقھا وعلیٰ رجعتھا۔

(ابوداؤد۔ کتاب النکاح۔ بحوالہ بلوغ المرام)

(۶) حضرت عمران بن حصینؓ سے اُس شخص کے متعلق سوال کیا گیا جس نے اپنی زوجہ کو طلاق دی۔ پھر رجوع کر لیا لیکن نہ طلاق کے گواہ بنائے نہ رجعت کے حضرت عمرانؓ نے فرمایا یہ سنت کے خلاف ہے اس شخص کو چاہیئے کہ اب گواہ بنا لے۔

حکومت

حکومت

اسلام کا ایک اساسی عقیدہ یہ ہے کہ یہ زمین اور اس میں جو کچھ ہے وہ خدا کی ملک ہے اور انسان کا کام یہ ہے کہ اس کو سب کے فائدہ کے لئے استعمال کرے۔ یہ ایک طرح کی امانت ہے جس کا تحفظ اور استعمال ٹھیک طور پر ہونا چاہئے۔ قرآن کی بموجب یہ اسی وقت ممکن ہے جبکہ سب باہمی مشاورت سے زمین کے ذرائع سے اِس طرح مستفید ہوں کہ سب کی معاشی ضروریات پوری ہوں اور ساتھ ہی ان کے باہمی تعلقات خواہ داخلی ہوں یا خارجی استوار رہیں قرآن کہتا ہے کہ معاشرہ میں استوار حالات پیدا کرنے اور قائم رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کا انتظام صالحین یعنی ایسے اشخاص کے تفویض ہو جن کا ذہن اور عمل صالح و متوازن ہوں اور جو دوسروں میں بھی صالح و متوازن ذہن پیدا کرنے کا جذبہ اور صلاحیت رکھتے ہوں حکومت کے متعلق قرآن میں یہی اساسی ہدایات پائے جاتے ہیں۔ رہیں تفصیلات ان کو جیسے جیسے معاشرہ کی زندگی میں نئے حالات پیدا ہوں باہمی مشاورت سے طے کیا جانا چاہیئے۔ اسی کو اجتہاد کہا جاتا ہے جس کا ذکر اس کے بعد کی فصل میں کیا گیا ہے۔

حکومت

قانون کے تابع

آیات

(۱) یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ○

ص ۔ آیت (۲۶)

اے داؤد ہم نے تم کو زمین پر خلیفہ (حاکم) بنایا ہے پس لوگوں میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتے رہنا اور کبھی بھی نفسانی خواہشات کی پیروی مت کرنا کہ وہ خدا کے مقرر کردہ عدل و انصاف کے راستے سے تم کو بھٹکا دے گا۔ جو لوگ خدا کے راستے سے بھٹکتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہوگا۔ اس وجہ سے کہ حساب کے دن کو بھولے ہوئے ہیں۔

(۲) وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ط

المومنون۔ آیت ۔ (۷۱)

اگر دینِ حق (خدائی نظامِ حیات) ان کی خواہشات (اور خود ساختہ رسم و رواج) کا تابع ہو جائے تو زمین اور آسمان اور جو کچھ ان میں ہے سب کا سب تباہ ہو جائے گا (یعنی ساری کائنات کا نظام درہم برہم ہو جائے گا)

(۳) فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ

پس تم لوگوں کے درمیان اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلے کرو۔ اور اس قانونِ حق کو

مِنَ الْحَقِّ ط — چھوڑ کر جو تمہارے پاس آیا ہے لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کرو۔

المائدہ۔ آیت (۴۸)

إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ ۝ (۴) — جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ قوانین کے خلاف کرتے ہیں وہ ذلیل ترین لوگوں میں سے ہیں۔

المجادلہ۔ آیت (۲۰)

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ج — ہم نے اپنے رسولوں کو کھلے دلائل کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان اتاری تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔

الحدید۔ آیت (۲۵)

وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ — اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلے نہ کریں پس وہی ظالم ہیں۔

المائدہ۔ آیت (۴۵)

وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ۝ — اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلے نہ کریں تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔

المائدہ۔ آیت (۴۴)

احادیث

انی لم ازعجکم الا لان تشترکوا فی امانتی فیما حملت من امورکم فانی واحد کاحدکم وانتم الیوم تقرون بالحق فخالفنی من خالفنی ووافقنی من وافقنی ولست ارید ان تتبعوا ھذا الذی ھوای معکم من اللہ کتاب ینطق بالحق فواللہ لئن کنت

میں نے تم کو خواہ مخواہ تکلیف نہیں دی بلکہ اس لئے جمع کیا ہے کہ آپ میری اس امانت میں شرکت کریں جو ان امور سے متعلق ہیں جس کا بوجھ آپ نے میرے کندھوں پر ڈالا ہے۔ بلاشبہ میں بھی تمہاری ہی طرح ایک فرد ہوں اور تم آج حق کا اعلان کرو گے جس کو مجھ سے اختلاف ہے وہ صاف صاف اپنی رائے ظاہر کرے اور جس کو مجھ سے اتفاق ہے وہ اتفاق ظاہر کرے

نطقت یا مرا ریدا ہ ما ارید بہ الا الحق۔
(کتاب الخراج صـ۲۵)

میں ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ آپ میری رائے اور خواہش کی پیروی کریں۔ اس لئے تمہارے پاس خدا تعالیٰ کی دی ہوئی کتاب (قرآن) ہے جو حق کیلئے ناطق ہے۔ بخدا میں اگر کوئی بات کہتا ہوں تو میرا ارادہ اس گفتار میں حق کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔

(۲) عن عروۃ قال خطب ابو بکرؓ فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اما بعد فانی ولیت امرکم ولست بخیرکم ولکنہ نزل القرآن وسن النبیؐ وعلمنا فعلمنا وان اقواکم عندی الضعیف حتی اخذ لہ بحقہ وان اضعفکم عندی القوی حتیٰ اخذ منہ الحق۔ ایھا الناس انما انا متبع ولست بمبتدع فان انا احسنت فاعینونی وان انا زغت فقومونی اقول قولی ھٰذا واستغفر اللہ لی ولکم۔
(کتاب الاموال لابی عبید صـ۳۶۶)

حضرت عروہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکرؓ نے خطبہ دیا۔ اول اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا میں تمھارا امیر بنا دیا گیا ہوں حالانکہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں لیکن قرآن کریم نازل ہوا اور نبی اکرم نے اپنی سنت (حدیث) کو بیان فرمایا۔ ہم نے ان کو سیکھا اور ان پر عمل کیا اور بلاشبہ تمہارے زبردست لوگ میرے لئے اس وقت تک کمزور ہیں جب تک میں اُن سے ان پر واجب شدہ حق نہ لے لوں۔ اور بلاشبہ تمہارے کمزور لوگ میرے پاس اس وقت تک زبردست ہیں جب تک کہ میں ان کا غصب شدہ حق واپس نہ دلادوں۔ اے لوگو! میں (احکام اسلام کا) پیرو ہوں کسی بدعت کا موجد نہیں ہوں۔ پس اگر میں نیکی کی زندگی اختیار کروں تو میری مدد کرو۔ اور اگر کجی اختیار کروں تو مجھے سیدھا کردو۔ میں یہی باتیں کہتا ہوں اور اپنے اور تمھارے لئے خدا سے مغفرت چاہتا ہوں

(۳) عن سلمان قال ان الخلیفۃ ھو الذی یقضی بکتاب اللہ ویشفق علی الرعیۃ شفقۃ الرجل علیٰ اھلہ فقال کعب الاحبار صدق۔

حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں کہ صحیح معنی میں خلیفہ وہی ہے جو کتاب اللہ (قرآن) کے مطابق فیصلہ کرے اور رعیت پر اس طرح شفقت کرے جس طرح ایک شخص اپنے اہل و عیال پر شفقت

(الاسلام والحضارۃ العربیہ جلد ۲ صفحہ ۱۳) کرتا ہے کعب احبار نے یہ سنا تو کہا سلمان تم نے سچ کہا۔

حکومت
صالحین کے سپرد رہے
آیات

(۱) وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ○ إِنَّ فِي هَٰذَا لَبَلَاغًا لِقَوْمٍ عَابِدِينَ ○

الانبیاء - آیت (۱۰۵ و ۱۰۶)

اور ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد لکھ دیا تھا کہ زمین کے وارث میرے صالح بندے ہوں گے یقیناً اس میں عبادت کرنے والے لوگوں کے لئے پیغام ہے۔

(۲) وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ص

النور - آیت - (۵۵)

اللہ نے تم میں سے ان لوگوں کے ساتھ جو ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے ہیں وعدہ کیا ہے کہ وہ انھیں زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا انہیں خلیفہ بنایا جو ان سے پہلے تھے۔

(۳) إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا ط

النساء - آیت - (۵۸)

بے شک اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ امانتیں (یعنی جملہ حقوق کی امانتیں) اُس کے اہل (یعنی امانتوں کے اہل) کے سپرد کر دو۔

مشاورت
آیات

(۱) وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ ص

اور (انسان) کا یہ فریضہ ہے کہ

الشوریٰ - آیت - (۳۸) — آپس میں باہمی مشاورت کر کے کاروبار چلائیں۔

(۲) وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۚ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ○

اور ان سے باتوں (کاموں) میں مشورہ لیتے رہا کیجئے پھر جب آپ رائے پختہ کر لیں تو خدا پر اعتماد کیجئے۔ بیشک اللہ اعتماد کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

آل عمران - آیت - (۱۵۸)

(۳) فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ط

نہ تم بات چیت کرو گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی بلکہ نیکی اور تقویٰ کی بات چیت کرو (اقتدار اعلیٰ کے خلاف مشورے نہ ہوں رفاہی اور نیک کاموں کے لئے ضرور مشورہ کیا کرو)

المجادلہ - آیت - (۹)

(۴) لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ○

اُن کے بہت سے خفیہ مشوروں میں کوئی بھلائی نہیں، سوائے اس کے کہ کوئی خیرات یا بھلے کام یا لوگوں میں اصلاح کے لئے حکم دے اور جو شخص اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ایسا کریگا اسے ہم بہت بڑا اجر دیں گے (لوگ اکثر غلط مقاصد کے لئے مشورہ کیا کرتے ہیں مگر وہ لوگ جو بھلائی کی اغراض میں اور عوام کی اصلاح کے لئے اور پسندیدہ امور میں مشورہ محض اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے کرتے ہیں انہیں قریب اجر عظیم دیا جائے گا)

النساء - آیت - (۱۱۴)

احادیث

(۱) ماشاور قوم الا ہدوا (طبرانی) — جس قوم نے باہمی مشورہ کیا اس قوم نے فلاح پائی۔

(کنوز الحقائق - حدیث)

(۲) ید اللہ علی الجماعۃ — جمہور کو قدرتی امداد حاصل رہتی ہے۔

امیر کی ضرورت

احادیث

(۱) لا یحل لثلاثۃ یکونن فی الفلاۃ من الارض الا امروا علیہم احدھم۔
(مسند احمد و مشکوۃ باب الامارہ)

رسول اللہ اکرمؐ نے فرمایا: تین آدمی اگر چٹیل میدان میں بھی موجود ہوں تو اُن کیلئے بغیر اس بات کے کہ اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں۔ زندگی گزارنا جائز نہیں ہے۔

(۲) لا اسلام الا بجماعۃ ولا جماعۃ الا بامارۃ ولا امارۃ الا بطاعۃ۔
(جامع لابن عبدالبر ص ۶۲)

(فاروق اعظمؓ نے فرمایا) اسلام بغیر جماعت کے نہیں ہے اور جماعت امارت کے بغیر نہیں اور امارت بغیر طاعت (فرمانبرداری) کے نہیں

(۳) الوالی من الرعیۃ کالروح من الجسد۔
(فردوس دیلمی۔ کنوز الحقایق حدیث ص ۱۲۱)

حاکم رعیت میں ایسا ہے جیسے روح جسم میں۔

امارت کے خواہشمند کو امارت نہ دیجائے

احادیث

(۱) عن ابی موسیٰؓ قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا ورجلان من بنی عمی فقال احدھما یا رسول اللہ امرنا علی

ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ میرے دو چچا زاد بھائی بھی تھے تو ان میں سے ایک نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ

بعض ما ولّاك الله تعالیٰ وقال الآخر مثل ذٰلك فقال انّا واللهِ لانولی هٰذا العمل احدًا اسئاله او احدًا حرص علیه۔ اخرجه الخمسة الّا الترمذی۔ (تیسیر الوصول)

آپ ہم کو کسی ملک کا حاکم بنا دیجئے۔ اُن ممالک میں سے جو خدا نے آپ کو دیے ہیں اور دوسرے نے بھی یہی گزارش کی۔ تو آپ نے فرمایا خدا کی قسم ہم ایسے شخص کو حاکم نہیں مقرر کرتے جو اُسکی درخواست کرے یا جو اُسکی حرص کرے (بجز ترمذی کے پانچوں اسکے راوی ہیں)۔

(۲) عن ابی موسیٰ الاشعریؓ قال اقبلت الی النبی صلی الله علیه وسلم ومعی رجلان من الاشعریین فقلت ما علمت انهما یطلبان العمل فقال لن اولا نستعمل علیٰ عملنا من ارادهٗ۔ (بخاری کتاب الاجارہ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا میرے ساتھ دو اشعری آدمی اور بھی تھے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ان دونوں آدمیوں کو کہیں عامل بنا دیجئے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ یہ عامل بننے کی خواہش رکھتے ہیں آپ نے فرمایا میں اس شخص کو ہرگز اپنے کام میں عامل نہ بناؤنگا جو عامل بننے کی خواہش رکھتا ہو۔

(۳) عن المقدام بن معد یکربؓ قال ضرب رسول الله صلی الله علیه وسلم منکبی وقال افلحت یا مقدام ان مت ولم تکن امیرًا ولا کاتبًا ولا عریفًا اخرجه ابوداؤد۔ (تیسیر الوصول)

مقدام بن معدیکربؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دونوں کندھوں پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ اے مقدام تم مرنے کے بعد اچھے مزے میں رہوگے۔ بشرطیکہ تم امیر یا منشی یا عریف مقرر نہ ہوئے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۴) ابی ذرؓ قال قلت یا رسول الله صلی الله علیه وسلم الا تستعملنی فضرب بیدہٖ علی منکبی ثم قال یا ابا ذرٍ انك ضعیف وانما امانة وانها یوم القیٰمةِ خزی وندامة الا من اخذها بحقها وادّی الذی علیه فیها اخرجه مسلم ابوداؤد ولابی داؤد فی اُخری

ابوذرؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے کوئی خدمت نہیں دیتے تو آپ نے میرے مونڈھے پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ اے ابوذر تم ایک ناتوان آدمی ہو اور یہ ایک امانت ہے اور اس سے قیامت کے دن بجز شرمندگی اور پشیمانی کے اور کچھ حاصل نہیں۔ بجز ایسے شخص کے جو اُسکو عمدہ طور پر انجام دے اور اُسکے متعلق تمام

یا اباذر انی اراك ضعیفا وانی احب لك ما احب لنفسی لا تامرن علی اثنین ولا تولین مال یتیم وله فی اخری قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان العرافة حق ولا بد الناس من عرفاء ولکن العرفاء فی النار۔ (تیسیر الوصول)۔

حقوق کو ادا کرے۔ (مسلم اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں) اور دوسری روایت میں یہ مذکور ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اے ابوذر میں تم کو ناتوان پاتا ہوں۔ اور میں تمہارے لئے وہی بات پسند کرتا ہوں جو میں اپنے لئے پسند کرتا ہوں۔ دو آدمیوں پر بھی حاکم مت بنو اور یتیم کے مال کے متولی مت بنو! اور ابوداؤد کی ایک روایت میں مذکور ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ عرافت ایک ضروری چیز ہے اور لوگوں کو عریف کی سخت ضرورت ہے لیکن عریف لوگ دوزخ میں ہونگے۔

عن عبد الرحمٰن بن سمرةؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا عبد الرحمٰن بن سمرة لا تسأل الامارة فانك ان اعطیتها عن غیر مسئلة اعنت علیها وان اعطیتها عن مسئلة وکلت علیها۔ (بخاری ومسلم باب الامارة)

(۵) حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہؓ فرماتے ہیں مجھ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عبدالرحمٰن تم کبھی امارت کی خواہش نہ کرنا اسلئے کہ اگر تم کو بغیر خواہش اور طلب کے "امیر" بنا دیا گیا تو اللہ تعالےٰ کی جانب سے تمہاری مدد اور اعانت کیجائیگی اور تمہارے سوال پر تم کو امارت دیگئی تو اسکا سارا بوجھ تم ہی پر ڈال دیا جائیگا (یعنی خدا کی مدد سے محروم رہوگے)

عن ابی هریرةؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انکم تستحرصون علی الامارة وستکون ندامة یوم القیٰمة۔ (بخاری مسلم ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ)۔

(۶) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب تم لوگ امارت کے لئے حرص کروگے اور یقیناً وہ قیامت کے دن تمہارے لئے ندامت کا باعث ہوگی۔

۶۔ امیر کا منصب

آیات

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ سورہ حجرات آیت (۱۳)

(۱) تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے۔

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَآ اٰتٰكُمْ ؕ
سورہ انعام آیت (۱۶۶)

(۲) اور وہی ہے جس نے تم کو زمین میں ایک دوسرے کا جانشین بنایا اور بعض کے بعض پر مرتبے بڑھائے تاکہ جو کچھ تم کو دیا ہے اس میں تمھیں آزمائے۔

وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝
سورۂ کہف آیت (۲۸)

(۳) کسی ایسے شخص کی اطاعت نہ کرو جس کے قلب کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی نفسانی خواہشوں پر چلتا ہے اور اس کا حال حد سے گزر گیا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ
سورۃ النساء آیت (۵۹)

(۴) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اُن لوگوں کی جو تم میں سے صاحب امر ہوں۔ پھر اگر تم میں کسی چیز میں باہم اختلاف ہو جائے تو اُس کو اللہ اور رسول کے حوالہ کر دو اگر تم ایمان رکھتے ہو اللہ اور آخرت کے دن پر۔

وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ۝
سورۂ شعراء آیت (۱۵۱-۱۵۲)

(۵) اور اُن حد سے گذر جانے والوں کے امر کی اطاعت نہ کرو جو زمین میں فساد پیدا کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ؕ
سورۂ یوسف آیت (۴۰)

(۶) حکم دینے کا اختیار اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہے اُس کا حکم ہے کہ اُسکے سوا تم کسی کی بندگی نہ کرو یہی صحیح طریقہ ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ
سورۃ النساء آیت (۶۴)

(۷) اور ہم نے جو رسول بھی بھیجا اسلیے بھیجا ہے کہ اللہ کے حکم سے اُسکی اطاعت کیجائے۔

احادیث

لا طاعة فی معصية انما الطاعة (۱) (خلافِ قانون) معصیت میں کوئی فرمانبرداری نہیں

فی المعروف۔ (متفق علیہ بخاری) اطاعت صرف معروف میں ہے۔

علی المرء المسلم السمع والطاعۃ فیما احب وکرہ الا ان یؤمر بمعصیۃ فان امر بمعصیۃ فلا سمع ولا طاعۃ۔ (مسلم - باب الجہاد)۔

(۲) مرد مسلم پر سمع و طاعت لازم ہے۔ خواہ برضا و رغبت ہو خواہ بکراہت ہوتا وقتیکہ اسکو گناہ کا حکم نہ دیا جائے پھر اگر گناہ کا حکم دیا جائے تو نہ سمع ہے نہ طاعت۔

عن ابی سعیدؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الناس الی اللہ تعالیٰ یوم القیامۃ وادناھم منہ مجلساً امام عادل وابغض الناس الی اللہ تعالیٰ یوم القیمۃ وابعدھم منہ مجلساً امام جائرٌ۔

اخرجہ الترمذی (کتاب الاحکام) (تیسیر الوصول)

(۳) ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن خدا کے نزدیک زیادہ پیارا اور خدا کے بہت قریب بیٹھنے والا منصف امام ہے اور قیامت کے دن خدا کے نزدیک زیادہ مبغوض اور سب سے دور بیٹھنے والا ظالم امام ہے۔

ترمذی سے روایت ہے۔

عن انسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمعوا واطیعوا وان استعمل علیکم عبدٌ حبشی کان راسہٗ زبیبۃ ما اقام فیکم کتاب اللہ تعالیٰ (اخرجہ البخاری) جعل الزبیبۃ مثلاً فی سواد راس الاسود وجعودۃ شعرہ۔ (تیسیر الوصول)۔

(۴) انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اس کی) سنو اور اطاعت کرو۔ اگر تم پر کوئی حبشی غلام مقرر کیا جائے جس کا سر خشک انگور کی طرح ہو جبتک کہ وہ کتاب اللہ کے بموجب تم کو حکم دے (بخاری اسکے راوی ہیں) اس کے سر کو خشک انگور سے بوجہ سیاہی اور غایت درجہ کے گھنگر والے بال کی مثال دگئی ہے۔

ان اُمّر علیکم عبد مجدع اسود یقودکم بکتاب اللہ فاسمعوا لہ واطیعوا۔ (صحیح مسلم)

(۵) اگر کوئی حبشی نبینی بریدہ غلام بھی تمھارا امیر ہو اور وہ تم کو خدا کی کتاب کے مطابق لے چلے تو اسکی اطاعت اور فرمانبرداری کرو۔

عن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بخیار اُمرآئکم وشرارھم خیارھم

(۶) عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تم کو اس سے مطلع کروں کہ تمھارے اچھے امیر کون ہیں اور برے امیر کون ہیں اچھے امیر تو

الّذین تحبونھم ویحبونکم وتدعون لھم ویدعون لکمؕ وشرارُ امرائکم الّذین تبغضونھم ویبغضونکم وتلعنونھم ویلعنونکم (اخرجہ الترمذی) (تیسیر الوصول۔ کتاب الخلافۃ والامارۃ)

وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہوں اور تم اُن کیلئے دعا کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہوں! اور بُرے امیر وہ ہیں جن کو تم بُری نگاہ سے دیکھتے ہو اور وہ تمکو بری نظر سے دیکھتے ہوں اور جن پر تم لعنت کرتے ہوں اور وہ تم پر لعنت کرتے ہوں۔ (ترمذی اسکے راوی ہیں)۔

(۷) وکتب عمر بن الخطابؓ الی ابی موسیؓ اما بعد فان اسعد الرعاۃ عند اللہ من سعدت بہ رعیتہ وان اشقی الرعاۃ من شقیت بہ رعیتہ وایاک ان تزیغ فتزیغ عملک۔ (سیرت عمر بن الخطاب)

حضرت عمر بن الخطابؓ نے حضرت ابوموسیٰؓ کو لکھا بعد حمد و صلواۃ یہ واضح رہے کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک سب سے بہتر والی وہ ہے جس کی رعایا اوس سے خوش ہو (اور امن کے ساتھ ہو) اور سب سے بدبخت والی وہ ہے جسکی رعایا ناخوش ہو (بدحال اور پریشان ہو) تجھکو کجی سے بچنا چاہئے تاکہ تیرے کارندے (ماتحت افسر) بھی ظلم و کجی نہ کر سکیں۔

(۸) عن جبیر بن نفیرؓ قال قال کثیر بن مرۃ وعمرو بن الاسود والمقدامؓ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ابتغی الامیر الریبۃ فی الناس افسدھم (اخرجہ ابوداؤد) الریبۃ التھمۃ والمراد ان الامام اذا اتھم رعیتہ وجاھرھم بسوء الظن اداھم ذٰلک الی ارتکاب ما ظن فیھم ففسدوا (تیسیر الوصول)۔

جبیر بن نفیرؓ بیان کرتے ہیں کہ کثیر بن مرہ اور عمرو بن اسود اور مقدام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بادشاہ لوگوں (رعایا) کی تہمت کے درپے ہو تو گویا انکی تباہی اور فساد کے درپے ہے (ابوداؤد اسکے راوی ہیں)۔ ریبہ کے معنی تہمت کے ہیں مطلب یہ ہے کہ جب بادشاہ اپنی رعیت پر کوئی تہمت لگائیگا اور اُن پر بدگمانیوں کا اظہار کریگا اور اُس بدگمانی کی بنیاد پر انکو سزا دیگا۔ جسکی وجہ سے رعایا تباہ اور برباد ہو جائیگی۔

(۹) عن معقل بن یسارؓ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول مامن عبد استرعاہُ اللہ رعیتہ فلم یحفظھا

حضرت معقل بن یسارؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس بندے کو اللہ نے رعیت کا حاکم بنایا پھر اُس نے اپنی رعیت

بنصیحۃ الا لم یجد رائحۃ الجنۃ
(بخاری۔ کتاب الاحکام)

کی خیر خواہی سے حفاظت نہ کی۔ تو وہ جنت کی خوشبو کو نہ پائیگا۔

(۱۰) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من امتی احد ولی من امر الناس شیئا لم یحفظھم بما حفظہ بہ نفسہ واھلہ الا لم یجد رائحۃ الجنۃ۔
(طبرانی معجم واوسط منقول از مجمع الزوائد (ج ۵)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے اگر کوئی شخص لوگوں کے معاملات کا والی بنا اور اس نے ان کے معاملات کی اس طرح حفاظت نہ کی جس طرح اپنی اور اپنے اہل و عیال کی حفاظت کرتا ہے تو جنت کی بو بھی نہ پا سکیگا۔

(۱۱) قال علی ابن ابی طالبؓ کلمات اصاب فیھن الحق، قال یحق علی الامام ان یحکم بما انزل اللہ وان یودی الامانۃ فاذا فعل ذلک فحق علی الناس ان یسمعوا لہ ویطیعوا ویجیبوہ اذا دعا۔ (کتاب الاموال ص ۲۷)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں چند کلمات ہیں جن میں حق کہا گیا ہے۔ فرمانے لگے امام پر واجب ہے کہ قرآن عزیز کے مطابق فیصلے دے اور امانت کو ادا کرے۔ پس اگر اس نے ایسا کرلیا تو لوگوں پر واجب ہے کہ اسکی سنیں اور اطاعت کریں اور اگر وہ کسی امر کے متعلق بلائے تو اسکو قبول کریں۔

(۱۲) عن عبادۃ ابن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقیموا حدود اللہ علی القریب والبعید ولا تاخذکم فی اللہ لومۃ لائم۔
(اخرجہ ابن ماجہ کتاب الحدود)۔

عبادہ بن صامتؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی کی تعزیرات کا نفاذ اپنے اور بیگانوں سب پر مساویانہ کرو اور تم کو اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہیں ہونا چاہیئے۔

(۱۳) عن ابی بکرۃؓ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یقضین حکم بین اثنین وھو غضبان۔ (بخاری کتاب الاحکام)

ابوبکرۃؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "کوئی حاکم دو شخصوں میں اس حالت میں فیصلہ نہ کرے۔ جب کہ وہ غصہ میں ہو۔

(۱۴) عن ابی ھریرۃؓ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراشی والمرتشی

ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے راشی اور مرتشی یعنی رشوت دینے اور لینے والے

فی الحکم۔ (جامع الترمذی - ابواب الاحکام)

(دونوں) پر لعنت کی ہے۔

(۱۵) الا اقیدہ منہ وقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقید من نفسہ ثم قام فاستقاد۔ (کتاب الخراج)

(حضرت عمرؓ نے فرمایا) میں کس لئے اس سے بدلہ دلا کر انصاف نہ کروں جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ وہ اپنی ذاتِ اقدس کو بھی بدلہ کیلئے پیش فرما دیتے تھے۔ اس شخص کھڑا ہوا اور اپنا بدلہ لے۔

اجتہاد

استعمال عقل و فکر

آیات

(۱) وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ سورۂ عنکبوت آیت (۶۹)

جو لوگ ہمارے معاملہ میں جدوجہد و تفحص کرتے ہیں ہم ان کے لئے اپنی طرف سے اور راستے کشادہ کر دینگے (یعنی ان کی مزید تسہیل کرینگے)۔

(۲) كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ سورۂ صٓ آیت (۲۹)

یہ کتاب جو ہم نے تیری طرف اُتاری ہے۔ برکت والی ہے تاکہ وہ اس کی آیتوں پر غور کریں اور تاکہ عقل والے نصیحت حاصل کریں۔

(۳) اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰي قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ۝ سورۂ محمد آیت (۲۴)

تو کیا قرآن پر غور نہیں کرتے یا دلوں پر اُن کے تالے لگے ہوئے ہیں۔

(۴) وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ سورۂ جاثیہ آیت (۱۳)

اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو اپنی جانب سے تمہارے کام میں لگایا۔ یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو فکر سے کام لیتے ہیں۔

(۵) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ

اے ایمان والو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور جو تم میں سے صاحبِ حکومت ہیں (انکا بھی) اور اگر کسی امر میں تم (اور حاکم وقت) آپس میں جھگڑ پڑو

فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ؏

سورۂ نساء آیت (۵۹)

تو اللہ اور روز آخرت پر ایمان لانے کی شرط یہ ہے کہ اُس امر میں اللہ اور رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو۔ یہ بہتر اور انجام خوشتر ہے۔

احادیث

عن معاذ بن جبل قال لما بعثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن فقال کیف تقضی اذا عرض لک قضاء قال اقضی بکتاب اللہ قال فان لم تجد فی کتاب اللہ قال فبسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فان لم تجد فی سنۃ رسول اللہ ولا فی کتاب اللہ قال اجتہد رائی ولا آلوا۔

(روی ابوداؤد والترمذی عن معاذ بن جبل)

(۱) معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ جب مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا تو فرمایا اگر تمہارے سامنے کوئی قضیہ پیش آجائے تو تم کس چیز سے فیصلہ کروگے اُنھوں نے کہا جو کتاب اللہ میں ہے میں اسکے مطابق فیصلہ کرونگا' آپ نے فرمایا اگر کتاب اللہ میں نہ ہو انہوں نے کہا جو رسولؐ نے فیصلہ کیا ہے اُسکے مطابق فیصلہ کروں گا آپ نے فرمایا وہ قضیہ اُنمیں سے نہو جسکا رسولؐ نے فیصلہ کیا ہو اور نہ کتاب اللہ میں اسکا حوالہ ہو اُنہوں نے کہا اپنی رائے سے اجتہاد کرونگا۔ اور کوتاہی نہ کرونگا۔

عن عقبۃ بن عامر قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوما فجاء خصمان فقال لی اقض بینھما فقلت بابی انت وامی یا رسول اللہ انت اولی قال اقض بینھما قلت علی ماذا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اجتہد فان اصبت فلک عشر حسنات وان اخطأت فلک حسنۃ۔

(کنز العمال ج ۳ ص ۱۷۳ نمبر ۲۶۱۸)

(۲) عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا آپ کے پاس دو شخص آئے آپ نے فرمایا تم ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں آپکے سامنے ہیں یہ جرأت نہیں کرسکتا آپ نے فرمایا تم فیصلہ کرو۔ میں نے عرض کیا کیسے کروں آپ نے فرمایا اجتہاد کرو۔ اگر تم صائب الرائے رہے تو دس نیکیاں ملیں گی اور اگر خطا کیا تو ایک نیکی۔